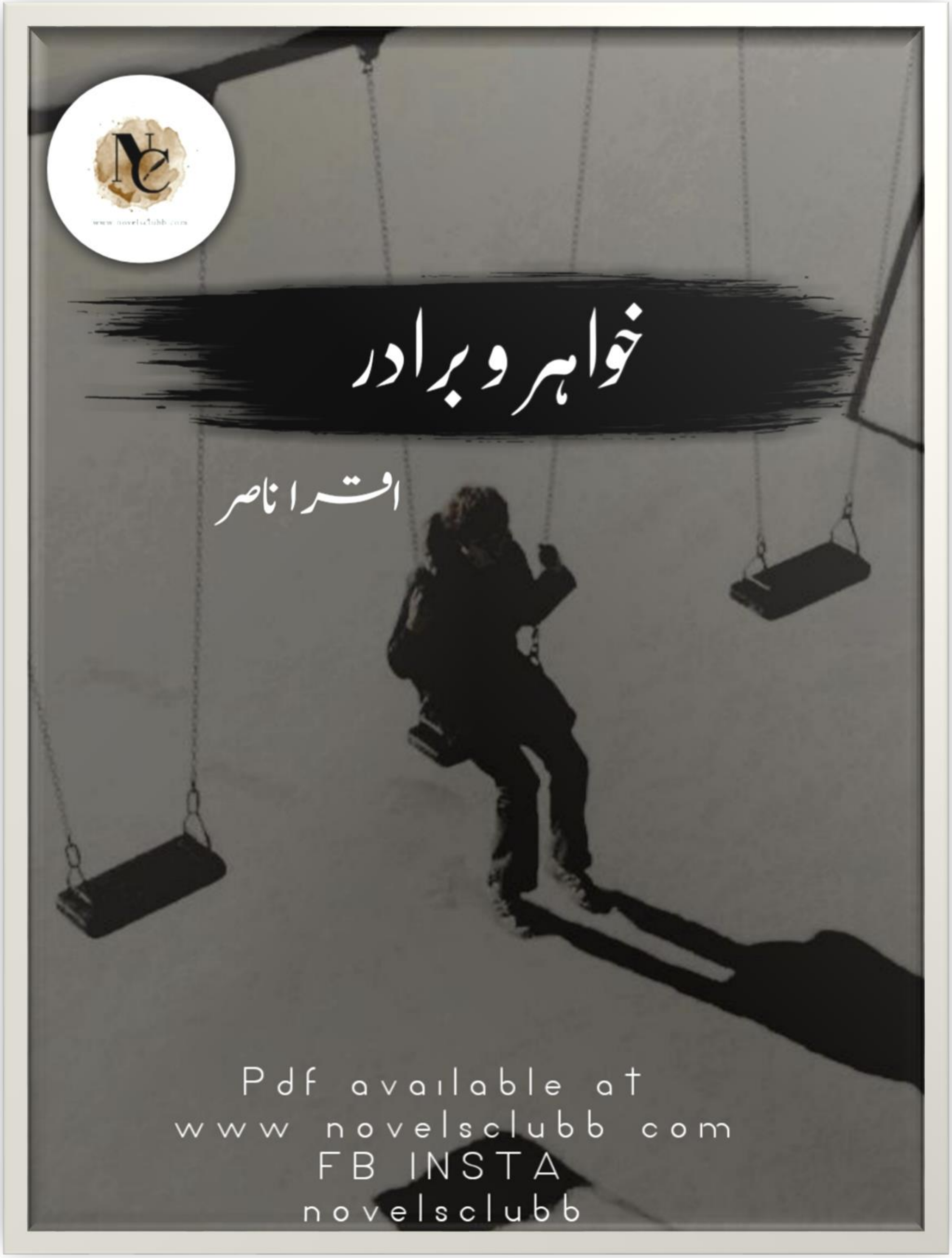
خواہر و برادر
اقرا ناصر
Pdf available at
www novelsclubb com
FB INSTA
novelsclubb

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

خواہر و برادر

از

اقرا ناصر

www.novelsclubb.com

ہسپتال کی سفید راہداریوں سے گزرتی ہوئی ایک نرس اپنی ڈیوٹی کر رہی تھی۔ باری باری مریضوں کو وقت پر دوا دینے اور دیکھ بھال کر لینے کے بعد جب وہ اپنے اگلے مریض کو دیکھنے کے لیے اس کے کمرے کی جانب بڑھی تو اسی وقت ایک عورت اس کمرے سے باہر نکلی۔ وہ دونوں ایک دوسے کے آمنے سامنے کھڑی تھیں۔ نرس نے اس عورت کو گزرنے کے لیے راستہ دیا۔

وہ عورت خاصے صدمے کا شکار لگتی تھی اور اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔ نرس نے نگاہیں ہٹا لیں۔ اس کے لیے ایسے مناظر عام سی بات تھی۔ روز اسی حال میں یا اس سے بھی کئی گنا بدتر حالت میں لاکھوں لوگ اپنے مریض کی عیادت کرنے آتے تھے۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

عورت کے گزرنے کے لیے وہ پیچھے ہٹی اور اسے راستہ دیا۔ عورت کے جانے کے بعد نرس کمرے کے اندر جیسے ہی آئی اس نے اپنی مریض کو بیڈ کے پیچھے دیوار سہارے بیٹھے دیکھا۔ اس کے پاؤں آرام سے پھیلے ہوئے تھے۔ اس کی مرئضہ اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ اس کی رنگت زرد اور آنکھوں کے نیچے سیاہ حلقے ہو گئے تھے۔

"اب طبیعت کیسی ہے آپ کی؟" نرس نے مشینی انداز میں پوچھا۔

" صحیح!" اس کی مرئضہ نے بس ایک ہی لفظ پر اکتفا کیا۔ نرس اس کے پاس آ گئی۔

"گڈ! آپ کی ڈیلیوری بھلے قبل از وقت تھی لیکن آپ کی بچی ماشاءاللہ سے صحت مند ہوئی ہے۔ وہ اس وقت نرسری میں ہے۔ کچھ دیر بعد ہم اسے آپ کے کمرے میں شفٹ کر دیں گے۔ آپ کے شوہر کی ڈیڈ باڈی کو ہم نے مردہ خانے میں شفٹ کیا ہے۔ آپ اپنے کسی رشتہ دار یا جاننے والے کو بلا لیں تاکہ آپ کے شوہر کی ڈیڈ باڈی اور آپ کو ہم ان کے حوالے کر دیں!"

"ہمم! میرے رشتہ دار اسلام آباد میں رہتے ہیں۔ ان کا فون نمبر میں آپ کو دے دیتی ہوں۔ آپ انہیں کال کر دیں۔" انتہائی نحیف آواز مریضہ کے حلق سے برآمد ہو رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

اس نے ساتھ ساتھ نمبر بھی نرس کو بتا دیا۔ نرس واپس جانے لگی تھی کہ زینب نے اسے روکا۔

"مجھے یقین ہے آپ لوگوں نے میرے بیٹے کو سنبھال لیا ہو گا۔"

"جی وہ ہمارے پاس ہی ہے اور ابھی سو رہا ہے جیسے ہی اٹھتا ہے میں اسے آپ کے پاس لے آؤں گی۔" یہ کہہ کر نرس چلی گئی جب کہ مریضہ سر دیوار پر ٹکائے آنکھیں موند لی۔

جو ہونا تھا وہ تو ہو گیا تھا مگر اب جو آگے ہونا تھا وہ اس سے بھی ڈراؤنا لگتا تھا مگر پتہ نہیں کیوں اب اسے آگے کی فکر نہیں تھی۔ وہ سوچ چکی تھی۔ اس نے اب کرنا کیا ہے۔ وہ ایک ماں تھی۔ جانتی تھی بچوں کے سر سے باپ کا سایہ ہٹ گیا

www.novelsclubb.com

ہے لیکن اب ان کے سروں پر چھت قائم رکھنا اس کی ذمہ داری بن گئی تھی جو اس نے ہر حال میں کرنی تھی۔

****

"عزاہ بجو! آپ یہاں؟ کیسے؟"

جائی یا نہ حیران و پریشان کھڑی رہ گئی۔اس نے عزاہ کو دیکھا جس کی دائیں آنکھ کی نیل اب کافی مندمل ہو گئی تھی اور ہونٹ پر زخم کا نشان رہ گیا تھا۔

"کیوں میں یہاں نہیں آسکتی؟"

www.novelsclubb.com

عزاہ کے سوال کا جائی یانہ کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔اسے یاد تھا عزاہ اس کے نکاح کی تقریب میں بھی موجود نہیں تھی اور شادی ہو جانے کے بعد بھی عزاہ کی طرف سے کوئی کال میسج تک نہیں آیا تھا۔اب اس کا یوں جائی یانہ کے پاس ہاسٹل میں اس سے ملنے آنا چونکا دینے والی بات تو تھی۔

عزاہ نے اسے یوں حیران دیکھا تو مسکرانے لگی۔

"میں جانتی ہوں تمہیں مجھے یہاں دیکھ کر خاصا شاک لگا ہے لیکن میں تمہیں کچھ ایسا بتانے آئی ہوں جسے جاننا تمہارے لیے بہت ضروری ہے۔میں ایک بہت بڑا کام کرنے جا رہی ہوں اور اس میں تمہارا ساتھ چاہتی ہوں۔"

www.novelsclubb.com

"کیسا کام؟" جائی یانہ نے الجھن سے پوچھا۔

"بتاتی ہوں، سب بتاتی ہوں۔ تم ادھر بیٹھ جاؤ۔" عزاہ نے جائی یانہ کو اپنے ساتھ بیٹھنے کی دعوت دی اور خود بھی کرسی پر بیٹھ گئی۔ جائی یانہ خاموشی سے عزاہ کے ساتھ بیٹھ گئی۔

****

www.novelsclubb.com

ملاقات سے سات دن پہلے

شام ہر سو پھیل گئی تھی۔ گرمی کی یہ شام ہوا چلنے کی وجہ سے خاصی خوشگوار محسوس ہوتی تھی۔ نارنجی آسمان پر پرندے اپنے گھونسلوں کی جانب رواں دواں تھے۔

ایسے میں ہمیں سانولی رنگت والی لڑکی ایک ٹیوشن سینٹر سے باہر نکلتی دکھائی دے گی۔ اس کے چہرے پر مدھم سی مسکراہٹ تھی۔ اس مسکراہٹ کی وجہ اس کے انٹرویو کی کامیابی تھی۔

ٹیوشن سینٹر سے باہر نکل کر فٹ پاتھ پر چلتی ہوئی وہ بس اسٹاپ پر پہنچ گئی۔ بس آنے میں ابھی کافی دیر تھی۔ وہ بس اسٹاپ میں موجود بینچ پر بیٹھ کر بس کا انتظار کرنے لگ گئی۔

اسی وقت اس کے موبائل پر میسج آیا۔جائی یانہ نے میسج دیکھا تو وہ زید کی طرف سے آیا ہوا تھا۔

"کہاں ہے آپ؟اگر ہاسٹل سے باہر ہے تو اپنی لوکیشن بتا دیں میں آپ کو لینے آرہا ہوں!"

جائی یانہ نے میسج پڑھا تو پہلے سوچا منع کر دے پھر خود ہی اپنا ارادہ بدل کر اس نے اپنی لوکیشن بھیج دی۔

www.novelsclubb.com

تقریباً دس منٹ بعد وہ جائی یانہ کے سامنے بائیک پر بیٹھے حاضر تھا۔

"بڑا اچھا مالک ہے تمہارا جو تمہارے بار بار دوکان سے باہر جانے پر اعتراض نہیں کرتا ہے!" جائی یانہ نے طنزاً کہا اور زید کے پیچھے بیٹھنے لگی۔

"جی! کم از کم ایک ہفتے کے لیے میرا مالک مجھے کچھ نہیں کہے گا۔" زید کی بات سن کر جائی یانہ نے حیرانگی سے پوچھا۔

"کیوں؟ ایک ہفتے کے لیے وہ کچھ کیوں نہیں کہے گا؟"

www.novelsclubb.com

زید نے بائیک اسٹارٹ کر دی اور سڑک پر درمیانی رفتار میں چلانے لگ گیا۔

"کیونکہ ابھی دوپہر کو ہی میرے پیارے سے مالک کی والدہ ماجدہ کا انتقال ہو گیا ہے۔ایک ہفتے کے لیے ہمیں چھٹی دے دی گئی ہے۔ تو اس ہفتے مجھے پوری چھوٹ ہے۔"

"اوہ اچھا!" جائی یانہ اس کی بات کو سمجھتے ہوئے بولی۔

"ویسے بڑی نیک عورت تھی۔ میں نے کل دل سے دعا مانگی تھی اللہ مجھے کچھ دنوں کی چھٹی دے دے اور دیکھو ان خاتون کی موت نے میری دعا کی قبولیت کا وسیلہ بنا لیا۔" زید کے لہجے میں خوشی ہی خوشی تھی۔

"اللہ کا خوف کرو۔ایک انسان مر گیا ہے اور تم خوش ہو رہے ہو۔"

جائی یانہ نے زید کو ٹوکا۔

"ایسے تو نہ کہے مجھے بھی دکھ ہے۔" حالانکہ اس کے لہجے سے کہیں بھی دکھ دکھائی نہیں دیتا تھا۔"میں ان خاتون کے لیے روز فاتحہ پڑھوں گا۔آخر انہوں نے میری اتنی بڑی خواہش جو پوری کی ہے۔" زید کی بات سن کر جائی یانہ سمجھ گئی اس شخص کا کچھ نہیں ہو سکتا ہے اس لیے اس نے موضوع بدل لیا۔

"زید تم جانتے ہو مجھے نوکری مل گئی ہے ایک ٹیوشن سینٹر میں !" جائی یانہ کے بتاتے ہی بائیک جھٹکے سے رکی۔جائی یانہ نے فوراً بائیک کے پیچھے والا سٹینڈ پکڑ کر خود کو جھٹکے سے بچایا۔زید نے پیچھے مڑ کر جائی یانہ کو دیکھا۔

"آپ نے کہا تھا آپ مجھے وہ جگہ دکھائیں گی پھر نوکری کنفرم ہو گی!"

ناگوار لہجے میں زید نے اسے اس کا وعدہ یاد دلایا۔ زید کے چہرے کے تاثرات صاف صاف ناراضگی کا اعلان کر رہے تھے۔

"ہاں تو منع کس نے کیا ہے؟ تم ابھی چل کر ٹیوشن سینٹر کو دیکھ سکتے ہو۔ مجھے تو وہاں کا ماحول خاصا سمجھ میں آیا ہے۔ زیادہ تر اسٹاف عورتوں کا ہی ہے۔ بس گنتی کے دو تین ہی میل ٹیچرز ہے۔" جائی یانہ کام کی نوعیت اور تنخواہ بھی زید کو تفصیلاً بتانے لگ گئی۔ تنخواہ سنتے ساتھ ہی زید بولا۔

www.novelsclubb.com

"دیکھیں کتنی کم تنخواہ دے رہے ہیں وہ آپ کو! اس میں تو آپ کی ہاسٹل کے ڈیوز ہی کلئیر نہیں ہو پائیں گے۔ کیا فائدہ پھر اتنی خواری کرنے کا؟"

"کچھ نہ ہونے سے کچھ ہونا بہتر ہے اور ویسے بھی میں یونیورسٹی کے بعد پہلے نائلہ کے گھر جایا کروں گی اس کے بھائی اور بھابھی کو اپنے بچوں کے لیے ایک ٹیوٹر کی ضرورت ہے۔ ایک گھنٹہ وہاں پڑھا دیا کروں گی۔ اس کے بعد ٹیوشن سینٹر کا ٹائم ہو جائے گا وہاں پر اپنے تین گھنٹے دوں گی۔ اس کے بعد آدھا گھنٹہ میں نے نویں جماعت کے ایک بچے کو آنلائن کلاس کے ذریعے میتھ پڑھانے میں دینا ہے۔ یوں کل ملا کر میرا خرچہ نکل ہی آیا کرے گا۔" جائی یانہ نے سارا پلان بنایا ہوا تھا۔ زید اس کی منصوبہ بندی سے متاثر ہوا تھا مگر اسے اتنی محنت کرتے دیکھ کر اسے جائی یانہ کی فکر اور جائی یانہ کے لیے کچھ نہ کر پانے کا احساس ندامت دونوں نے گھیر لیا۔

www.novelsclubb.com

"اور آپ کی پڑھائی؟ اس کا کیا کریں گی؟" زید چاہتا تھا جائی یا نہ کسی طرح اپنے خود کمانے کے فیصلے سے باز آجائے۔ وہ جانتا تھا جائی یا نہ اتنی محنت کی عادی نہیں تھی۔

"پڑھائی کے لیے مجھے یونیورسٹی میں اتنا تو ٹائم ملا ہوتا ہے۔ اب بس مجھے نائلہ یا دوسری کلاس فیلوز سے گپے لگانے کی بجائے اپنا دھیان پڑھائی پر دینا ہو گا اور جو صبح پڑھا ہو گا وہ رات کو ایک نظر دیکھ لیا کروں گی۔ پڑھائی اس طرح ہو ہی جایا کرے گی۔"

"آپ جانتی ہے نا آپ اپنی زندگی کو کافی ٹف بنا رہی ہیں؟"

www.novelsclubb.com

"ہاں میں جانتی ہوں مگر میرے پاس کوئی اور آپشن نہیں ہے۔ مجھے میرے اخراجات خود ہی اٹھانے ہونگے۔" جائی یانہ کی بات سن کر زید نے فوراً کہا۔

"حالانکہ آپ کو اس کی بالکل بھی ضرورت نہیں ہے۔ میں آپ کو کہہ چکا ہوں میں آپ کے اخراجات اٹھا سکتا ہوں۔"

اس نے زید کی جانب دیکھا۔ بلیک پینٹ اور وائٹ شرٹ میں ملبوس، گھنگرالے بال جو اس وقت بکھرے ہوئے تھے اور چہرے پر دکھائی دیتی تھکن، دن رات کام کرتا یہ شخص اس کی خاطر بہت کچھ کر چکا تھا اور اس کے علاوہ بھی بہت کچھ کر سکتا تھا مگر وہ اس پر اپنا بوجھ نہیں ڈالنا چاہتی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ اب جان گئی تھی زید یہ سب ہمدردی میں نہیں بلکہ فرض سمجھ کر کر رہا تھا۔اس نے اس رشتے کو مکمل طور پر مان لیا تھا مگر جائی یا نہ ابھی تک یہ جان نہیں پائی تھی وہ زید کے لیے فرض سے زیادہ بھی کچھ اور تھی۔کچھ بہت اہم! کچھ بہت زیادہ خاص!

"تم نے کہا تھا اب ہم دونوں کے درمیان میں صرف "ہمارا" ہو گیا ہے تو پھر سارا کام تمہیں دے کر، آرام میری طرف کرنا ناانصافی ہو گی۔تم صحیح کہتے ہو میں تمہاری ذمہ داری ہوں اور تم اپنی ذمہ داری بخوبی نبھا رہے ہو۔جب تک میری اور تمہاری پڑھائی چل رہی ہے تب تک مجھے جاب کرنے دو۔پڑھائی کے بعد ہم دونوں ایک دوسرے کا اچھے سے تجزیہ لیں گے اور سوچیں گے کیا ہم

دونوں ایک ساتھ رہ سکتے ہیں۔اگر جواب ہاں میں آیا تو پھر تم میری ذمہ داری مکمل اٹھالینا۔میں پھر جاب چھوڑ دوں گی"

جائی یانہ کی بات سن کر زید کچھ نہیں بولا اور اپنا چہرہ سیدھا کر لیا۔

"تو تم اب میرے ساتھ ٹیوشن سینٹر دیکھنے نہیں جاؤ گے؟" جائی یانہ کے پوچھنے پر زید نے سر ہلایا اور بائیک موڑ کر واپس ٹیوشن سینٹر کی جانب کرنے لگ گیا۔

www.novelsclubb.com

جائی یانہ اسے راستہ بتا رہی تھی۔وہ ایک بات اچھے سے جانتی تھی زید کو وہ جگہ واقعی میں پسند آئے گی۔اس لیے وہ بے فکر تھی۔

****

کھانے کی خوشبوؤں سے مہکتے کچن میں اگر ہم داخل ہو تو سنہری آنکھوں والی لڑکی ایپرن پہنے رات کے کھانے کے لیے لب شیریں بنا رہی تھی۔ اس کے چہرے پر نیل اور پھٹا ہونٹ واضح دکھائی دیتا تھا۔اتنے دنوں بعد وہ اپنا پسندیدہ کام کر رہی تھی۔وہ چھری سے کچن کی سلپ پر رکھے باداموں کو کاٹ کر ریزہ ریزہ کر رہی تھی۔ چھری کے کاٹنے کی آواز اس کے لیے ریلیف کا کام کر رہی تھی۔عزاہ کے نزدیک کھانا پکانا اس کی تھیرپی تھی کیونکہ کھانے کو پکاتے ہوئے سارا دھیان اسی پر ہونا چاہیے اگر ہلکی سی بھی توجہ ہٹی تو کھانے میں کوئی نا کمی عزاہ کے نزدیک ضرور رہ جاتی ہے۔

وہ بادام کاٹنے میں اتنا گم تھی کہ اسے پتہ ہی نہیں چلا کب زینب کچن میں داخل ہوئیں۔

"ارے عزاہ یہ تمہارے چہرے پر کیا ہوا ہے؟" زینب کی آواز سن کر اسے خوف سے جھٹکا لگا اور اس کے ہاتھ میں موجود چھڑی زمین پر گر گئی۔

زینب فوراً اس کے پاس آئی اور اس کے چہرے پر نرمی سے اپنی انگلیاں پھیرنے لگ گئیں۔

www.novelsclubb.com

"وہ پھپھو میں سیڑھیوں سے گر گئی تھی!"عزاہ نے یہ کہتے ہوئے نظریں چرائی۔اسے ڈر تھا کہ پھپھو اس کی آنکھوں سے اس کا جھوٹ نہ پکڑ لے مگر وہ جانتی نہیں تھی زینب کو چہرے پڑھنا بخوبی آتا تھا۔

"اچھا تو اس میں نظریں چرانے والی کونسی بات تھی؟"زینب نے تھوڑے سے سخت لہجے میں کہا۔"سچ سچ بتاؤں یہ چوٹ خود لگی ہے یا کسی اور نے دی ہے؟"

اس بار عزاہ نے کچھ نہیں کہا۔زینب اب ساری بات جان گئیں۔

"یہ سب شایان کے کام ہے نا! اس لڑکے کو بھی پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے۔ پاگل بن گیا ہے آنے دو اسے آج اچھی طرح بات کروں گی میں!" زینب اپنی رو میں بولے جا رہی تھیں۔

"نہیں پھپھو آپ شایان کو کچھ نہیں کہیے گا!" عزاہ نے زینب کو منع کر دیا۔

"کیوں؟ کیوں نہ کہوں کچھ؟ یوں تو اسے شہ مل جائے گی اور وہ یونہی اپنی من مانیاں کرتا پھرے گا۔" عزاہ کی بات سن کر زینب کا طیش مزید بڑھ گیا۔

"پھپھویوں بھی تو آپ نے انہیں ہر بار کہا ہے مگر کیا کوئی نتیجہ نکل پایا ہے الٹا مزید بد تمیزی سے وہ بات کرتے ہیں۔ آپ ان سے بحث کریں گی تو تماشا لگ جائے گا اور آپ جانتی ہے گھر کے نوکر ایسی باتیں کان لگا کر سنتے ہیں اور فارغ وقت میں مذاق اڑاتے ہیں۔ ان سب میں مذاق بنے گا تو صرف میرا ہی بنے گا۔"

زینب کی زبان ایک منٹ میں بند ہو گئیں۔ وہ جانتی تھیں عزاہ جو کچھ بھی کہہ رہی تھی سچ کہہ رہی تھی مگر شایان کو یونہی اس کے حال پر تو چھوڑا نہیں جا سکتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"بیٹا مگر مجھے تھوڑا بہت تو اسے سمجھنا ہو گا نا۔ تم میرے بھائی کی بیٹی ہو۔ میرا خون ہو۔ اپنی ہی بچی کو میں یوں پٹتے ہوئے تھوڑی دیکھ سکتی ہوں۔

تمہارے اوپر ان ظلم و ستم کو دیکھ کر میں اگر چپ رہی تو تمہارے ماں باپ کو کیا منہ دکھاؤں گی۔"

زینب کی بات سن کر عزاہ کے چہرے پر تلخ مسکراہٹ پھیل گئی۔

"فکر نہ کریں پھپھو میرے ماں باپ آپ سے کوئی شکوہ نہیں کریں گے بلکہ وہ تو اسی بات پر خوش ہونگے کہ مار پیٹ کر ہی سہی آپ نے مجھے گھر میں پناہ تو دی ہوئی ہے نا! آپ بس میری خاطر شایان سے کوئی بات نہیں کیجیئے گا۔ آپ اس معاملے کو بس ہم دونوں تک محدود رہنے دیں۔"

www.novelsclubb.com

عزاہ کی بات سن کر زینب خاموش ہو گئیں۔ان کی اپنی بہوانہیں اپنے بیٹے کو سمجھانے سے منع کر رہی تھیں اور انہیں اس معاملے سے باہر نکال رہی تھی۔اب وہ اور کیا کر سکتی تھیں؟

****

ملاقات سے چھ دن پہلے

صبح کے وقت کی ٹھنڈی ہوا ماحول کو خوشگوار کر رہی تھی۔ گرمیوں کے موسم کی یہ ایک خوشگوار صبح تھی۔اسی صبح میں ہم اگر یونیورسٹی کی جانب

www.novelsclubb.com

بڑھیں تو تمہیں گھنگرالے بالوں والا لڑکا اور سانولی رنگت والی لڑکی ایک ساتھ یونیورسٹی میں داخل ہوتے دکھائی دیں گے۔

"جلدی چلو زید! کلاس شروع ہونے والی ہو گی۔" جائیانہ عجلت میں کہتی تیز تیز قدم لے رہی تھی۔

"جی چل تو رہا ہوں۔" وہ بھی اس کے قدموں کا ساتھ دیتے ہوئے بولا۔ دونوں جب کلاس میں پہنچیں تو توقع کے عین مطابق لیکچر شروع ہو گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

دونوں نے پہلے پروفیسر سے کلاس میں آنے اجازت لی پھر پیچھے کی جانب جگہ ڈھونڈنے لگ گئے۔آج نائلہ کے ساتھ ایک لڑکی بیٹھی ہوئی تھی۔اس لیے جائی یانہ کو پیچھے کے بینچز پر جانا پڑا۔

ایک خالی بینچ جیسے ہی جائی یانہ کو دکھائی دیا جائی یانہ اس پر بیٹھ گئی۔

بیٹھنے کے بعد اپنا بیگ اپنے ساتھ رکھ کر جب اس نے مڑ کر دیکھا تو اسے جھٹکا لگا۔زید اس کے ساتھ ہی بیٹھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تم میرے ساتھ کیوں بیٹھ رہے ہو؟" جائی یانہ نے دھیمی آواز میں زید سے پوچھا۔

"کیوں شوہر ہوں آپ کا! اپنی بیوی کے ساتھ بیٹھنے کا پورا حق ہے۔"

زید نے آرام سے کہا۔

"یہ بات تمہیں، مجھے اور نائلہ کو پتا ہے۔ یونیورسٹی میں سب اس بات سے بے خبر ہے۔ میں نہیں چاہتی ہوں یونیورسٹی میں ہم دونوں کو ساتھ دیکھ کر کوئی مس انڈرسٹینڈنگ پھیلیں اور لوگ مجھے تمہاری گرل فرینڈ کا لقب دے دے۔"

www.novelsclubb.com

یہ بات سن کر زید ایک پل کے لیے سنجیدہ ہوا اور اپنے لب سختی سے بھینچے۔ پھر اگلے لمحے اس کی آنکھیں چمکی جیسے اس کے ذہن میں کوئی آئیڈیا آیا ہو۔ وہ اس کے ساتھ ہی بینچ پر بیٹھ گیا۔

جائی یا نہ نہ چاہتے ہوئے بھی کچھ نہ کر پائی۔

پورا لیکچر زید نے اس سے کوئی بات نہیں کی بلکہ اسے دیکھ کر تو لگتا تھا وہ لیکچر پر بھی کوئی توجہ نہیں دے رہا ہے۔ جب لیکچر ختم ہوا تو زید نے اٹھتے ہوئے اسے بتایا۔

www.novelsclubb.com

"میں آپ سے کچھ دیر بعد ملتا ہوں۔" یہ کہہ کر وہ باہر چلا گیا۔

اگلے دونوں لیکچر میں زید اسے کلاس میں کہیں دکھائی نہیں دیا۔ جب وہ اپنے فری پیریڈ میں لائبریری کی جانب جانے لگی تو ایک لڑکا اسے سلام کرتا گزرا۔

"السلام علیکم بھابھی!"

"وعلیکم السلام!"

www.novelsclubb.com

جائی یانہ اس کے پاس سے گزر گئی۔ تھوڑی دور جانے کے بعد جائی یانہ کے دماغ نے لڑکے کی کہی بات کو پراسس کیا۔ بات سمجھتے ہی وہ وہیں کھڑی ہو گئی اور گردن موڑ لڑکے کو دیکھا جو اس سے مخالف سمت پر دور جا رہا تھا۔

"بھابھی؟" اس نے الجھن سے یہ لفظ دوبارہ دہرایا۔

وہ اپنا سر جھٹک کر دوبارہ چلنے لگی۔ تبھی کچھ لڑکیاں، جو اس کی کلاس فیلوز تھیں، اس کے پاس آ گئیں اور اسے گلے لگانے لگ گئیں۔

"مبارک ہو جائی یانہ!"

www.novelsclubb.com

سب ایک ساتھ کہہ رہی تھیں جبکہ جائی یانہ حیران و پریشاں انہیں دیکھ رہی تھی۔

"کس بات کی مبارک باد؟" جائی یانہ نے ان لڑکیوں سے دو قدم پیچھے ہٹتے ہوئے پوچھا۔ان کے پوچھنے پر ان سب لڑکیوں نے معنی خیز نظروں سے ایک دوسرے کو دیکھا پھر ایک ساتھ قہقہہ بلند ہوا۔

"اتنی بھولی مت بنو۔ہم تمہیں تمہارے نکاح پر مبارک باد دے رہے ہیں۔"ایک لڑکی نے ہنستے ہوئے جیسے ہی بتایا جائی یانہ کو ایک دم زوردار جھٹکا لگا۔

"تمہیں یہ کس نے بتایا؟"

"زید نے!" دوسری لڑکی نے آرام سے بتایا۔ "ویسے بڑا کنجوس ہے

تمہارا میاں! نکاح کی خوشی میں پورے ڈیپارٹمنٹ میں وہ ٹافیاں بانٹتا پھر رہا ہے۔

ہم نے کہا مٹھائی سے منہ میٹھا کرواؤ تو کہنے لگا ہم جیسے ندیدے لوگ مٹھائی کو ایک

پل میں ہی ختم کر دیں گے۔ اس لیے ٹافیوں سے ہی منہ میٹھا کر لو۔"

لڑکی کی بات سن کر جائیانہ کو سب سمجھ میں آ گیا۔ جائیانہ نے بڑی

مشکل سے ان لڑکیوں سے جان چھڑائی اور زید کو ڈھونڈنے لگ گئی۔ جائیانہ کو

اب محسوس ہو رہا تھا وہ جہاں سے بھی گزر رہی تھی وہاں موجود لوگ اسے دیکھ کر

دبی دبی آواز میں سرگوشیاں کر رہے ہیں۔ اس سے یہ نظریں برداشت کرنا بہت

مشکل ہو رہا تھا۔ اسے زید پر بھی شدید غصہ آ رہا تھا۔ اگر وہ اس کے سامنے موجود

ہوتا تو وہ اس کا منہ یقیناً توڑ دیتی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

چلتے چلتے زید اسے ایک راہداری کے اختتام پر سیڑھیوں پر بیٹھا ملا۔وہ اس وقت اکیلا نہیں تھا بلکہ اس کے دوست بھی اس کے ساتھ سیڑھیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔سب لڑکے اسے مبارک باد دے رہے تھے اور نکاح پر اسے چھیڑ رہے تھے جب کہ زید مسکراتے ہوئے ان سب کی مبارک باد قبول کر رہا تھا۔

"زید! مجھے تم سے بات کرنی ہے۔"زید جائی یانہ کی آواز سن کر فوراً سے کھڑا ہو گیا۔اس کے ساتھ بیٹھے لڑکے جائی یانہ کو دیکھ کر خوش اخلاقی سے بولیں۔

"مبارک ہو بھابھی!"جائی یانہ کا خون کھولنے لگ گیا۔

www.novelsclubb.com

"زید تم آ رہے ہو میرے ساتھ یا نہیں؟"اس نے لڑکوں کی باتوں کو نظرانداز کرتے ہوئے جائیانہ نے رعب دار آواز میں پوچھا

"میں آ رہا ہوں!"لڑکوں کے درمیان سے گزرتے ہوئے اس نے کہا۔

جائیانہ اسے آتا دیکھ کر مڑ گئی اور یہاں سے کچھ دور جانے لگ گئی۔

زید بھی کافی تابع داری سے جائیانہ کے پیچھے جانے لگا۔

www.novelsclubb.com

سب سے اوپر والے زینے پر بیٹھے لڑکے نے ان دونوں کو جب دور جاتے دیکھا تو اپنا تجزیہ پیش کیا۔

"یار ویسے بیوی کا بھی ایک الگ ہی رعب ہوتا ہے۔ لاکھ بندہ شیر ہو لیکن بیوی کے سامنے نہ کرنے کی ہمت کسی بھی شوہر میں نہیں ہوتی ہے۔"

اس کی بات سن کر قہقہہ بلند ہوا۔

دوسری طرف جیسے ہی جائی یا نہ اور زید کچھ دور گئے تو جائی یا نہ زید پر برس گئی۔

"تم پاگل ہو یا کیا ہو؟ پورے ڈیپارٹمنٹ میں ٹافیاں بانٹتے تم کیا بکواس کر رہے ہو کہ میں تمہاری بیوی ہوں؟"

"تو کیا آپ نہیں ہیں؟" زید نے آرام سے اپنے جوتے فرش پر رگڑتے ہوئے پوچھا۔اس کے سوال نے جائی یانہ کو مزید مشتعل کر دیا۔

"ہوں بالکل ہوں لیکن تم جانتے ہو یونیورسٹی میں ایسی باتیں جنگل میں آگ کی طرح پھیلتی ہیں۔اب کچھ دنوں تک میں کہیں بھی جاؤں گی سب مجھے معنی خیز نگاہوں سے دیکھے گے اور جملے کسیں گے۔"

www.novelsclubb.com

"پہلے آپ کو مسئلہ تھا لوگ آپ کو میرے ساتھ دیکھ کر آپ کو میری گرل فرینڈ کہیں گے اور اب جب میں نے سب کے سامنے اعلانیہ آپ کو اپنی حق حلال کی بیوی مان لیا ہے تب بھی آپ کو مسئلہ ہے!"

"میں یہ۔۔۔"اس سے پہلے جائی یا نہ کچھ کہہ پاتی زید نے اس کی بات کاٹ دی۔

"آپ لوگوں سے اتنا ڈرتی کیوں ہیں۔ان کا کام ہی باتیں بنانا ہے۔ ویسے بھی ہم نے کوئی گناہ نہیں کیا ہے جو ڈرتے پھرے۔یونیورسٹی میں ہر جگہ کوئی نا کوئی کپل باہوں میں باہیں ڈالیں گھومتا دکھائی دیتا ہے۔ان کے متعلق کوئی کیا کہہ رہا ہے، کیوں کہہ رہا ہے اور کس لیے کہہ رہا ہے انہیں کوئی فرق نہیں پڑتا ہے کیونکہ ان دونوں کے لیے ان کا ساتھ ہی کافی ہوتا ہے۔ہم تو پھر حلال طریقے سے

ایک دوسرے کے ساتھ ہے تو پھر ہم دونوں کیوں ڈریں۔لوگ اگر حرام اعلانیہ اور نڈر انداز سے کرتے ہیں تو ہم اپنے حلال کو کیوں چھپائیں؟"

زید کی بات سن کر جائی یانہ لاجواب ہو گئی۔کچھ لمحے دونوں کے درمیان خاموشی سے گزرے پھر زید نے بات بدلنے کے لیے جیب میں سے ٹافی نکالی اور جائی یانہ کی جانب بڑھائی۔

"یہ لے منہ میٹھا کریں۔ہم دونوں کی شادی کی خوشی میں!"

www.novelsclubb.com

"پوری یونیورسٹی میں ٹافیاں بانٹ دینے کے بعد میرا منہ میٹھا کروانا یاد آیا۔" جائی یانہ نے نروٹھے انداز میں ٹافی پکڑلی۔زید کی باتوں نے اس پر اثر کیا تھا۔

"آپ ہی غصے میں مجھے ڈانٹی جا رہی تھیں ورنہ میں تو کب سے آپ کو یہ دینے کی کوشش کر رہا تھا۔" زید نے بھی ایک ٹافی اپنی جیب میں سے نکالی اور اس کا ریپر اتار کر منہ میں ڈال لی۔

جائی یانہ نے ٹافی منہ میں ڈال لی۔ کیریمل فلیور کی یہ ٹافی جائی یانہ کے منہ میں مٹھاس گھول گئی۔

"ٹافی کہاں سے لی؟" جائی یانہ نے ٹافی چباتے ہوئے پوچھا۔ اب وہ دونوں ایک ساتھ چہل قدمی کرنے لگ گئے تھے۔ آس پاس جاتے لوگ ابھی بھی انہیں معنی خیز انداز میں دیکھ رہے تھے مگر اب جائی یانہ کو کسی کی نگاہیں محسوس

www.novelsclubb.com

نہیں ہو رہی تھی۔اسے بلکہ پتہ بھی نہیں تھا کہ اب اس کے آس پاس کوئی ہے بھی۔

"کینٹین سے لی۔"

"کتنے کی؟"جائی یا نہ اب گفتگو آگے بڑھا رہی تھی۔

"میں نے بس کینٹین والے سے ٹافی کا ڈبا منگا اور اپنی شادی کا بتایا۔

کینٹین والا میرا دوست تھا۔اس نے انتہائی عجیب فلیور والی ٹافیاں مجھے تحفے میں دے دیں۔پورے تین مہینے سے بیچارے کی ٹافی کا ڈبہ نہیں بکا ہے۔"

www.novelsclubb.com

"لیکن ہم نے جو ٹافی کھائی وہ تو کیریمل فلیور کی تھی اور ان کا ذائقہ بھی اچھا تھا۔" جائی یانہ اس کی بات سن کر بولی اور ریپر دیکھ کر بھی تصدیق کرنا چاہی۔

"تو آپ کو کیا لگتا ہے اس یونیورسٹی کی بھکاری عوام نے ٹافیوں سے بھرا ڈبا ہمارے لیے چھوڑ دینا تھا۔ سب ایسے ٹافیاں اٹھا کر لے کر گئے جیسے انہیں کبھی ملیں گی ہی نہیں! یہ تو میں نے بعد میں خاص طور پر میرا اور آپ کے لیے خریدیں ہیں۔"

www.novelsclubb.com

"اوہ اچھا!" جائی یانہ ساری بات بول کر بس اتنا کہہ پائی پھر اچانک اسے کچھ یاد آیا۔ "میں تو لائبریری جا رہی تھی۔"

اس نے اپنے گھڑی میں ٹائم دیکھا تو اگلے لیکچر کا ٹائم بھی ہو گیا تھا۔

"سارا ٹائم ہی ختم ہو گیا۔اب تو اگلا پیریڈ شروع ہونے والا ہے۔" جائی یانہ نے کہا۔اس کے قدم اب کلاس کی جانب بڑھ گئے تھے۔اس کے ساتھ چلتا زید بھی اس کے ساتھ قدم بڑھانے لگا۔

"بیگم صاحبہ !کیا اب آپ کا شوہر آپ کے ساتھ بیٹھ سکتا ہے؟" زید نے خاصی تابع داری سے پوچھا۔

"بول تو ایسے رہے ہو جیسے سارے کام مجھ سے پوچھ کر کرتے ہو۔"

"ایک بات کہوں اب آپ سے دیسی بیوی والی وائبز آرہی ہیں!"

"تمہارا کچھ نہیں ہو سکتا ہے!" جائیانہ نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور زید سے آگے چلنے لگ گئی۔

"جلدی سمجھ گئیں آپ!" زید شوخ مسکراہٹ کے ساتھ کہتا اس کے پیچھے چلنے لگ گیا۔ دونوں راہداری میں چلتے نظروں سے اوجھل ہو گئے تھے۔

www.novelsclubb.com

****

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

عالیہ اس بند کمرے میں بیٹھے بیٹھے اکتا گئی تھی۔اسی اکتاہٹ نے اسے چڑچڑا بنا دیا تھا۔نہ اسے کھانے پینے کی توجہ رہی تھی اور نہ ہی کسی اور چیز کی! اپنا خیال نہ رکھنے کی وجہ سے اس کا چہرہ مرجھا گیا تھا۔

اسے بعض اوقات اس قدر گھٹن ہوتی تھی کہ اس کا دل چاہتا تھا سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر بہت دور چلی جائے۔اسی حالت میں ایک دن اس کی نگاہ کونے میں رکھے ٹی وی کی جانب گئی۔پہلے تو وہ دیر تک غائب دماغی میں اسے تکتی رہی۔ پھر اس نے سوچا کیوں نہ ٹی وی چلا ہی لیا جائے۔اس طرح اس کا کچھ دماغ بھی بٹ جائے گا ورنہ اگر وہ یونہی بیٹھی سوچتی رہی تو اس کا دماغ پھٹ جائے گا۔

www.novelsclubb.com

ٹی وی آن کرنے کے بعد اس نے ٹی وی کا ریموٹ ڈھونڈنا چاہا۔وہ کمرے میں ادھر ادھر پھرتی ریموٹ تلاش کرتی رہی مگر اسے وہ کہیں نہیں ملا۔ٹی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وی آن ہو گیا تھا۔ٹی وی کی روشن اسکرین اور آوازوں کو نظر انداز کرتے وہئے وہ ریموٹ کو ہی ڈھونڈتی رہی۔جب اسے یقیناً آگیا کہ ریموٹ اسے اب نہیں سکتا تو وہ خاموشی سے ٹی وی کے سامنے بیٹھ گئی۔ریمورٹ نہ ہونے کی وجہ سے وہ بس ایک یہی چینل دیکھ سکتی تھی جو لگا ہوا تھا۔

یہ ایک ڈاکیومنٹری چینل تھا اور اس وقت کشمیر کی ایک ڈاکیومنٹری اس کے سامنے چل رہی تھی۔

عالیہ کو جیسے ہی ڈاکیومنٹری کا ٹاپک پتہ چلا اس کے چہرے پر ناگوار تاثرات چھا گئے۔اس کی قسمت کیا اتنی خراب تھی کہ ٹی وی میسر ہوتے ہوئے بھی اسے اس موضوع پر ڈاکیومنٹری دیکھنی پڑے گی جو اس کے نزدیک سب سے زیادہ بکواس تھا۔

پہلے پہلے وہ ناراض چہرے کے ساتھ ٹی وی دیکھتی رہی لیکن پھر آہستہ آہستہ وہ ڈاکیو منٹری کو مکمل انہماک سے سننے لگ گئی۔

اس وقت ڈاکیو منٹری میں بتایا جارہا تھا کہ کس طرح تقسیم بر صغیر کے موقع پر انگریزوں اور ہندوؤں نے عیاری سے کشمیر اور بہت سے علاقے جن میں مسلمانوں کی اکثریت تھی انڈیا میں ہی رہنے دیے۔ڈاکیو منٹری بنانے والے نے بہت اچھے طرح سے تاریخ کا ایک ایک پوائنٹ بتایا تھا۔

www.novelsclubb.com

عالیہ منہمک سی اس پوری ڈاکیو منٹری کو دیکھ رہی تھی۔اس کے سامنے بھارتی فوج کشمیری عوام پر ظلم ڈھاتے دکھائی دیں رہے تھے۔اس ظلم کے

خلاف احتجاج کرنے والی عوام پر بھارتی فوج ایک منظر میں اس قدر بری طرح ٹوٹی تھی کہ عالیہ نے آنکھیں بند کر لیں۔ تشدد جو بس فلموں ڈراموں میں اس نے دیکھا تھا وہ اس ڈاکیومنٹری میں ہر جگہ بھرپڑا تھا۔

ایک منظر میں ایک ماں اپنے جوان بیٹے کی لاش لیے اس سے باتیں کر رہی تھی۔ کسی منظر میں ایک بیوی اپنے شوہر کے مرنے پر ماتم کر رہی تھی۔ بچے اپنے ماں باپ سے بچھڑ کر تنہا رہ رہے تھے۔ ان کی سسکیاں، آہ و بکا پتھر کو بھی پگھلا سکتی تھی۔ عالیہ کے پاس تو پھر ایک دل تھا۔ اس کی آنکھوں میں پانی بھر گیا تھا۔ ان بچوں کو اپنے خاندان کے لیے تڑپتا دیکھ کر اسے اپنا خاندان یاد آیا۔ وہ ماضی میں کھو گئی۔

www.novelsclubb.com

اس نے اپنے آپ کو اشفاق کے گھر کے لاؤنج میں بیٹھا پایا۔اس کا سارا خاندان آرام سے ایک ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ایک اچھا فیملی ٹائم گزارا جا رہا تھا جو بہت کم ہی اس گھر میں گزارا جاتا تھا لیکن عالیہ جلد از جلد اس فیملی ٹائم کے ختم ہونے کا انتظار کر رہی تھی تاکہ وہ اپنے کمرے میں جا کر آرام سے اپنی ویب سیریز مکمل کر لے۔اسے چڑ ہو رہی تھی عزاہ کو اپنے سامنے دیکھ کر جو اس کے سامنے ساتھ والے صوفے پر جائی یانہ سے کوئی بات کر رہی تھی۔اسے اپنی ماں کی باپ کے سامنے جی حضوری دیکھی نہیں جا رہی تھی۔وہ جلد از جلد اس ماحول میں نکل جانا چاہتی تھی۔

www.novelsclubb.com

اور اس کی قسمت دیکھو اس نے اپنے آپ کو ان سب سے نکال بھی لیا تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ٹی وی کی اسکرین پر ابھی بھی روتے ہوئے بچوں کو دکھایا جارہا تھا۔وہ روتے ہوئے مدد مانگ رہے تھے۔عالیہ کا دل کہہ رہا تھا انہیں مدد ملنی چاہیے۔وہ لوگ اس قابل تھے کہ ان کی مدد کی جائے۔وہ لوگ ظلم کے خلاف ڈٹ کر کھڑے تھے۔وہ لوگ ہماری طرح ضمیر بیچ کر آرام سے اپنے بھائیوں کو مرتے ہوئے نہیں دیکھ رہے تھے بلکہ وہ بھارتی فوج کے خلاف ڈٹ کر کھڑے تھے۔ ڈاکیومنٹری اب ختم ہوگئی تھی مگر عالیہ کے دلوں دماغ پر اپنے گہرے نقش چھوڑ گئی تھی۔وہ اس وقت خود قید میں تھی اس لیے اپنے گھروں میں قید مسلمان بہن بھائیوں کا درد سمجھ پارہی تھی اگر یہ کوئی نارمل دن ہوتا اور عالیہ یونہی اسے دیکھ رہی ہوتی تو شاید نہیں یقیناً یہ ڈاکیومنٹری اس کے دل پر اتنا گہرا اثر نہیں چھوڑ سکتی تھی۔

www.novelsclubb.com

جب تک انسان کے اپنے اوپر ظلم نہیں ہوتا اسے ہر مظلوم کا درد بس دکھاوا لگتا ہے۔قید ہونے کی اذیت، بھلا دیے جانے کا روگ، ظلم و ستم پر صبر کرنا اور اس سب کے بعد بھی دنیا میں بدنام ہونا کیا ہوتا ہے وہ ان مسلمانوں سے اچھے سے سیکھا جا سکتا ہے۔

آج کے دن ایک غلط فہمی کا پردہ عالیہ کی آنکھوں پر سے اٹھ چکا تھا۔

****

www.novelsclubb.com

شام کے وقت نمرہ اپنے گھر کے لان میں کرسی پر بیٹھی آریان سے بات کرنے میں محو تھی۔زینب اس وقت گھر پر نہیں تھی اس لیے وہ بغیر کسی ڈر

خوف کے یہاں پر آرام سے بات کر رہی تھی۔اس نے اپنے کانوں میں ہینڈ فری لگائی ہوئی تھی۔اس لیے وہ پس منظر میں ابھرتی آوازوں کو وہ بآسانی سن نہیں سکتی تھی۔

"میں نے کہا نا تم ایسا کچھ نہیں کرو گے۔اسے مارنا مسئلے کا حل نہیں ہے۔ابھی اسے مار دیا تو امی جان کو بالکل بھی مزا نہیں آئے گا۔وہ انہیں اذیت میں مبتلا دیکھنا چاہتی ہیں!"

"یار وہ ہر وقت دروازہ کھٹکھٹاتی رہتی ہے اور "مجھے نکالو!" کا کلمہ پڑھتی رہتی ہے۔دن ہو یا رات اسے چین نہیں ہے!" دوسری طرف سے مردانہ اکتائی ہوئی آواز آئی۔

"وہ بس شور ہی مچاتی ہے نا اسے مچانے دو۔ آخر کب تک مچاتی رہے گی۔ کبھی نہ کبھی تو تھکے گی ناں! ہم اسے بعد میں ماریں گے۔ جب اس کا باپ بستر پر پڑا اپنی بیٹی کی لائیو موت دیکھ رہا ہو گا یہ منظر زیادہ دلکش ہو گا اگر اسے یونہی مار دیا تو اس میں تو مزا ہی نہیں آئے گا۔"

وہ ابھی اور بات کرتی اس وقت ایک مردانہ ہاتھ نے نمرہ کے کانوں میں لگی ہینڈز فری کو نکالا۔

www.novelsclubb.com

"کس کی موت کی بات کر رہی ہو تم؟"

شایان کب اس کے سر پر کھڑا ہوا نمرہ کچھ بھی خبر نہیں تھی۔ وہ تو اس کی آواز سن کر ہی اچھل پڑی تھی۔

"بھائی آپ کب آئے؟" نمرہ اب اٹھ کر کھڑی ہو گئی تھی۔ اس نے کانپتے ہاتھو سے انتہائی عجلت میں کال کاٹ دی۔ شایان نیوی بلو شرٹ پر بلیک پینٹ پہنے اور کوٹ کو بازو پر لٹکائے ہوئے اس کے سامنے سوالیہ نظروں کے ساتھ کھڑا تھا۔ صاف پتہ چل رہا تھا وہ ابھی ہی کچھ دیر پہلے آفس سے گھر واپس آیا ہے۔

"میں نے جو پوچھا ہے اس کا جواب دو۔ بتاؤ کس کی موت کے بارے میں بات کر رہی تھی تم؟" شایان سخت لہجے میں پوچھ رہا تھا۔ نمرہ کو لگا اس کے جسم میں خون نچڑ رہا ہے۔ اگر شایان بھائی کو سب سچ پتا چل گیا تو؟

"نمرہ تم نے یونیورسٹی کے اسٹیج ڈرامے کی تیاری کرلی ہے؟"

اسی وقت عزاہ پتہ نہیں کہاں سے نمودار ہوئی اور نمرہ کے پاس آ کر کھڑی ہوگئی۔اس کے چہرے کی نیل اور ہونٹ کا زخم کی تازگی اب ختم ہو رہی تھی۔اس نے چونک کر شایان کو دیکھا۔

"آپ کب آئے؟"عزاہ کے پوچھنے پر شایان نے ناگواری سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"تم سے مسئلہ؟اپنے کام سے کام رکھو اور تم ابھی کس اسٹیج ڈرامے کے بارے میں بات کر رہی تھی؟"اب شایان عزاہ سے پوچھنے لگا۔

"وہ ہماری یونیورسٹی میں ایک پارٹی ہے اس میں اسٹیج ڈرامے کے لیے ان اسٹوڈنٹس کو بھی بلایا ہوا ہے جو اپنی ڈگری مکمل کر کے چلے گئے ہیں۔ مجھے اور نمرہ کو بھی اسی لیے بلایا ہے۔ نمرہ ابھی اپنی لائینز ہی دوسری طرف ڈرامے کے رائٹر سے ڈسکس کر رہی تھی، ہے نا؟"

عزاہ نے نمرہ کی جانب دیکھا۔اس کی سنہری آنکھیں سیاہ آنکھوں کو کچھ باآور کروا رہی تھیں۔ نمرہ نے بے ساختہ گردن ہلا دی۔

www.novelsclubb.com

"جی بھائی یہ صحیح کہہ رہی ہے۔ ہم دونوں اسی پلے کے لیے تیاریاں کر رہے ہیں۔"

"ہمم! نمرہ اگر تمہیں ماما اجازت دیں تو چلی جانا مگر عزاہ تمہیں کوئی ضرورت نہیں ہے کہیں جانے کی چپ چاپ گھر میں بیٹھو۔" شایان نے اسی وقت اپنا فیصلہ صادر کر دیا۔

"شایان لیکن۔۔!" عزاہ اس سے پہلے کچھ کہتی شایان بولا۔

"بس میں نے جو کہہ دیا وہ کہہ دیا۔اب میں اس سے آگے کچھ نہیں سنوں گا۔" یہ کہہ کر شایان اندر چلا گیا۔

www.novelsclubb.com

عزاہ نے ایک جتاتی نظر نمرہ کو دیکھا اور اندر چلی گئی جب کہ نمرہ حیران و پریشان کھڑی وہی رہ گئی۔ کونسا اسٹیج ڈرامہ؟ کونسا رائیٹر؟

****

ملاقات سے پانچ دن پہلے

صبح اپنے آغاز سے وسط کی جانب سفر کر رہی تھی۔ ایسے میں اشفاق کے گھر میں اگر آؤ تو اس میں قبرستان جیسی خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ وہ گھر جس میں قہقہوں، آوازوں اور خوش گپیوں کی گونجیں رکتی نہیں تھی۔ اب وہاں بس سانسوں کی آوازیں آتی تھی جو جانے کب ساتھ چھوڑ جائیں۔

www.novelsclubb.com

پورے گھر میں آدم زاد دکھائی نہیں دیتا تھا سوائے راہداری میں ٹہلتی ایک عورت کے!

راہداریوں میں بھٹکتی ہوئی وہ عورت جانے کس چیز کی متلاشی لگتی تھی۔ جو کان "اماں! اماں!" کی آوازیں سننے کے عادی تھے اب ان کانوں کو بس گھڑیال کی ٹک ٹک ہی سنائی دیتی تھیں۔ گھڑی کی آواز انتظار کی آواز معلوم ہوتی تھی۔ ایک نا ختم ہونے والے انتظار کی!

www.novelsclubb.com

اس عورت کو دیکھو تو اب اس پر بڑھاپے کے اثرات بہت زیادہ نمایاں نظر آنے لگے تھے۔ چہرہ نحیف ہو گیا تھا۔ فربہہ جسم پہلے کے مقابلے میں کافی کمزور دکھائی دیتا تھا۔

اشفاق آفس گئے ہوئے تھے اور ویسے بھی وہ بہت کم اس گھر میں رکا کرتے تھے۔ ایسا لگتا تھا بس رات گزارنے کے لیے وہ اس گھر کی طرف مڑتے تھے ورنہ اپنا سارا دن وہ باہر گزارتے تھے۔

اپنی زندگی اشفاق نے کام کی الجھنوں میں مصروف کر لی تھی مگر نوال! ان کی زندگی تو رک سی گئی تھی۔ کیا تھا ان کے پاس جس کے ذریعے وہ اپنی زندگی مصروف کر سکتی تھی؟ کھانا بنا لیتیں مگر صرف دو لوگوں کے لیے وہ کتنا کھانا بنا سکتی تھیں۔؟ صفائی کر لیتیں مگر اس محل جیسے گھر کو وہ کس کے لیے اتنا صاف کرتیں،

آخر بس ان کے علاوہ اس گھر میں رہتا ہی کون تھا؟ کوئی اور کام کر لیتیں، نہیں کچھ کرنے کو بھی اب دل نہیں مانتا تھا؟

چلتے چلتے ان کا گزر لانڈری روم سے ہوا۔ وہاں ٹوکری میں کپڑوں کا ڈھیر پڑا دیکھ کر دل ایک دم انہیں ماضی کی ایک خوشگوار تلخ یاد میں لے گیا۔

(اس منظر میں پرانے محلے کے گھر کی چھت پر نوال سکھے ہوئے کپڑے تنی پر سے اتار کر اپنے ہاتھ میں پکڑی ٹوکری میں ڈالتی دکھائی دے رہی تھی۔ اسی وقت اس کی نگاہ ان کی چھت کی دیواروں کو پھلانگتے ایک نوجوان پر پڑی۔ وہ ایک پل کے لیے چونکیں مگر دوسرے ہی پل اس نے آنکھیں سکیڑ لی۔ وہ ایک جھلک میں ہی پہچان گئی۔ یہ وہی شخص تھا جسے اشفاق نے زینب کے ساتھ پکڑا تھا۔

اس لڑکے نے جیسے ہی اس کی طرف ہاتھ لہرایا نوال نے گھبرا کر ادھر ادھر دیکھا اور نیچے جانے کے لیے اپنے قدم موڑ لیے۔

"رکو! بس یہ بتاتی جاؤ تمہاری کزن کہاں ہے؟ وہ اب باہر کیوں نہیں نکلتی ہے؟" اس لڑکے نے انتہائی عجلت میں پوچھا۔

نوال رک گئی تھی مگر اس نے مڑ کر دیکھا نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

"اس کی شادی ہو گئی ہے۔ تمہیں نہیں پتہ کیا؟" آخری بات میں نوال کے لہجے میں طنز شامل تھا۔

"کیا؟"اس کے لہجے میں بے یقینی تھی۔اس کے بعد بے یقینی طیش میں بدلی۔

"تمہارے کزن نے تھانے میں بند مجھے کروایا ہی اسی لیے تھا تاکہ وہ اسے مجھ سے دور کردیں۔"آخری بات میں طیش تھا۔لڑکے نے اپنے ہاتھ کو مٹھی کی صورت میں باندھ کر دیوار پر زور سے مارا۔

نوال اس کی بات سن کر مڑی اور اس لڑکے کو دیکھا جس کے چہرے پر ملال اور طیش دونوں تھا۔جانے کیوں اس کا پچھتاوا دیکھ کر نوال کا دل پسیج گیا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"تمہیں اشفاق نے بند کروایا تھا؟" نوال نے اس بار نرم لہجے میں پوچھا۔

"ہاں اسی کی سب کارستانی ہے۔اسی نے کسی تھانے دار دوست سے مجھے بند کروائے رکھا تاکہ وہ اپنی بہن کو مجھ سے دور کر دیں۔" اب کی بار اس کے لہجے میں نمی گھل گئی تھی۔

اس کے بعد وہ مڑ کر جانے لگا۔

www.novelsclubb.com

"تم جا رہے ہو؟" نوال نے پوچھا۔وہ اس طرح لڑکے کو دکھی نہیں بھیجنا چاہتی تھی۔

"ہاں! جس کے لیے آیا تھا وہ تو اب یہاں ہے نہیں! تو اب یہاں آنے کا کیا مقصد؟" اس لڑکے کا لہجہ بلا کا دکھی تھا۔

وہ یہ کہہ کر چھت کی دیوار پر چڑھنے لگا۔ جب وہ دیوار کے اوپر چڑھ گیا اور دوسرے گھر کی چھت پر چھلانگ مارنے لگا تبھی نوال بولی۔

"تمہارا نام کیا ہے؟"

www.novelsclubb.com

لڑکے نے چھلانگ لگادی اور اپنا نام اونچی آواز میں بولا۔

"روفی!!!")

"روفی!!"

نوال کے منہ سے برسوں بعد یہ نام نکلا تھا۔اسی نام،اسی شخص اور اسی ماضی کی وجہ سے نوال آج یہاں تھیں۔اسی نام،اسی شخص اور اسی ماضی کی وجہ سے وہ کبھی بھی اشفاق کی نہیں ہو پائی تھیں اور اسی نام،اسی شخص اور اسی ماضی کی وجہ سے اشفاق انہیں کبھی اپنا نہیں پائے تھے۔

www.novelsclubb.com

اب بس دل ماضی میں اٹک گیا تھا۔وہ ماضی جو زندگی کی دوڑ میں کہیں پیچھے چھوٹ گیا تھا وہ ایک بار پھر نوال کے سامنے پورے استحقاق سے کھڑا ہو گیا

تھا۔ جو محبت اس وقت محبت تھی دنیا والوں نے ان کے لیے وہ گناہ بنا دی تھی۔ اس گناہ کی معافی انہوں نے کس کس سے نہیں مانگی تھی؟ اللہ سے، ماں باپ سے، اشفاق سے، خود سے مگر کسی نے بھی انہیں معاف نہیں کیا تھا۔ شاید اللہ نے پھر معاف کر دیا ہو مگر بندوں نے تو ہرگز معاف نہیں کیا تھا۔ بندوں کو کیا الزام دیتیں انہوں نے تو شاید اپنے آپ کو بھی معاف نہیں کیا تھا۔

کچھ لمحات روفی اور اپنی پہلی ملاقات کو سوچنے کے بعد نوال راہداریوں میں دوبارہ بے مقصد چلنے لگ گئیں۔

www.novelsclubb.com

****

صبح کو باسی ہوئے بہت وقت گزر گیا تھا۔ایسے میں زینب کے گھر میں قدم رکھ کر ہم سیدھا شایان کے کمرے میں داخل ہو تو عزاہ اپنے اور شایان کے کپڑے سمیٹ رہی تھی۔

اسی وقت اسے اپنے پیچھے قدموں کی آہٹ محسوس ہوئی۔وہ مڑی نہیں اور اپنا کام کرتی رہی۔وہ ان قدموں کی آہٹ کو اب بہت اچھے سے جانتی تھی۔

"تم نے کل میری مدد کیوں کی؟"انتہائی روکھے اور خشک لہجے میں پوچھا گیا۔

عزاہ نے مڑ کر دیکھا تو توقع کے عین مطابق پیچھے کھڑی سیاہ آنکھوں والی لڑکی عزاہ کو مسلسل گھورے جا رہی تھی۔ عزاہ نے ایک خاموش نظر نمرہ پر ڈال لینے کے بعد نگاہیں دوبارہ موڑ لی۔

"میں نے تم سے کچھ پوچھا ہے؟" نمرہ نے اس بار مشتعل لہجے میں پوچھا۔ وہ کل شام سے موقع کی تلاش میں تھی۔ وہ عزاہ سے یہ بات پوچھ لینا چاہتی تھی مگر اسے موقع نہیں مل پا رہا تھا۔ آخر عزاہ کونسی گیم اس کے ساتھ کھیل رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"میں نے تمہاری مدد اس لیے کی کیونکہ میری مدد اس وقت تم ہی کر سکتی ہو، ہے ناں؟" عزاہ نے آرام سے کہا۔

"کیا مطلب؟"اس بار الجھنے کی باری نمرہ کی تھی۔

"شایان چاہتا ہے کہ وہ مجھے میرے ماں باپ کے گھر مستقل چھوڑ دے تاکہ میں اپنے ماں باپ کے لیے سزا کا نمونہ بن جاؤں۔ضرور تم نے ہی اسے مشورہ دیا ہو گا۔"اب کی بار وہ پوری مڑ کر نمرہ کو دیکھنے لگ گئی۔نمرہ کے چہرے پر ایک پل میں کئی رنگ بدلے۔

"ہاں یہ مشورہ دیا تو میں نے ہی ہے اور کون یہ مشورہ دے سکتا ہے؟

شایان کا دماغ تو بس اسی پر رہتا ہے کہ وہ کس موقع پر کس طرح وہ کس پر کیسے غصہ

کر سکتا ہے۔اس نے تمہیں ویسے کب کہا؟میں نے تو اس وقت اسے یہ بتانے منع کیا تھا۔"نمرہ نے ہڑبڑاتے ہوئے وضاحت کی۔

"میں اس کے ساتھ ایک کمرے میں رہتی ہوں نمرہ اور تم جانتی ہو تمہارا بھائی کیسا ہے؟ہلکے سے غصے میں وہ تمام باتیں اگل دیتا ہے جو اس کے ذہن میں ہو یا ذہن میں ڈالی گئی ہو۔آج کل تو پھر وہ مکمل موڈ میں ہے۔"عزاہ کی بات سن کر نمرہ بولی۔

"تو تم چاہتی ہو اس مدد کے بدلے میں اپنے بھائی کو کہوں وہ تمہیں مت نکالے۔"اب کی بار نمرہ سب سمجھ گئی تھی۔

"بالکل! بدلے لینا اور دینا تو تم کبھی نہیں بھولتی ہو نا! اگر تباہ کرنا ہی ہے مجھے تو اپنی نظروں کے سامنے تو کرو۔ باقی سب کو روتا تڑپتا تم اپنی آنکھوں کے سامنے نہیں دیکھ پاؤ گی لیکن مجھے تم باآسانی دیکھ پاؤ گی۔ کیا اپنا یہ موقع تم خود ضائع کرنا چاہتی ہو؟"

"میں ایسا کوئی موقع ضائع کیسے ہونے دے سکتی ہوں عزاہ؟ میں نے بس اپنے بھائی کو اس لیے کہا تاکہ وہ تمہیں پریشان کر سکے۔ فکر نہ کرو تمہیں کوئی اس گھر سے نہیں نکالے گا جب تک تمہارا پورا خاندان ختم نہیں ہو جاتا!"

www.novelsclubb.com

یہ کہہ کر نمرہ کمرے سے نکل گئی۔ کمرے سے نکلتے ہی اس کے چہرے پر اضطراب پھیل گیا۔

"شایان کے دماغ میں عزاہ کو گھر بھیجنے کا آئیڈیا آیا کہاں سے؟" وہ اسی طرح کمرے سے دور جانے لگی جبکہ کمرے میں موجود سنہری آنکھیں مسکراہٹ کا شکار تھیں۔ایک تلخ مسکراہٹ کا!

"بیوقوف!" وہ زیرلب بڑبڑائی۔

تھوڑی دیر بعد عزاہ زینب کے کمرے میں ان کے سامنے کھڑی تھی۔

www.novelsclubb.com

"پھپھو میں گھر امی سے ملنے جانا چاہتی ہوں؟" اس کی پھپھو ٹانگ پر ٹانگ رکھے موبائل پر چلاتے ہوئے بولیں۔

"ٹھیک ہے بیٹا چلی جاؤ۔اپنی امی کو میر اسلام بھی کہنا۔"

"مگر پھپھو۔بات یہ ہے شایان مجھے گھر جانے کی اجازت نہیں دیں گے۔"

"شایان کا تو دماغ خراب ہے فکر نہ کرو میں اسے خود سمجھا دوں گی۔"

زینب کی نظریں ابھی بھی موبائل پر سے نہیں ہٹی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"پھپھو کیا ایسا نہیں ہو سکتا آپ شایان کو یہ بتائے ہی نہیں کہ میں امی کے گھر گئی تھی۔آپ جانتی ہے آپ انہیں لاکھ سمجھا لیں وہ مجھے ڈانٹیں بغیر تو رہے گے نہیں۔"

اس پوری گفتگو میں یہ پہلی بار تھا جب زینب نے موبائل پر سے نظریں ہٹا کر اپنے سامنے کھڑی اپنی بہو کو دیکھا تھا۔

"ادھر بیٹھو!"زینب نے موبائل میز پر رکھ دیا اور اسے پاس والے صوفے پر بیٹھنے کو کہا۔عزاہ چپ چاپ بیٹھ گئی۔

www.novelsclubb.com

"تم جانتی ہو نا تم کیا کہہ رہی ہو۔ اگر شایان کے علم میں لائے بغیر تم کہیں نکلو گی تو اسے اس سے بھی زیادہ برا لگے گا۔"

"پھپھو میں نے آپ سے تو پوچھ لیا ہے ناں۔ ویسے بھی اتنے دن ہو گئے ہیں میں نے اپنی امی کو نہیں دیکھا ہے۔ بس ایک دو گھنٹے میں میں واپس آ جاؤں گی۔ آپ گھر میں نمرہ اور ملازم سب کے سامنے یہی کہنا میں شاپنگ پر گئی ہوں تاکہ یہ راز صرف ہم دونوں کے درمیان میں رہے۔"

"ہمم!" زینب سوچ میں پڑ گئی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"پلیز پھپھو!"عزاہ صوفے پر سے اٹھ کر فرش پر بیٹھ گئی اور زینب کے گھٹنے پکڑ لیے۔

"عزاہ یہ کیا کر رہی ہو تم؟"زینب نے عزاہ کو اٹھانا چاہا مگر عزاہ نہیں اٹھی۔

"نہیں پھپھو آپ کو ماننا ہی پڑے گا۔"عزاہ نے کسی ضدی بچے کی طرح کہا تھا۔

"ٹھیک ہے!"زینب نے ہار مان لی۔

عزاہ خوشی خوشی اٹھ گئی اور صوفے پر بیٹھی زینب کو اپنے ساتھ لگا لیا۔

"تھینک یو سو مچ پھپھو!" یہ کہہ کر وہ کمرے سے باہر چلی گئی۔

****

ملاقات سے چار دن پہلے!

www.novelsclubb.com

اسلام آباد میں آج اتوار کی تعطیل تھی۔دوپہر اب شام میں ڈھل رہی تھی۔ دوکانیں اور مارکیٹ اس وقت بند تھین مگر ایک مارکیٹ ابھی بھی کھلی تھی۔یہاں سے متوسط طبقے کے لوگ خریداری کرتے دکھائی دیں رہے تھے۔

یہ اتوار بازار تھا۔یہاں پر لوگوں کا ایک ہجوم تھا۔کوئی اپنی فیملی کے ساتھ اور کوئی اکیلے ہی خریداری کرتا دکھائی دیتا تھا۔ہر طرف چیزوں کی قیمت لگاتے دوکاندار اور ان سے بحث کرتے خریداروں کی آوازیں گونج رہی تھی۔ بھانت بھانت کی بولیاں پورے علاقے میں پھیلی ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

سینکڑوں لوگوں کے درمیان میں ہمیں ایک گھنگرالے بالوں والا لڑکا ملے گا جو مردانہ جوتوں کے اسٹال کے سامنے کھڑا اپنے سائز کی جوتے پہنتا دکھائی دے گا۔

"کتنے کا ہے؟"اس نے اپنے پاؤں میں پہنے نفیس سے جوتے کو دیکھا جو سفید رنگ کا تھا اور اس پر فیروزی رنگ کی لائنز بنی ہوئی تھیں۔ وہ اس کی سائز کے بالکل مطابق تھا۔

"ہزار روپے!"اسٹال کے سامنے بندے نے جب جوتوں کی قیمت بتائی تو زید کا دماغ بھک سے اڑ گیا۔

"کیا؟ تمہارا دماغ تو درست ہے نا! ہزار روپے ان جوتوں کے!"زید نے بے یقینی سے جوتوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"بھائی یہ تو ہم پھر سستے میں دے رہے ہیں نارمل مارکیٹ میں آپ جھانک کر دیکھیں گے ناتوان جوتوں کی قیمت آسمانوں سے باتیں کرتی دکھائی دیں گی۔"

"لیکن پھر بھی یار یہ بہت زیادہ ہیں!"اس نے جوتوں کو گھورتے ہوئے کہا۔

"آپ کی مرضی ہے بھائی! قیمت تو کم نہیں ہو سکتی۔ ہم پہلے ہی انہیں سستا بیچ رہے ہیں!" یہ کہہ کر اسٹال کا مالک دوسرے گاہکوں سے بات کرنے لگ گیا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

زید تاسف سے انہیں دیکھنے لگ گیا۔اس نے ہزار روپے ہی بمشکل سیونگ کے نام پر بچائے ہوئے تھے۔کیا وہ ان سب کو بس ان جوتوں پر خرچ کر سکتا تھا۔اس کا دماغ جمع تفریق فوراً کرنے کے بعد اسے منع کر رہا تھا مگر اس کا دل کی اسے انہیں خریدنے کے لیے کہہ رہا تھا۔ویسے بھی اتنی محنت کرنے کے بعد وہ اپنے لیے تھوڑی سی فضول خرچی تو کر ہی سکتا تھا۔تھوڑی دیر اپنے بچت کی طرف راغب کرتے دماغ کو پچھاڑ کر اس نے جوتے خریدنے کے بارے میں سوچ لیا۔

اس سے پہلے وہ اسٹال والے کو یہ خریدنے کا کہتا اسی وقت اس کے سامنے سے ایک آرٹیفیشل اور لوکل جیولری کا ٹھیلا گزارتا ادھیڑ عمر شخص دکھائی دیا۔ٹھیلے پر پڑی ان چیزوں کو دیکھ کر یک دم اسے جائی یانہ کا خیال آیا۔

پہلے اس نے ٹھیلے والے کو دیکھا پھر جوتوں کے اسٹال کو۔

اگلے ہی لمحے اس نے اسٹال کے مالک سے خود کو کہتے سنا۔

"پانچ سو کی رینج کے جوتے مجھے دکھا سکتے ہو!"

****

زندگی بالکل ساکن ہو گئی تھی۔ایسا لگتا تھا عالیہ اپنی زندگی یادوں کے سہارے پر گزار رہی تھی۔ہر اگلے پل اسے کوئی یاد آتی تو کبھی کوئی۔آج بھی ماضی کے جھروکوں میں نگاہیں دوڑا رہی تھی کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور مسز جہانگیر اندر آئیں۔

www.novelsclubb.com

"کیسی ہو تم؟" مسز جہانگیر نے بہت پیار سے پوچھا۔ عالیہ کے آنے کے بعد سے اب دوسری دفعہ ان دونوں کی ملاقات ہوئی تھی۔

عالیہ نے سوال کا کوئی جواب نہیں دیا بلکہ بیڈ سے ٹیک لگائے اور پاؤں پھیلائے مسز جہانگیر کو دیکھتی رہی۔ مسز جہانگیر عالیہ کو دیکھنے لگی تھی۔

عالیہ کے بال سلجھائے نہ جانے کی وجہ سے بری طرح الجھ چکے تھے۔ اس نے ابھی تک اپنی کالی فراک ہی پہنی ہوئی تھی جو اتنے دنوں پہننے کی وجہ سے میلی ہو گئی تھی۔ چہرہ بھی وہ بمشکل دن میں ایک دفعہ دھوتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"چچ چچ! تم تو اپنا بالکل بھی دھیان نہیں رکھ رہی ہو۔ لگتا ہی نہیں ہے تم وہی پہلے والی عالیہ ہو جو اپنی ناک پر مکھی بھی بیٹھنا برداشت نہیں کر پاتی تھی!" مسز جہانگیر طنزیہ انداز میں کہتیں بیڈ پر بیٹھ گئیں۔

"نمرہ آپ کو امی جان کہتی ہے مگر وہ تو پھپھو کی بیٹی ہے نا! تو پھر آپ کو ماں کہنے کا مقصد؟" عالیہ نے مسز جہانگیر کے طنز کو بالکل نظر انداز کیا۔

"آریان صحیح کہتا ہے تم اپنا دماغ بہت غلط جگہ استعمال کرتی ہو اور سامنے دکھائی دیتی چیزوں کو بھی سمجھ نہیں پاتی ہو۔ اب بھلا مجھ سے ہی ان رازوں کے بارے میں سوال کرنے کا مقصد جن کے بارے میں میں تمہیں کبھی نہیں بتاؤں گی؟" مسز جہانگیر کی بات سن کر عالیہ کے چہرے پر تلخ مسکراہٹ سج گئی۔

"سمجھ گئی میں!" عالیہ کی بات سن کر مسز جہانگیر کے ابرو اوپر کو اٹھیں۔

"کیا؟"

"یہی کہ آپ مجھ سے ڈرتی ہیں۔"

www.novelsclubb.com

مسز جہانگیر پہلے عالیہ کا چہرہ دیکھتی رہی۔ پھر قہقہہ لگا کر پاگلوں کی طرح ہسنے لگ گئیں۔

"اف!!"

زیادہ ہسنے کی وجہ سے ان کی آنکھوں میں پانی بھر آیا تھا۔اب وہ تھوڑا سنبھل گئیں تھیں۔"تم واقعی میں بہت بیوقوف ہو بھلا میں تم سے کیوں ڈرنے لگ گئی۔اب کیا وہی لڑکی رہ گئی ہے اس دنیا میں ڈرنے کے لیے جو میری قید میں ہے۔"

"آپ مجھ سے ڈرتی ہیں!"اس نے چبا چبا کر ایک ایک لفظ ادا کیا۔

عالیہ اٹھی اور بیڈ کی دوسری طرف بیٹھی مسز جہانگیر کے سامنے کھڑی ہو گئی۔مسز جہانگیر نے سنہری آنکھوں میں اپنا عکس بنتا دیکھا۔

"تو میں تم سے کیوں ڈروں گی؟" مسز جہانگیر نے طنزاً پوچھا۔

"اپنے رازوں کی وجہ سے!"

"کیا مطلب؟" لہجے میں ناسمجھی اتر آئی۔

"مطلب یہ انسان اپنے راز اسی سے چھپاتا ہے جس سے وہ ڈرتا ہے۔ آپ بھی مجھ سے ڈرتی ہے۔اس لیے تو اپنی قید میں رکھنے کے باجود آپ مجھ پر اپنا ماضی نہیں کھولنا چاہتی ہیں۔آپ کو خود بھی یقین نہیں ہے آپ مجھے یہاں اس قید میں بند رکھ پائیں گی یا نہیں! اس لیے آپ یہ سب کر رہی ہے۔" عالیہ جو گیم کھیل

www.novelsclubb.com

رہی تھی مسز جہانگیر منٹوں میں پکڑ گئیں۔ مسز جہانگیر اپنی جگہ سے اٹھ کر کھڑی ہو گئیں۔

"میں جانتی ہوں تم مجھے اکسا رہی ہو۔ کرتی رہو کوششیں جانی تو بیکار ہی ہیں۔" مسز جہانگیر یہ کہہ کر جانے لگیں۔ عالیہ نے مڑ کر مسز جہانگیر کو جاتا دیکھا۔

"واہ آپ اب اپنے خوف کو یوں کوٹ کر کے جانے لگی۔ یہ بھی صحیح ہے۔" عالیہ نے ہمت نہیں ہاری تھی۔ مسز جہانگیر کے کمرے سے باہر جاتے قدم رک گئے۔ "آپ دراصل میرا سامنا ہی نہیں کر سکتی ہیں۔ آپ جانتی ہے سو بند بھی باندھ دیں میں تب بھی آپ کی قید باہر نکل ہی آؤں گی اور اگر آپ نے مجھے اپنا راز بتا دیا تو باہر نکل کر میں وہ فاش کر دوں گی۔ آپ مجھ سے خوفزدہ ہیں۔"

"میں کسی سے خوفزدہ نہیں ہوں!"اب کی بار مسز جہانگیر چڑی تھیں۔عالیہ کو اپنا پلان کامیاب ہوتا دکھائی دیا۔

"آپ ہیں اور اگر نہیں ہے ثابت کریں!"

"میں پاگل نہیں ہوں جو تم جیسی بیوقوف لڑکی کو کچھ بتاؤں!"

www.novelsclubb.com

"جی کیونکہ آپ تو مجھ سے ڈرتی ہے نا!"

مسز جہانگیر مڑیں اور عالیہ کے سامنے کھڑی ہو گئیں۔

"میں نے کہا نا میں تم سے نہیں ڈرتی ہوں۔" مسز جہانگیر نے چبا چبا کر کہا۔

"میں نے بھی کہا نا ہمت ہے تو ثابت کر کے دکھائیں!" عالیہ نے اسی لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے سننا چاہتی ہو نا تو سنو!"

www.novelsclubb.com

مسز جہانگیر نے اپنا ماضی عالیہ کے سامنے رکھ دیا۔ عالیہ خاموشی سے سب کچھ سننے لگ گئی۔ جو انکشافات مسز جہانگیر نے کیے وہ سب کمرے کی

دیواروں نے ان دونوں کے درمیان میں ہی رہنے دیے۔ان دونوں کے علاؤہ ابھی کوئی بھی ان رازوں کا امین نہیں تھا۔

****

جائی یانہ اپنے بیڈ پر کتابیں کھولے بیٹھی تھی۔آج چھٹی کا دن ہونے کی وجہ سے اس نے اپنا سارا دن اپنی پڑھائی پر وقف کیا تھا۔وہ صبح آٹھ بجے سے پڑھائی کر رہی تھی۔دوپہر کے کھانے کے وقفے کے علاوہ وہ سارا وقت پڑھتی ہی رہی تھی۔اب وہ بس ایک آخری دفعہ اپنا سبق دہرا رہی تھی۔اس کے ساتھ والے بیڈ پر لیٹی جے ٹی سونے کے مزے لے رہی تھی۔اس کے دھیمے دھیمے خراٹے ماحول میں سستی پھیلا رہے تھے مگر جائی یانہ اپنی تمام توجہ پڑھائی ہی پر دینے کی کوشش کر رہی تھی۔

شام کے چھے بجے جا کر اس کا کام مکمل ہوا۔ وہ اپنی کتابیں بیگ میں رکھ کر اپنا بیڈ ٹھیک کرنے لگ گئی۔ تب ہی اسے زید کی کال آئی۔

"ہیلو!" بیڈ شیٹ ٹھیک کرتی اس نے موبائل کندھے سے کان پر لگایا۔

"ہیلو! آپ باہر آ سکتی ہیں؟" زید نے عجلت سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"کوئی ضروری کام ہے؟" جائیانہ نے پوچھا۔

"نہیں ضروری تو نہیں ہے میں آپ سے بس ملنا چاہتا ہوں۔"

"اچھا" بیڈ شیٹ ٹھیک کرنے کے بعد اس نے فون ہاتھ میں لے لیا اور سیدھی کھڑی ہوگئی۔

"میں آتی ہوں مگر تمہیں پندرہ منٹ انتظار کرنا پڑے گا میں اپنا حلیہ درست کر کے ہی کمرے سے باہر نکلوں گی۔"

www.novelsclubb.com

"نو پرابلم!

یوں تو صدیوں انتظار کر سکتے ہیں ہم

شرط یہ ہے منتظر ہم صرف تمہارے ہو!"

"ہو گیا؟! ایسا ٹھنڈا شعر سن کر تو غالب کی روح بھی تڑپ گئی ہو گی۔

میں اب فون رکھ رہی ہوں"

"اچھا!"

www.novelsclubb.com

تقریباً بیس منٹ بعد جائی یا نہ وٹینگ روم میں داخل ہوئی۔

"جلدی نہیں آگئی آپ، پندرہ منٹ کا کہہ کر کال رکھی تھی ویسے!"

وہ انتظار گاہ میں موجود کرسی پر سے کھڑا ہوتا جل کر بولا۔

"یوں تو صدیوں انتظار کرنے کی باتیں کر رہے تھے اور اب پانچ منٹ کی دیری پر عورتوں کی طرح طعنے دینے لگ گئے ہو۔" جائی یا نہ بھی اپنے نام کی ایک تھی۔

"دیکھ لیں اب آپ خود اپنے جینڈر کو طعنے باز کہہ رہی ہیں! میں نے کچھ نہیں کہا۔" زید نے دونوں ہاتھ اٹھاتے کہا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"تم۔۔۔!" اس سے پہلے جائی یانہ کوئی کرارا جواب دیتی زید نے اس کی بات کاٹ دی۔

"اچھا اچھا لڑائی جھگڑا چھوڑیں۔ دیکھیں میں آپ کے لیے کچھ لایا ہوں۔"

اس کے بعد وہ مڑا اور ایک بھرا ہوا شاپر جائی یانہ کی طرف بڑھایا۔

www.novelsclubb.com

"یہ کیا ہے؟" جائی یانہ نے کھولتے ہوئے پوچھا۔

"خود ہی دیکھ لیں!" اس نے آرام سے کہا۔

جائی یانہ کرسی پر بیٹھ گئی اور شاپر سے سامان باہر نکالنے لگ گئی۔اس نے دیکھا شاپر میں پونیاں، کیچر، کلپ، پنز، ہئیر بینڈ الغرض بالوں کی آرائش کے لیے طرح طرح کا سامان تھا۔وہ چیزیں تھیں تو پیاری مگر بچوں کے اوپر زیادہ اچھی لگتی تھی۔جائی یانہ جتنی عمر کی لڑکیوں کے لیے یہ چیزیں خاصی بچکانہ تھی۔

"کیسی لگی آپ کو؟" زید نے اشتیاق سے پوچھا۔

جائی یانہ نے پہلے سامان کو دیکھا اور پھر زید کو۔

www.novelsclubb.com

وہ چیزیں اس کی عمر جتنی لڑکیوں کے لیے حالانکہ نہیں تھی مگر وہ زید کو یہ بات بتا کر اداس نہیں کر سکتی تھی۔

"امم! اچھی ہے! بہت کلرفل ہے۔" واقعی میں ساری چیزیں ہی مختلف رنگوں میں رنگی ہوئی تھی۔

"اچھا مجھے لگا تھا آپ کو اچھی نہیں لگیں گی، اتوار بازار سے جو خریدی تھی میں نے۔ آپ تو شاپنگ مال سے خریدتی ہونگی یہ چیزیں۔ میں جوتے خرید رہا تھا تب مجھے یہ ٹھیلے سے ملیں۔ مجھے یہ بہت پیاری لگ رہی تھیں۔ اس لیے میں انہیں خرید لایا۔ مجھے لڑکیوں کے فیشن کے بارے میں پتہ نہیں ہے اس لیے مجھے نہیں پتہ یہ کیسی ہیں!"

"نہیں یہ بہت پیاری ہے۔ بہت کیوٹ!" اس دفعہ جائی یانہ نے دل سے تعریف کی تھی۔ بچوں جیسی ہی سہی، تھی تو یہ چیزیں پیاری ہی!

یہ بات سن کر زید کے لبوں پر مسکراہٹ ڈھل گئی۔ جائی یانہ کو وہ یوں مسکراتا ہوا بہت اچھا لگا تھا۔ بہت زیادہ!

"ہم لوگ باہر چلیں آؤٹنگ پر؟" زید کے پوچھنے پر جائی یانہ بولی۔

www.novelsclubb.com

"ایک دن میں اتنی فضول خرچی اچھی بات نہیں ہے!"

"اچھاناں! اب آپ ایسی باتیں کر کے میرا دل دکھا رہی ہیں!" زید نے نروٹھے انداز میں کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے۔ لیکن صرف ساڑھے سات بجے تک!"

"اوکے!" یہ کہہ کر زید اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے ساتھ لے کر جانے لگا۔

"ایک سیکنڈ رکو زید! مجھے یہ سامان تو کمرے میں رکھنے دو۔" جائی یانہ اس کی عجلت سے تنگ آگئی تھی۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اچھا ٹھیک ہے!"

جائی یا نہ وہ شاپر لے کر اوپر چلی گئی۔

****

کمرے کی دیواروں اور سنہری آنکھوں نے آج اس ادھیڑ عمر عورت کا ماضی سنا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ عورت اب بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی جب کہ عالیہ اس کے سامنے کھڑی تھی۔ مسز جہانگیر فرش کو جبکہ عالیہ مسز جہانگیر کو گھور رہی تھی۔

"اب جان گئی میں کیوں تمہارے گھر والوں کی دشمن ہوں؟"اس عورت نے چہرہ اٹھا کر اپنے سامنے کھڑی لڑکی سے پوچھا۔

"آپ کے ساتھ جو بھی ہوا غلط ہوا مگر ان سب میں ہمارا کوئی قصور نہیں تھا۔" عالیہ نے مضبوطی سے اپنا اور اپنے گھر والوں کا دفاع کیا۔

"تو تمہارے گھر کے فرد کو کیا ضرورت تھی میرے راستے میں آنے کی؟اس نے کیوں سالوں پہلے میری بچھائی بساط کو مجھ پر الٹ دیا تھا؟"

www.novelsclubb.com

مسز جہانگیر زخمی تاثر کے ساتھ عالیہ سے سوال کر رہی تھی۔عالیہ کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔اس نے تو خواب میں بھی نہیں سوچا تھا مسز جہانگیر سے اس کا اس قسم کا بھی کوئی رشتہ نکل سکتا ہے۔ان کا ذکر اس کے گھر کے بڑوں میں سے کسی کے بھی زبان سے نہیں پھسلا تھا۔سب کچھ واضح ہوتے ہوئے بھی پچیدہ تھا۔

"نہیں ہے نا تمہارے پاس کوئی جواب!"مسز جہانگیر نے اسے یوں سوچ میں ڈوبے دیکھ کر کہا۔"میں اس پورے قصے میں وکٹم تھی۔"

www.novelsclubb.com

"مسز جہانگیر! میں آپ کو کچھ کہہ نہیں سکتی ہوں کیونکہ میرے سمجھانے پر بھی آپ نہیں سمجھیں گی۔آپ نے اپنے دماغ میں خود وکٹم سمجھا ہوا

ہے اور ساری دنیا کو ولن! آپ اپنی خود ترسی سے باہر نکلیں تو آپ کو پتہ چلیں آپ کیا کچھ کر چکی ہیں!"

عالیہ نے بہت تاسف سے کہا۔ مسز جہانگیر نفی میں سر ہلاتے ہوئے کھڑی ہو گئیں۔

"تم سمجھ ہی نہیں سکتی ہو۔ تمہارے خاندان جیسے ظالم لوگوں کو کیا پتہ کسی دوسرے کا درد کیا ہوتا ہے!" یہ کہہ کر مسز جہانگیر کمرے سے باہر چلی گئیں جبکہ عالیہ اپنی جگہ پر کھڑی رہ گئی۔

www.novelsclubb.com

****

غروب ہوتے سورج کا منظر ہریالی سے بھرے اس پارک میں خاصا دلفریب لگ رہا تھا۔ پارک میں لوگوں کی آمد و رفت معمول سی ہی تھی۔ ایسے میں دو لوگ سبز گھاس کے اوپر چلتے دکھائی دیں گے۔ ان دونوں کا رخ ڈوبتے سورج کی جانب تھا۔

گھنگرالے بالوں والا لڑکا بار بار نگاہیں اپنے ساتھ چلتی سانولی رنگت والی لڑکی کی جانب کر رہا تھا اور کچھ کہنے کے لیے لب کھولتا پھر ایک بار پھر لب بند کر کے آگے کی جانب بڑھ جاتا۔

www.novelsclubb.com

سانولی رنگت والی لڑکی نے جامنی رنگ کی قمیض پر اسکن رنگ کی شلوار اور ڈوپٹہ پہنا ہوا تھا۔اس پر اس نے بالوں کو کھلا چھوڑ کر اسکن کلر کا ہی ہئیر بینڈ پہنا ہوا تھا۔

جب لڑکے کی یہ حرکت لڑکی نے محسوس کر لی تو اس نے پوچھا۔

"تم کچھ کہنا چاہتے ہو؟" اس کی نگاہیں ابھی بھی ڈھلتے سورج پر تھی۔

سورج کی ڈھلتی کرنیں ان دونوں کی بھوری آنکھوں میں ایک چمک ڈال رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"جی؟! ہاں وہ میں نے کہنا تھا۔" زید نے جھجھکتے ہوئے بولنا شروع کیا۔ "آپ پر یہ بینڈ بہت پیارا لگ رہا ہے۔"

جائی یانہ نے جیسے ہی زید کی تعریف سنی اس نے زید کی طرف دیکھا۔ زید نے چہرہ دوسری جانب کر لیا اور اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔

"تم شرما رہے ہو؟" جائی یانہ نے چلتے ہوئے چہرہ زید کے تھوڑے لا کر زید سے پوچھا۔ زید نے کچھ نہیں کہا مگر اس کے چہرے پر شرمانے والا تاثر اور واضح ہو گیا تھا۔ زید کی یہ حرکت دیکھ کر وہ بے اختیار ہنس دی۔

"سیریسلی! تعریف بھی تم نے کی ہے اور شرما بھی تم ہی رہے ہو۔

حالانکہ شرمانا تو مجھے چاہیے۔"

"اچھا بس آپ تو بات ہی کھینچ لیتی ہیں۔" زید کے چہرے سے سرخی

آہستہ آہستہ ہٹنے لگ گئی۔

اس کے بعد دونوں خاموشی سے چلتے رہے۔ جب وہ کچھ آگے پہنچ گئے

تو جائی یا نہ بولی۔

www.novelsclubb.com

"تمہارا ان ہیئر اکسیسریز کے لیے شکریہ!"

"میں یہ شکریہ اسی وقت قبول کروں گا جب آپ روزانہیں اپنے بالوں پر لگایا کریں گی۔" زید کے کہنے پر جائی یانہ نے اسے دیکھا۔

"ٹھیک ہے!" جائی یانہ کے لہجے سے صاف پتہ چلتا تھا اس کا ایسا کوئی پلان نہیں ہے۔

"وعدہ کریں مجھ سے آپ روزان پنوں، بینڈ اور دوسری چیزوں کو اپنے بالوں پر لگائیں گی۔" زید نے اپنا ہاتھ جائی یانہ کی جانب بڑھایا۔

www.novelsclubb.com

جائی یانہ کو بے اختیار ہنسی آ گئی۔

"ٹھیک ہے وعدہ!" جائی یانہ نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔

دونوں نے ایک ساتھ بندھے ہوئے ہاتھوں کو ہلایا۔اس کے بعد جائی یانہ نے نرمی سے اپنا ہاتھ زید کے ہاتھ سے ہٹایا۔

وہ دونوں دوبارہ چلنے لگ گئے۔جب سورج مکمل غروب ہو گیا اور اندھیرا چھانے لگ گیا تو دونوں پارک سے باہر نکل گئے۔

www.novelsclubb.com

پارک کے گیٹ کے بالکل ساتھ آئسکریم کی سائیکل لیے شخص کھڑا تھا۔زید نے جائی یانہ کو ایک منٹ کے لیے وہی رکنے کو کہا اور آئسکریم والے کے

پاس چلا گیا۔ جائی یانہ ناگواری سے زید کی اس حرکت کو دیکھتی رہی۔ کچھ دیر بعد زید دونوں ہاتھوں میں آئسکریم پکڑے اسی کی جانب بڑھ رہا تھا۔

"زید تم پاگل ہو گئے ہو۔" جب زید نے اسے آئسکریم پکڑائی تو جائی یانہ نے اسے ڈانٹا۔ "مجھے لگ رہا ہے اگلے کچھ دن تم نے فاقے کرنے ہیں۔"

"ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ میرے پاس ہزار روپے پڑے تھے جو میری بچت کے تھے۔ پانچ سو روپے کے میں نے اپنے جوتے خریدے، تین سو پچاس کی آپ کی جیولری اور باقی کے ڈیڑھ سو کی یہ آئسکریم! اس میں میرے روزانہ خرچ کے کوئی پیسے نہیں لگے ہیں۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

زید کی وضاحت پر جائی یانہ کا دل چاہا کچھ بولے مگر پھر وہ خود ہی خاموش ہو گئی۔

ان دونوں نے آئسکریم کھائی اور پھر بائیک پر بیٹھ کر جائی یانہ کے ہاسٹل کے جانب بڑھ گئے۔

کچھ لمحات بعد زید بائیک پر بیٹھا جائی یانہ کے ہاسٹل کے گیٹ کے عین سامنے تھا جبکہ جائی یانہ بائیک پر سے اٹھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"گڈ بائے!" زید نے کہا۔

"بائے بائے!" جائی یانہ نے جواب دیا اور جانے لگی۔اسی پل اسے زید کی آواز سنائی دی۔

"ایک بات ہمیشہ یاد رکھیے گا۔زید رحیم کے لیے جائی یانہ اشفاق بہت خاص ہے۔زید رحیم کے اگر بس میں ہو تو وہ لاکھوں کروڑوں روپے جائی یانہ اشفاق پر لٹا سکتا ہے۔وہ جیولری تو بس میری محبت کا چھوٹا سا نذرانہ ہے! اگر دنیا جہاں کے خزانے میرے پاس ہوتا تو انہیں بھی میں آپ پر وار دوں۔"

جائی یانہ نے مڑ کر زید کو دیکھا۔زید یونہی مسکرا رہا تھا۔اس نے جائی یانہ کو دیکھتے ہوئے ہی بائیک اسٹارٹ کی پھر نظریں سامنے سڑک پر کر کے بائیک سڑک پر دوڑا دی۔

جائی یانہ زید کو دور جاتا ہوا دیکھتی رہی۔ کیا زید ابھی کچھ دیر پہلے اظہارِ محبت کر کے گیا تھا؟

****

رات کے بارہ بجنے والے تھے مگر جائی یانہ کروٹیں بدلتے بدلتے نہیں تھک رہی تھی۔ اس کے ساتھ والا بیڈ ابھی خالی تھا۔ جے ٹی اس وقت کسی پارٹی میں گئی تھی۔ وہ سب کی نگاہوں سے بچ کر روی جے بننے جایا کرتی تھی۔ وہ جانے کیسے چوکیدار کو دھوکا دے جاتی تھی۔ وہ اکثر یہ بات سوچا کرتی تھی۔

www.novelsclubb.com

مگر اس وقت اسے جے ٹی کی کوئی پروا نہیں تھی ابھی تو اسے زید کی باتوں نے بے چین کیا ہوا تھا۔

اس کی یہ غلط فہمی کہ زید اس پر ترس کھا کر یہ سب کر رہا ہے وہ تو بہت پہلے ہی ختم ہو گئی تھی مگر اسے یہ نہیں پتہ تھا زید اس سے محبت کرتا ہے اور وہ بھی سچی والی!

اس نے خواب میں بھی نہیں سوچا تھا ایسا بھی کچھ ہو سکتا ہے۔

www.novelsclubb.com

"زید کیسا انسان ہے؟ کیا اس کے ساتھ رہا جا سکتا ہے؟" اس کے دماغ نے یہ سوال اٹھائے۔

جواب جاننے کے لیے اس نے اب ایک ایک کر کے زید کی خوبیاں گننا شروع کی۔زید ایک اچھا لڑکا تھا،وہ اس کی عزت کرتا تھا،اس کی ہر ضرورت کا دھیان رکھتا تھا،وہ اسے ہر وقت پروٹیکیٹ کرنا چاہتا تھا،وہ۔۔وہ!

جائی یانہ کے ذہن میں لاکھوں باتیں گردش کر رہی تھی۔وہ بمشکل ایک ایک فگر آؤٹ کر پارہی تھی۔اس کی کچھ خامیاں بھی اس کے سامنے تھی۔ جیسے وہ چاہتا تھا ہر چیز میں اس کی چلیں جیسے جب آفتاب والے معاملے میں وہ زید کو جب مس صبا کے بارے میں بتانے جارہی تھی اور اس نے اس کی بات نہیں سنی تھی تو وہ اکھڑ گیا تھا اور بھی چند ایک خامیاں تھیں مگر انہیں نظر انداز کیا جاسکتا تھا۔

اس نے دوسری کروٹ بدلی اور اب سوچا کیا وہ زید سے محبت کرتی ہے؟اس کا جواب اسے معلوم نہیں ہو پایا۔اسے زید اچھا لگتا تھا،زید کا یوں اس مشکل گھڑی میں اس کا ساتھ دینا اس کے دل میں اس کا مقام بڑھاتا تھا،جب زید زیادہ تھکا ہوا ہوتا تھا یا اس پر پیسے یوں خرچ کر رہا ہوتا تھا تو اسے فکر بھی ہوتی تھی۔

کیا یہ سب چیزیں ایسی تھی جن سے پتہ چلتا ہو اسے زید سے محبت تھی؟

اس نے ڈرامے فلموں میں جب بھی دیکھا تھا تو ان میں تو لڑکیوں کو محبت ہوتی تھی تو ان کی نیندیں اڑ جایا کرتی تھیں،وہ ہر وقت اپنے محبوب کے نام کی تسبیح پڑھتی رہتی تھیں اور اگر ان کا محبوب رات کو دن کہے گا تو وہ پاگلوں کی طرح اپنے محبوب کو صحیح ثابت کرنے لگ جاتی تھیں۔یہ سب کچھ اس کے ساتھ تو ہر گز نہیں ہوا تھا۔زید کی یادیں اسے بے چین نہیں کرتی تھی بلکہ سکون دیتی تھیں۔

www.novelsclubb.com

وہ کچھ دیر مزید اس بات کو سوچتی رہی پھر اس نے یہ سوال ملتوی کر دیا۔ وہ دوبارہ زید کے بارے میں سوچنے لگ گئی۔

کچھ دنوں پہلے اسے عیسیٰ جیسا شخص ملنے جا رہا تھا لیکن لمحوں میں ہی اللہ نے اسے زید سے نواز دیا جو اس کی قدر اور عزت دونوں کرتا تھا۔ جو اس سے محبت کرتا تھا۔

بھلے وہ زید سے محبت کرتی ہو یا نہیں مگر اس نے کچھ دیر بعد سوچ لیا اگر اس کے نصیب میں زید کے ساتھ ہوا تو وہ اس کی محبت اور عزت کی قدر ضرور کریں گی۔

****

ملاقات سے تین دن پہلے

عالیہ کا دماغ کل سے سن تھا۔ کیا کیا ہو گیا تھا اس کے خاندان میں جس کی اسے کبھی خبر ہی نہیں ہو پائی تھی۔ وہ ہمیشہ سوچتی تھی اس کے بابا زینب پھپھو سے کیوں اتنے اکھڑے رہتے ہیں۔ پہلے تو وہ مزاجاً یہ سب سمجھتی تھی مگر کہانی تو کچھ اور ہی تھی۔ زینب پھپھو شادی سے پہلے ایک لڑکے کے ساتھ چھت پر پکڑی گئی تھی۔ یہ اسے ناممکن سا لگتا تھا اور کہانی یہی پر ختم نہیں ہو رہی تھی۔ مسز جہانگیر کے مطابق زینب پھپھو کے ماضی میں اتنی زیادہ سیاہی ہو گی یہ اسے قطعاً معلوم نہیں تھی۔

پورے خاندان میں عمر انکل کی موت بھی بہت پر اسرار تھی۔اس نے پہلے کبھی ان باتوں پر غور نہیں کیا تھا مگر مسز جہانگیر کا سچ جان کر اسے سب سمجھ آ رہا تھا اور یہ بات تو کبھی کسی نے بتائی ہی نہیں تھی عمر انکل نے دو شادیاں کی تھیں۔ شاید زینب پھپھو اور عمر انکل نے یہ بات کسی کو نہیں بتائی ہو مگر زینب پھپھو نے یہ بات کیوں چھپائی ہو نگی۔عورتیں تو جب بھی شوہروں کی بے وفائی کا انکشاف سنتی ہیں آپے سے باہر ہو جاتی ہیں اور میکے آکر بیٹھ جاتی ہیں مگر زینب پھپھو نے تو کسی کو کانوں کان خبر نہ لگنے دی۔

www.novelsclubb.com

اس کے بڑوں کے ماضی میں بہت کچھ عجیب تھا۔بہت کچھ !

عالیہ نے مسز جہانگیر سے راز اسی لیے اگلوایا تھا تاکہ اس کے ذہن میں
موجود تمام الجھنے ختم ہو جائے مگر یہ الجھنیں ختم ہونے کی بجائے مزید بڑھتی چلی جا
رہی تھیں۔

وہ کس الجھن کو ختم کرے، جس الجھن کو ختم کرنے لیے وہ چنتی وہی
دوسری پہلیاں لیے سامنے کھڑی ہو جاتی تھیں!

عالیہ غائب دماغی سے کچھ دیر پہلے کمرے میں لائے گئے ناشتے کو
کھاتے ہوئے یہ سب سوچ رہی تھی۔

****

آج سورج پورے آب وتاب سے چمک رہا تھا۔ صبح کے دس بجے یونیورسٹی میں طلبہ کی تعداد معمول کے مطابق ہی تھی۔ ساری کلاسز معمول کے مطابق ہو رہی تھی۔ ایسے میں یونیورسٹی کے گراؤنڈ میں آؤ تو سانولی رنگت والی لڑکی گراؤنڈ میں آکر گھنگرالے بالوں والے لڑکے کو ڈھونڈ رہی تھی۔ اس نے آج بھی کل والے ہی کپڑے پہنے ہوئے تھے البتہ اس نے دو جامنی رنگ کی پنز سیدھی مانگ نکال کر دونوں طرف لگائی ہوئی تھیں۔ کچھ دور ڈھونڈنے کے بعد اس کی تلاش گراؤنڈ کے ایک کونے میں ختم ہوئی۔

www.novelsclubb.com

اسے دور سے ہی زید کے گھنگرالے بال دکھائی دیے۔ وہ گراؤنڈ کے کونے میں لگے درخت کے سایے میں بیٹھا ہوا تھا۔

جائی یانہ اسی سمت میں چلنے لگی۔ کچھ قریب آنے پر اسے زید کے ساتھ ایک لڑکی بیٹھی ہوئی دکھائی دیق۔ جائی یانہ ٹھٹھک کر رکی۔ زید اور وہ لڑکی دونوں باتیں کر رہے ہیں۔

جائی یانہ کے چہرے پر پھیلی مسکراہٹ ایک دم سمٹ گئی۔ ناگواری پورے چہرے پر پھیل گئی تھی۔ اب کی بار وہ پاؤں پٹخنے والے انداز میں چلنے لگ گئی۔ وہ دونوں نوٹس پکڑے ایک دوسرے سے بات کرنے میں مگن تھے۔ اس نے چلتے ہوئے زید کے ساتھ بیٹھی لڑکی کے چہرے کو غور سے دیکھا۔ وہ ایک دبلی پتلی، گندمی رنگت اور صاف نقوش والی لڑکی تھی۔ دور سے بھی اس کا میک اپ دکھائی دیتا تھا اور اس نے اپنے لمبے کالے بالوں کو اچھے سے تراشا ہوا تھا۔ اس کا لباس بھی تراش خراش والا تھا۔ وہ اس دور کی ماڈرن لڑکی کے تمام اصولوں پر پورا اتر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

جیسے ہی جائی یانہ ان دونوں کے سروں کے عین اوپر پہنچی زید نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔جائی یانہ کو دیکھ کر اس کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

"نور! دیکھو یہ میری بیوی جائی یانہ ہے اور جائی یانہ یہ ہماری ہی کلاس فیلو نور ہے۔"زید نے دونوں کا تعارف کروایا۔

"اسلام علیکم!"لڑکی نے بھی چہرا اٹھا کر جائی یانہ کو خوشدلی سے سلام کیا۔

www.novelsclubb.com

"وعلیکم السلام!" جائی یانہ نے قدرے ناگواری سے جواب دیا۔زید نے چونک کر جائی یانہ کو دیکھا۔جائی یانہ کے لہجے نے اسے چونکا دیا تھا۔

"کیا کر رہے ہو زید تم؟" وہ زید کے ساتھ بیٹھ گئی اور سامنے موجود لڑکی کو بالکل نظر انداز کرتے ہوئے زید سے پوچھا۔

"وہ نور کو مجھ سے کچھ سمجھنا تھا بس اسے کچھ پوائنٹس ہی سمجھا رہا ہوں۔" زید نے اسے پوری ڈیٹیل بتائی اور پھر سے نور کو سمجھانے میں مصروف ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

جائی یانہ خاموشی سے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی۔اس کی نظروں میں نور نامی اس مخلوق کے لیے صرف کاٹ تھی۔زید بڑے غور سے نور کو سمجھا رہا تھا۔سمجھاتے ہوئے وہ لاشعوری طور پر اپنے ہاتھوں کے اشاروں کا استعمال بھی کر رہا تھا جبکہ نور غور سے صرف زید کو دیکھ رہی تھی۔صاف ظاہر تھا اس لڑکی کا پڑھائی کی طرف کوئی دھیان نہیں تھا۔وہ بس زید کو ہی دیکھے جا رہی تھی۔جائی یانہ گھور کر اس لڑکی کو دیکھ رہی تھی۔کیا اسے شرم نہیں آ رہی تھی کسی شادی شدہ مرد کو اس کی بیوی کے سامنے ہی یوں دیکھیں۔اگر زید ابھی یہاں نہ ہوتا تو جائی یانہ اس لڑکی سے نپٹ بھی لیتی۔اسے یہ لڑکی پہلی ہی ملاقات میں بری لگنے لگ گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

کچھ لمحات بعد جیسے ہی کلاس کا ٹائم ہوا جائی یانہ کھڑی ہو گئی اور زید سے بولی۔

"کلاس کا ٹائم ہو گیا ہے! چلنا نہیں ہے تم نے؟" جائی یانہ کے کہنے پر زید نے بھی اپنی گھڑی میں وقت دیکھا اور اپنی کتابیں سمیٹتا ہوا کھڑا ہو گیا۔

"زید تم مجھے کچھ اور نوٹس بھی کلاس کے بعد دکھا دو گے۔"

اس سے پہلے زید کچھ بول پاتا جائی یانہ فوراً سے زید سے جتاتے لہجے میں بولی۔

"زید تمہیں یاد ہے ناکلاس کے بعد ہم دونوں نے کینٹین میں جا کر چائے پینی ہے۔"

www.novelsclubb.com

"کیا؟؟"زید نے حیرت سے جائی یانہ کو دیکھا۔جائی یانہ نے گھورتے ہوئے جب زید کو آنکھوں کے اشاروں سے سمجھانا چاہا تو وہ سمجھے بغیر بھی بات بنانے لگا۔"اوہ ہاں ہاں! میں بھول گیا تھا۔"

"اوہ یعنی تم بعد میں فارغ نہیں ہو گے۔"نور نے تاسف سے کہا۔

"ہاں میں تم سے معذرت کرتی ہوں مگر میرا شوہر تمہیں پڑھانے کے لیے کلاس کے بعد فارغ نہیں ہو گا۔"

www.novelsclubb.com

زید کو جائی یانہ کے منہ سے "میرا شوہر"سن کر جھٹکا لگ گیا۔

وہ تینوں یونہی باتیں کرتے ہوئے کلاس میں پہنچ گئے تھے۔زید ایک بنچ پر بیٹھ گیا۔جائی یانہ بھی اس کے ساتھ بینچ پر بیٹھنے لگی جب نور دوبارہ بولی۔

"سنیں آپ کیا پلیز کسی اور بینچ پر بیٹھ سکتی ہے؟وہ کیا ہے میں نے سوچا کلاس کے بعد تو زید مصروف ہوگا،اس لیے کلاس کے دوران ہی ان سے کچھ ضروری پوائنٹس سمجھ لوں!"

جائی یانہ کے ابرو اوپر کو اٹھے۔

www.novelsclubb.com

"سوری یہ میری جگہ ہے۔میں اپنی جگہ کسی کے لیے بھی نہیں چھوڑتی ہوں۔"جائی یانہ نے ایک ادا سے کہا۔

زید منہ پھاڑے یہ سب دیکھ رہا تھا۔جائی یانہ کو آخر ہو کیا گیا تھا۔زید نے گردن موڑ کر اپنے پیچھے بیٹھی نائلہ کی طرف دیکھا جو اسی کی طرح منہ پھاڑے زید کو دیکھ رہی تھی۔زید نے مدد طلب نگاہوں سے نائلہ کو دیکھا۔اس نے سر ہلا کر نور سے کہا۔

"سنیں آپ میرے ساتھ بیٹھ جائیں۔میں آپ کو سمجھا دوں گی جو آپ نے سمجھنا ہے۔"

www.novelsclubb.com

"لو مسئلہ ہی حل ہو گیا۔تمہارا شکریہ نائلہ!"نائلہ کی بات سنتے ہی جائی یانہ دھڑام سے بینچ پر بیٹھ گئی۔۔

نورا ابھی بھی اپنی جگہ کھڑی تھی اور جائی یانہ کو اب کچھ سخت نظروں سے گھور رہی تھی۔

"آپ کی مدد کا شکریہ مگر میں زید سے ہی سمجھوں گی۔" نور نے چبا چبا کر جائی یانہ کو باور کروایا۔

"میرے خیال سے انسان کو اپنا ٹاپک سمجھنے سے غرض ہونی چاہیے، سمجھانے والے سے نہیں!"

www.novelsclubb.com

لڑکی اب کی بار غصے میں کوئی جواب دینے ہی لگی تھی جب پروفیسر کلاس میں داخل ہو گئے۔ نور نے کاٹ دار نظروں سے جائی یانہ کو دیکھا اور پیچھے کسی بینچ پر بیٹھنے کے لیے چلی گئی۔

زید ابھی بھی حیرت سے جائی یانہ کی طرف دیکھ رہا تھا جو زید کی طرف کوئی توجہ کیے بغیر پروفیسر کی باتیں غور سے سن رہی تھی یا غور سے سننے کی کوشش کر رہی تھی۔

****

"کیا! امی جان کی طبیعت خراب ہے!"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

زینب کے گھر سے ہوتے ہوئے اب اگر ہم سیدھا نمرہ کے کمرے میں آئے تو وہ کال پر بات کرتی ہوئی خاصی مضطرب دکھائی دے رہی تھی۔

"ہوا کیا ہے انہیں؟"

"پتہ نہیں کل تک تو ٹھیک تھی جب سے عالیہ کے کمرے سے نکلی ہے، عجیب سی کیفیت میں ہے۔ مجھے اور ملازموں کو کمرے میں آنے سے بھی منع کر دیا ہے۔" دوسری طرف سے مردانہ آواز گونجی۔

"اوہ نہیں! تم کہو تو میں ان سے ملنے آؤں۔" نمرہ نے فکر مندی سے کہا۔

"نہیں تمہیں آنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم جس علاقے میں رہتے ہیں وہ خاصا پسماندہ ہے۔ اگر تم بار بار یہاں آؤ گی اور کسی جاننے والے نے تمہیں دیکھ لیا تو تمہارے لیے مسئلہ ہو جائے گا۔ تم بہانہ کیا لگاؤ گی کہ تم یہاں کرنے کیا آئی ہو!" آریان کی بات میں وزن تھا۔

"تم لوگوں نے اس کچی اور غربت زدہ بستی میں مکان ہی کیوں لیا ہوا ہے۔ کسی ایلیٹ کلاس علاقے میں شفٹ ہو جاؤ، تاکہ میں بآسانی بہانے بنا سکوں اگر پکڑی بھی جاؤں تو!"

"میرا بھی یہی خیال ہے مگر امی جان کو تو تم جانتی ہو ناوہ کہاں مانتی ہیں؟"

"تم صحیح کہہ رہے ہو۔ پتہ نہیں امی جان اس جگہ میں کیوں چھپی بیٹھی ہیں۔ مانا وہ گھر ان کے مرحوم شوہر نے ان کے لیے بنایا تھا مگر یہ بھی تو دیکھے وہاں کتنی گندگی ہے۔ ان جھونپڑیوں اور جھگیوں میں رہنے والے لوگوں خاص طور پر ان کے بچے، جو تقریباً بے لباس ہوتے ہے، کو دیکھ کر میرا تو دل بھی خراب ہوتا ہے۔ جہاں گند کا ڈھیر دیکھا وہاں یہ بچے بیٹھ کر کھانا کھا رہے ہوتے ہیں۔"

نمرہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"خیر اب ایسی بھی بات نہیں ہے۔ تم اچھے علاقے میں پلی بڑھی ہو اس لیے تمہیں ایسا لگتا ہے۔ میرا سارا بچپن اسی گھر میں گزرا ہے اس لیے مجھے اس ماحول سے اس قدر کراہیت نہیں ہوتی ہے۔"

"خیر جو بھی ہے، تم امی جان کا خیال رکھنا اور عالیہ کا بھی! امی جان تو ابھی بیمار ہے اب تمہیں اس پر ڈبل نگرانی رکھنی ہو گی۔" نمرہ نے موضوع بدلتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"تم بھول رہی ہو امی جان بھلے بیمار ہو مگر عالیہ رہ رہی اسی چھت کے نیچے ہے جدھر امی جان ہے۔" آریان نے اسے جتاتے انداز میں کچھ یاد دلایا۔

"ہم میں جانتی ہوں امی جان کے ہوتے ہوئے وہ اس کمرے کے باہر ایک قدم بھی نہیں نکال سکتی ہے مگر پھر بھی، تم خیال رکھنا!"

کچھ دیر اور بات کرکے نمرہ نے کال رکھ دی۔ نمرہ کے کال رکھتے ہی عزاہ اندر آئی۔

"کیا ہے اب تمہیں؟" نمرہ نے اکتاہٹ سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"وہ شایان کو پلے کے بارے میں میں نے بتایا تھا وہ اسی کے بارے میں تمہارے متعلق پوچھ رہے تھے۔"

"کیا پوچھ رہا تھا اب میرا بھائی؟"نمرہ کے لہجے میں بیزاری ہی بیزاری تھی۔وہ اب بیڈ پر بیٹھ گئی تھی۔

"وہ پوچھ رہے تھے تم جاؤ گی یا نہیں؟"

نمرہ نے اپنی آنکھیں ناگواری سے گھمائی۔

www.novelsclubb.com

"ایک تو میرا بھائی بھی ناں،شوق ہے اسے میرے معاملات میں دخل دینے کا۔اسے کہہ دینا میں نے بھی منع کر دیا ہے کیونکہ تم بھی نہیں جا رہی ہو۔ اکیلی جانے کا فائدہ!"

عزاہ نے سر ہلایا اور کمرے سے باہر چلی گئی۔ جاتے جاتے اس کی آنکھوں میں یکدم ایک تاثر ابھرا جو دیکھنے والا ابھی سمجھ نہیں سکتا تھا۔

****

جائیانہ کینٹین میں بیٹھی خاموشی سے چائے کے گھونٹ بھر رہی تھی جبکہ زید ابھی بھی اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ جب جائیانہ زید کے یوں دیکھنے سے تنگ آگئی تو اس نے پوچھ ہی لیا۔

"تم مجھے ایسے کیوں دیکھ رہے ہو؟"

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

جائی یانہ کے پوچھنے پر زید بولا۔

"دیکھ رہا ہوں کیا یہ کچھ دیر پہلے والی ہی جائی یانہ ہے!"

"کیوں کچھ دیر پہلے میرے سر پر سینگ نکلے ہوئے تھے؟"

جائی یانہ جانتی تھی زید کا اشارہ کس طرف تھا مگر اب وہ اس بارے میں بات نہیں کرنا چاہتی تھی۔ نور سے اتنی بد تمیزی کر لینے کے بعد اب اس کے دل میں بھی گلٹ تھا۔ اسے کیا ضرورت تھی اس بیچاری سے یوں بات کرنے کی۔

www.novelsclubb.com

"سینگ نکلے ہو یا نہیں! لیکن یہ بات کنفرم ہے کچھ دیر پہلے آپ کسی اور ہی روپ میں تھی جس میں میں نے آپ کو پہلی دفعہ دیکھا ہے۔" زید نے تبصرہ کیا۔

جائی یانہ نے زید کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا اور خاموشی سے چائے پیتی رہی۔

"کیا آپ پہلے بھی نور سے کہیں مل چکی ہے؟" زید نے کچھ دیر بعد اسے سوال کیا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں تو! میں تو اس سے پہلی بار ملی ہوں اور تم ہی نے ہم دونوں کا تعارف کروایا تھا۔"

"اچھا!" زید سر کھجانے لگ گیا۔ "تو پھر آپ اس سے اتنا روڈ بی ہیو کیوں کر رہی تھی؟" جائی یانہ کو ایک دم سے آگ سی لگی۔ نور سے بد تمیزی کرنے کا پچھتاوا ایک دم دب گیا۔

"میں تو اس سے کوئی روڈ بی ہیو نہیں کر رہی تھی۔ کیوں تمہیں برا لگا میں نے تمہاری سہیلی سے کوئی بات کر لی تو؟"

"نہیں نہیں!" زید جائی یانہ کو بھڑکتا دیکھ کر فوراً سے ٹھنڈا کروانے لگا
گیا۔" مجھے کیا آپ کسی لڑکی سے بدتمیزی کریں یا پھر آپ اس کے بال ہی نوچ
لیں! ویسے وہ میری سہیلی نہیں ہے۔ایک عام سی کلاس فیلو ہی ہے۔"

"گڈ یہی تعلق رہنا چاہیے تم دونوں کے درمیان!"

جائی یانہ اس کے بعد سکون سے چائے کے گھونٹ پینے لگ گئی جبکہ زید
جائی یانہ کے رویے کا تجزیہ نکالنے بیٹھ گیا کچھ دیر بعد جو نتیجہ اس کے سامنے آیا وہ
بہت چونکا دینے والا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ایک سیکنڈ کہیں آپ نور سے جیلس تو نہیں ہے!" زید نہیں جانتا تھا اس نے یہ کہہ کر اپنے پاؤں پر کلہاڑی مار دی تھی۔

"میں کس لیے جیلس ہونے لگی اس چھوئی موئی سے؟" جائی یانہ نے تنک کر کہا۔

"اس لیے کیونکہ وہ مجھ سے بات کر رہی تھی۔" اب کی دفعہ زید نے کلہاڑی پر دوسرا پاؤں مارا تھا۔ جائی یانہ تو اب جیسے پوری طرح بھڑک گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"کیا مطلب ہے تمہارا! تمہیں لگتا ہے میں اس دو ٹکے کی فیشن کی دوکان سے جیلس ہو نگی وہ بھی بس اس لیے کیونکہ وہ میرے شوہر سے بات کر رہی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہے۔ تمہیں میں پاگل دکھائی دیتی ہوں۔ میں ایسی لڑکیوں کو اچھی طرح جانتی ہوں۔ ایسی لڑکیاں بس دوسروں کے شوہروں کو پھسانا جانتی ہے۔ جیلس تو اسے مجھ سے ہونا چاہیے کیونکہ میں تمہاری بیوی ہوں۔ تم سے لاکھوں عورتیں بات کریں گی مگر سب جانتے ہیں قانونی اور شرعی طور پر تم بس میرے ہی ہو۔"

جائی یانہ نے گرم گرم چائے اپنے حلق میں انڈیل دی اور سامان اٹھاتے ہوئے کسی قدر اونچی آواز میں بولی۔

"اگر اتنا ہی اس فیشن کے ہینگر سے ملنے کا شوق ہے تو جاؤ اسی سے ملو اور آئیندہ کے بعد مجھے اپنی شکل نہ دکھانا۔ ورنہ میں تم پر اور اس لو کلاس کے فیشن پر تیزاب پھینک دوں گی۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

یہ کہہ کر جائی یانہ پیر پٹختی ہوئی کینٹین سے چلی گئی۔ کینٹین میں موجود سب اسٹوڈنٹس نے پہلے غصے میں پیر پٹختی جاتی جائی یانہ کو دیکھا اور پھر کرسی پر بیٹھے زید کو۔

اس کے بعد سب لوگ سرگوشیوں میں بات کرنے لگے۔ یونیورسٹی میں اس طرح کپلز کی لڑائی معمول کی بات تھی مگر نوبیاہتا جوڑے کو یوں لڑتا دیکھنا ان سب کے لیے نیا تھا۔

www.novelsclubb.com

زید سب سے نظریں چرائے پوری توجہ سے چائے کے گھونٹ بھرنے لگا۔ اس کا چہرہ خفت کے مارے لال ہو رہا تھا۔

****

ایک بیڈروم میں اگر ہم داخل ہو تو اس کی دیواریں تصویروں سے بھری ہوئی تھیں۔ ہر طرف کسی نہ کسی کا چہرہ دکھائی دیتا تھا۔ کمرے کے درمیان میں ایک وسیع بیڈ تھا اور سجاوٹ کے لیے آرائشی سامان بھی موجود تھا۔ ان تصاویر میں سے ایک اشفاق، نوال اوران کی تینوں بیٹیوں کی فیملی پکچر تھی۔ اس تصویر میں پیچھے غروب آفتاب کا منظر تھا اور ہر طرف ہریالی کا راج تھا۔ صاف پتہ چلتا تھا یہ تصویر کسی پکنک کی تھی۔ اس میں موجود اشفاق کا خاندان ہنستا مسکراتا دکھائی دیتا تھا۔

اس تصویر کے سامنے کھڑی مسز جہانگیر سپاٹ نظروں اور تلخ
مسکراہٹ کے ساتھ ان سب کے مسکراتے ہوئے چہروں کو دیکھ رہی تھی۔

"ایک وقت تھا اشفاق تم نے مجھ سے میری دوست چھینی تھی اور
اب دیکھو میں نے تم سے تمہاری جان سے پیاری چیز تمہاری عزت چھین لی ہے
مگر!"

مسز جہانگیر بولتے ہوئے لمحے بھر کے لیے رکیں۔

www.novelsclubb.com

"معاملہ یہی پر نہیں رکا ہے۔ابھی تو تم اپنی بیٹیوں کی وجہ سے بے
عزت ہوئے ہو ابھی خود اپنی وجہ سے تمہارا بدنام ہونا باقی ہے۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ان کی نظریں اشفاق پر ٹھہری ہوئی تھیں۔ کچھ دیر بعد دروازے پر ہونے والی دستک نے مسز جہانگیر کی نظریں تصویر سے ہٹائی۔

"آجاؤ!" مسز جہانگیر نے بند دروازے کی طرف مڑ کر کہا۔ باہر کھڑا شخص اجازت ملتے ہی اندر آگیا۔ مسز جہانگیر نے اپنے سامنے اپنے اس بیٹے کو دیکھا جوان کا خاصا فرمان بردار تھا جس کا حسن بالکل اپنے باپ پر گیا تھا۔ وہ دونوں باپ بیٹا لفظ مردانہ حسن کی منہ بولتی تصویر تھے۔ مسز جہانگیر چلتی ہوئے ایک سنگل صوفے پر بیٹھ گئیں۔

www.novelsclubb.com

"امی جان بلایا؟" آریان نے پوچھا۔

"ہاں تمہیں بلایا تھا میں نے۔میں نے پوچھنا تھا کل کا جو پلان سیٹ کیا ہوا ہے اس کی پوری تیاری ہو گئی ہے نا؟"

"جی امی جان ہر مہرہ اپنی مقررہ جگہ پر ہے کل کا دن اشفاق پر بہت بھاری گزرے گا۔مجھے تو لگتا ہے کل کی بے عزتی اس کی جان ہی نکال دے گی۔"

"نہیں نہیں آریان!" مسز جہانگیر کا چہرہ اور انگلی دونوں نفی میں ہلیں۔"میں نہیں چاہتی اشفاق اتنی آسانی سے مر جائے۔اسے بھی تو ذلت محسوس ہونی چاہیے نا جو مجھے ہوئی تھی۔اس نے بھی میرا میری دوست سے اعتماد توڑا تھا۔ میں بھی اس کا خود پر سے اعتماد تڑوانا چاہتی ہوں۔وہ سمجھتا ہے نا وہ عزتوں کا خدا ہے

www.novelsclubb.com

میں چاہتی ہوں اس کا غرور ٹوٹ جائے اور اس قدر ٹوٹے کہ وہ موت مانگے مگر اسے موت نصیب نہ ہو۔"

اپنی ماں کی بات سن کر آریان نے جھجھکتے ہوئے کہا۔" ویسے امی جان اشفاق کا اتنا کوئی قصور نہیں ہے جتنا آپ کی اپنی دوست کا تھا۔ آپ۔۔"

"آج مجھے جانے کیوں تمہارے باپ جہانگیر کی ایک بار پھر یاد آئی ہے۔" مسز جہانگیر نے نرمی سے آریان کی بات کاٹی۔ یہ بات سننے میں موقع محل سے الگ لگتی تھی مگر آریان کے لیے بالکل بھی نہیں تھی۔ پل بھر میں اس کا چہرہ تاریک ہو گیا تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"کتنا اچھا، ویل مینرڈ انسان تھا۔ میری زندگی میں آکر اس نے کیا کیا نہیں کیا۔ میرا پیارا شوہر!"

"آہ! لیکن بیچارہ چھوٹی عمر لے کر آیا یا پھر اس کی عمر۔۔۔"

اس سے پہلے مسز جہانگیر کچھ اور کہہ پاتی آریان عجلت میں بولا۔

"امی جان آپ کا کام ہو جائے گا۔" یہ کہہ کر وہ جلدی سے کمرے سے باہر نکل آیا۔

www.novelsclubb.com

مسز جہانگیر صوفے کی پشت پر سر رکھ کر بیٹھ گئی اور آنکھیں موند لیں۔ بہت سے راز اس گھر کی دیواروں میں پوشیدہ تھے۔

****

ملاقات سے دو دن پہلے

سورج اپنے عروج سے زوال کی جانب گامزن تھا۔اسلام آباد کے اس علاقے میں ہر طرف بلند اور پر وقار عمارتیں کھڑی دکھائی دیتی تھیں۔ٹریفک اس جگہ معمول کے مطابق زیادہ تھی۔یہاں پر بڑے بڑے بزنس مینز اپنے دفتر کھولے بیٹھے تھے۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ان ہی عمارت میں سے ایک عمارت جس کی سامنے کی دیوار کھڑکیوں سے ڈھکی ہوئی تھی ہماری کہانی کا حصہ بننے جا رہی ہے۔

اب اگر اس عمارت میں داخل ہو کر سیدھا اس کمپنی کے باس کے آفس میں جائیں تو اس وقت آپ کو راکنگ چیئر پر ایک تھکا ہارا ادھیڑ مرد دکھائی دے گا۔ آفس کا مختصر سا دورہ کرواؤں تو اس کی دیواریں اور فرش سفید رنگ کی تھی۔ اس کی ایک جانب گلاس وال بھی تھی جو باہر کا منظر بھی آپ کے سامنے پیش کرتی تھی۔ اس دفتر میں استعمال کیے لائٹ کلرز اور اس میں موجود پر تعیش سامان اور دفتری سجاوٹ اس دفتر کو پرکشش بناتا تھا۔ اس آدمی کا کوٹ اس کی چیئر کے پیچھے لٹکا ہوا تھا۔ وہ اپنا سر پکڑے افسوس کے ساتھ بیٹھا تھا۔ اس کی ٹائی کی ناٹ بھی ڈھیلی ہو گئی تھی۔ وہ اشفاق صاحب تھے۔

وہ سر پکڑے اداس و پریشان سے بیٹھے تھے جب ماضی کا منظر ان کی نظروں کے سامنے لہرایا۔

(یہ عزاہ کی شادی سے بھی پہلے کی بات ہے۔اشفاق اسی راکنگ چیئر پر بیٹھے اپنے ایک کلائنٹ سے بات کر رہے تھے۔ان کے چہرے پر غیر آرام دہ تاثر تھا۔

"آپ اس طرح کیسے کر سکتے ہیں؟آپ کا آرڈر بالکل تیار ہے۔اب آپ کہہ رہے ہیں آپ آرڈر کینسل کر رہے ہیں۔ایسے کیسے ہو سکتا ہے؟"اشفاق بار بار اپنا ضبط کھوتے جا رہے تھے۔

"پلیز سر میرے باس نے یہی حکم دیا ہے کہ آپ کو بتا دوں ہم اپنا آرڈر کینسل کروارہے ہیں۔ معاہدے سے بھی یہی طے پایا تھا ہمیں مکمل آزادی ہو گی ہم جب چاہے اپنا آرڈر کینسل کروا سکتے ہیں۔" زنانہ مشینی آواز اشفاق کے کانوں سے ٹکرائی اور اگلے ہی لمحے کال کاٹ دی گئی۔

اشفاق سر پکڑ کر بیٹھ گئے۔ یہ بہت بڑا نقصان تھا مگر نا قابلِ تلافی فی الحال نہیں تھا۔)

www.novelsclubb.com

اب ایک اور منظر اشفاق کے سامنے لہرایا۔

(اس دن کے بعد سے آرڈرز لگاتا کینسل ہو رہے تھے۔مال بنانے میں جتنا سرمایہ خرچ ہو رہا تھا،اس کی وصولی ملنے کا کہیں سے کوئی امکان نہیں تھا۔کلائنٹس آنے کی بجائے جا رہے تھے۔اشفاق اسی فکر میں راکنگ چیئر پر بیٹھے سر میز پر رکھے ہوئے تھے اسی وقت ان کا ایک امپلائی ہاتھ میں فائلز لیے آگیا۔اشفاق نے اپنا سر اٹھایا۔

"سر یہ اکاؤنٹس کی فائلز ہیں جو آپ نے مجھے لانے کو کہا تھا۔"گلابی رنگ کی شرٹ پر پر بلیک پینٹ پہنا یہ نوجوان شخص مؤدب انداز میں اشفاق کی میز کی دوسری جانب کھڑا تھا۔

"اچھا جاؤ!"اشفاق نے بے چینی سے فائل پکڑی۔

www.novelsclubb.com

فائلز میں نمبرز اور ان کی ڈیٹیلز دیکھ کر اشفاق سر پکڑ کر بیٹھ گئے۔

"اوہ گاڈ یعنی اب مجھے بینک سے لون لینا ہی پڑے گا۔" اشفاق کو بینک سے قرضہ لینا بالکل بھی اچھا نہیں لگتا تھا مگر کمپنی کے حالات بتا رہے تھے کہ انہیں ایک بہت بڑے اور اچھے قرضے کی سخت ضرورت ہے۔ ایمپلائز کی سیلری بھی رکی ہوئی تھی۔ اگر تھوڑی سی بھی تاخیر کی تو ان کے ماتحت ان کے منہ کو آجائے گے۔

اشفاق نے بے بسی سے فائل کو دیکھا پھر ساتھ پڑے سفید انٹر کام کو اٹھا کر بولیں۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"فائنینس ڈیپارٹمنٹ کے تمام ممبران کو بلاؤ۔یہ ایک ارجنٹ میٹینگ ہے۔" خاصے پروفیشنل اور رعب دار لہجے میں اشفاق بولیں۔

اتنا کہہ کر انہوں نے انٹر کام کا رسیور رکھ دیا اور پریشانی سے دوبارہ سر پکڑ لیا۔اب کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔انہیں سب کو اپنا فیصلہ بتانا ہی تھا کہ وہ لون لینے والے ہیں۔)

حال میں واپس آؤ تو اشفاق ابھی بھی پریشان ہی تھے۔انہوں نے لون لے تو لیا تھا مگر کمپنی ابھی بھی سنبھل نہیں پائی تھی۔مارکیٹ میں ان کی کمپنی کی ساکھ بری طرح خراب ہوئی ہوئی تھی۔ابھی کچھ ہی دیر پہلے انہیں پتہ چلا تھا کارخانے میں موجود مشینیں خراب ہو گئی ہیں اور مرمت مانگ رہی ہیں۔اس نئے خرچے کو برداشت کرنا اشفاق کی استطاعت سے باہر تھا۔

جانے کیا ہو گیا تھا کہ جو کمپنی سالوں سے اچھے سے کام کر رہی تھی اس پر ایک دم زوال آگیا تھا۔ ابھی وہ مشینوں کی مرمت کے لیے ہی کمپنی کے اخراجات اور آمدنی کا جائزہ کر رہے تھے۔

ایک دم سے کوئی بھاگتا ہوا اندر آیا۔

"سر! سر! بینک والے آئیں ہیں۔ ساتھ پولیس والوں کو بھی لے کر آئے ہیں۔" اس شخص نے ہانپتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

پولیس کا نام سن کر تو اشفاق کے چودہ طبق روشن ہو گئے۔

"کیا کہہ رہے ہو؟ وہ لوگ کیوں آئے ہے اس مہینے کا انٹرسٹ تو ہم نے انہیں پے کر دیا تھا نا؟"

وہ کھڑے ہو گئے اور تیز تیز قدم اٹھاتے سیڑھیوں سے اترتے ہوئے نچلی منزل جانے لگے۔ان کے ذہن میں اب ہر برا خیال گھر بنا رہا تھا۔

نچلی منزل پر انہیں بینک کے چند نمائیندے اور تین چار تھانے دار دکھائی دیے۔

www.novelsclubb.com

"آپ پولیس کیوں لے کر آئے ہیں۔معاہدے کے مطابق ہم نے آپ کو انٹرسٹ پے کر تو دیا تھا ناں!"اشفاق نے ایک اکھڑے خشک مرد سے کہا جس کی ناک خاصی خمدار تھی۔

"ہم معذرت خواہ ہے لیکن ہمیں آپ کی طرف سے کوئی پیمنٹ نہیں ملی،اشفاق صاحب!"اس آدمی نے مشینی انداز میں کہا۔

"کیا کہہ رہے ہیں آپ!ہماری کمپنی نے خود آپ کو پے کیا ہے!"

اشفاق نے خاصے تندہی لہجے میں کہا۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اسی وقت فائنینس ڈیپارٹمنٹ کے ایک ملازم نے ان کے کان میں آکر کہا۔

"سر یہ صحیح کہہ رہے ہیں۔ ہم نے واقعی میں انہیں انٹرسٹ نہیں پے کیا ہے۔"

"کیا مطلب کیوں نہیں کیا ہے۔ میں نے تو خود ارشد کو کہا تھا وہ ہر مہینے انٹرسٹ پے کرتا رہے۔" اشفاق نے اسی ملازم کو آڑے ہاتھوں لیا۔ وہ اپنے مینیجر ارشد کو اس بارے میں بہت پہلے ہی آرڈر دے چکے تھے۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"سر مجھے آپ کو پہلے ہی بتا دینا چاہیے تھا مگر ارشد صاحب نے منع کر دیا۔ جو رقم آپ نے بینک میں جمع کروانے کے لیے انہیں دیتے تھے۔ اس میں سے کثیر تعداد وہ خود رکھ لیتے تھے۔ انہوں نے جعلی رسید بنا کر ہی آپ کو دکھائی تھی کہ بینک کا انٹرسٹ جمع ہو گیا ہے حالانکہ ایسا بالکل بھی نہیں تھا۔"

اشفاق کو آج پہلی بار پتہ چلا تھا پیروں تلے زمین کھینچنا کیسا ہوتا ہے۔ انہیں سچ پتہ چلا بھی تو کب جب بینک کے نمائندے ان کے سامنے کھڑے رقم کا مطالبہ کر رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"ارشد ہے کہاں؟" اشفاق یہ بات پہلے ہی جانتے تھے اب ارشد سے ان کا سامنا ناممکن ہی ہے پھر بھی پوچھ بیٹھے۔

"سر ارشد صاحب تو ابھی کچھ دیر پہلے ہی نکلیں ہیں۔" ریسپشن پر کھڑی کونے والی لڑکی نے انہیں بتایا۔

بینک کے نمائندے بغیر کسی تاثر کے یہ سب دیکھ رہے تھے۔ یہ سب ان کے لے معمولات کا ہی حصہ تھا۔ قرضے یا سود کی مانگنے پر انہوں نے اس سے بھی بدتر حالات میں بندے کو کھڑا دیکھا تھا۔

خمدار ناک والا وہ شخص بولا۔

www.novelsclubb.com

"سر! کیونکہ آپ کی کمپنی کے حالات جب آپ نے ہم سے قرض لیا تھا اس وقت خراب تھے۔اس لیے ہم نے اپنی پالیسی کے تحت آپ کے قرضے پر سخت شرائط رکھی تھی۔اگر آپ نے ہمارے قرضے کا پرافٹ صحیح طرح سے نہیں دیا۔ہم نے آپ کو وارننگ لیٹر بھی بھیجا لیکن شاید آپ نے اسے سنجیدہ نہیں لیا۔ اس لیے اب معاہدے کے مطابق ہم آپ کی کمپنی ضبط کر رہے ہیں۔"

یہ کہنے کے بعد بینک کے لوگوں نے پولیس والوں کی مدد سے کمپنی کو عارضی طور پر بند کرنے لگ گئے۔اشفاق کو زمین آسمان ہلتا محسوس ہوا۔آج انہیں پتہ چلا تھا کہ بیچ چوراہے میں ذلیل ہونا کیا ہوتا ہے۔جو شخص ہمیشہ دوسروں کو تماشا بناتا آیا تھا آج خود اپنی برسوں بنائی کمپنی سے دھکے کھانے جا رہا تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ایک دم سے اشفاق کے بائیں جانب شدید درد کی لہر گزری۔اس ایک لہر نے ہی اشفاق کے جسم کی جان نکال دی تھی۔اشفاق کو اپنا آپ گھٹنوں کے بل نیچے گرتا محسوس ہوا اور پنا دایاں ہاتھ بائیں جانب سینے پر زور سے لگا لیا۔لوگ بھاگتے ہوئے ان کے پاس آرہے تھے اور ان سے کچھ پوچھ رہے تھے۔وہ آوازیں اشفاق کو گڈ مڈ ہوتی محسوس ہو رہی تھی۔اشفاق کی آنکھوں پر اندھیرا چھا رہا تھا۔ سامنے کا منظر دھندلا ہوتا ہوا مکمل تاریک ہو گیا۔

****

www.novelsclubb.com

نیلے آسمان میں سورج اب مغرب کی جانب غروب ہونے کو رواں دواں تھا۔سب کچھ معمول کے مطابق تھا۔کچھ بھی نہیں بدلا تھا مگر ٹیوشن سینٹر سے باہر نکلتی جائی یانہ کو آج کا دن معمولی نہیں لگا تھا حالانکہ آج جو کچھ بھی ہوا وہ غیر معمولی نہیں تھا۔بس آج صبح اٹھتے ساتھ ہی جائی کے سر میں درد ہونے لگ گیا تھا۔اسی سر درد کی وجہ سے آج اس نے یونیورسٹی سے آف لیا اور ہاسٹل کے بیڈ پر لیٹی آرام کرتی رہی۔

دوپہر کو وہ اپنا دل بہلانے ٹیوشن سینٹر میں پڑھانے آگئی تھی اور اب وہ پڑھا کر واپس ہاسٹل جا رہی تھی۔سارے دن میں کوئی ایسی خاص بات نہیں تھی مگر پھر بھی جائی یانہ کو گھبراہٹ ہو رہی تھی۔جانے کیوں اندیشے جنم لے رہے تھے۔جیسے کچھ بہت غلط ہونے والا ہو یا ہو چکا ہو۔

وہ فٹ پاتھ پر آرام سے چل رہی تھی جب اتنے میں بائیک سوار اس کے پاس رکا۔وہ سوچوں میں اتنا گم تھی کہ بائیک کو اپنے پاس رکتا دیکھ کر وہ ڈر گئی اور دو قدم پیچھے ہوئی۔اس کی نگاہ جیسے ہی بائیک سوار کے چہرے پر گئی وہ سنبھل گئی۔

زید اس کی طرف دیکھے بغیر فوراً سے پریشانی میں بولنے لگا۔

"آپ صبح یونیورسٹی کیوں نہیں آئی؟میں بہت دیر تک ہاسٹل کے باہر آپ کا انتظار کرتا رہا۔جب آپ نہیں آئی تو مجھے لگا آپ کل والی بات پر ناراض ہیں اور خود ہی یونیورسٹی چلی گئی ہیں۔یونیورسٹی جا کر بھی آپ کو بہت ڈھونڈا لیکن آپ وہاں بھی نہیں ملی۔میں نے اور نائلہ نے آپ کو کال بھی کی لیکن کال آپ نے ہماری کال کا بھی کوئی جواب نہیں دیا۔آپ نائلہ کے گھر اس کے بھائی کے بچوں کو

پڑھانے بھی نہیں گئیں۔یونیورسٹی کے بعد ہاسٹل گیا تو پتہ چلا آپ کچھ ہی دیر پہلے ٹیوشن سینٹر کے لیے نکل گئی ہیں۔میں وہاں سے سیدھا ٹیوشن سینٹر پہنچا اور تب سے آپ کا انتظار کر رہا ہوں۔ابھی کچھ دیر پہلے آپ جیسے ہی نکلیں میں نے آپ کی طرف ہاتھ لہرایا مگر آپ میری طرف دیکھے بغیر ہی آگے چلتی رہی۔کیا کسی لڑکی سے بات کرنا میرا اتنا بڑا گناہ ہے کہ اب آپ مجھے اس طرح اتنا اگنور کریں گی۔"

زید جائی یانہ کے چہرے کے تاثرات کو جانچے بغیر اپنی رو میں بولے جا رہا تھا۔

"زید!!" جائی یانہ نے اسے روکنا چاہا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں آپ مجھے صفائی دینے کا موقع تو دیں۔قسم سے میں نے اسے اپنی بہن سمجھا تھا، ابھی بھی سمجھتا ہوں اور آئندہ بھی سمجھتا رہو گا بلکہ۔۔"

"زید!"

"میرے لیے اس دنیا میں موجود تمام لڑکیاں میری بہنیں ہیں سوائے آپ کے۔آپ کے علاوہ کسی کو سوچنا بھی اب سے میرے لیے گناہ ہے۔میں اب لڑکیوں سے سوفٹ کے فاصلوں پر رہوں گا۔اگر آپ کہیں تو"

زید!"اس دفعہ جائی یانہ نے اونچی آواز میں کہا تو زید کی چلتی زبان رکی۔

www.novelsclubb.com

"میں تم سے ناراض ہو کر تمہیں اگنور نہیں کر رہی ہوں۔میں نے واقعی میں تمہیں ٹیوشن سینٹر کے باہر نہیں دیکھا تھا اور صبح بھی میرے سر میں درد تھا اس لیے میں یونیورسٹی اور نائلہ کے گھر نہیں گئی۔میرے دل میں واقعی میں نور والی کوئی بات نہیں ہے بلکہ میں اپنے کل کے اوورری ایکشن پر خاصی شرمندہ ہوں۔"

جائی یانہ نے آخری بات میں خاصی شرمندگی سے اعتراف کیا مگر زید نے وہ آخری بات غور سے سنی ہی نہیں تھی۔

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا ہے آپ کو؟ مجھے کیوں نہیں بتایا؟ ایک سیکنڈ مجھے دیکھ لینے دیں۔" زید نے اپنا ہاتھ جائی یانہ کے ماتھے پر رکھا۔اس کے چہرے پر اب فکر مندی ہی فکر مندی تھی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"آپ کو تو بخار ہو رہا ہے۔" اس نے پریشانی سے کہا۔

"اتنا تیز نہیں ہو رہا ہے۔ میں ہاسٹل جا کر دوائی لے لوں گی اور سو جاؤں گی۔ کل تک سب صحیح ہو جائے گا۔" جائیانہ نے کہا۔

"لیکن!" زید دوبارہ کچھ کہتا جائیانہ نے اکتاتے ہوئے اس کی بات کاٹ دی۔

www.novelsclubb.com

"پلیز زید میں پہلے ہی بہت ڈسٹرب ہوں مجھے مزید تنگ نہ کرو۔"

"آخر ہوا کیا ہے؟ آپ کھل کر کچھ بتا کیوں نہیں رہی ہیں؟" زید نے بے چینی سے پوچھا۔

"مجھے خود نہیں پتہ کیا ہوا ہے۔" جائی یانہ یہ کہتے ہوئے فٹ پاتھ پر ہی بیٹھ گئی۔ زید نے جائی یانہ کو یوں بیٹھا دیکھا تو اپنی بائیک پر اسٹینڈ لگا کر خود بھی جائی یانہ کے ساتھ فٹ پاتھ پر بیٹھ گیا۔

ارد گرد جاتے لوگ انہیں عجیب نظروں سے دیکھ رہے تھے مگر ان دونوں نے کیا ساتھ کبھی ایسی نظروں کی پرواکی ہے؟ کچھ لمحات ان کے درمیان خاموشی سے گزرے۔ زید نے اس سے کچھ نہیں پوچھا بس فکرمندی سے جائی یانہ کے چہرے کو تکتا رہا جو دکھنے میں خاصا پریشان دکھائی دے رہا تھا۔ جائی یانہ نے تھوڑی دیر بعد ہارے ہوئے لہجے میں اپنی بات کہنا شروع کیا۔

"مجھے خود کچھ نہیں پتہ مجھے کیا ہوا ہے۔ عجیب و غریب وہم واندیشے دل میں سر اٹھا رہے ہیں۔ ایسا لگ رہا ہے کچھ غلط ہو گیا ہے۔ کچھ ایسا جو ناقابل تلافی ہے۔ میرا دل صبح سے مجھے وارن کر رہا تھا مگر اب ایسا لگ رہا ہے وہ وارننگ جو دی جا رہی تھی اب ہو چکی ہے۔ ایسا لگ رہا ہے میرے گھر والے کسی مشکل میں ہے۔ میں ان سے بات کرنا چاہتی ہوں مگر وہ لوگ تو مجھ سے رابطہ ہی نہیں رکھنا چاہتے ہیں۔ تم بتاؤ زید میں کیا کروں؟" آخری بات پر اس نے اپنی آنکھیں ہاتھوں سے چھپا لیں۔ وہ اپنی آنکھوں کی نمی زید کو نہیں دکھا سکتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"آپ زیادہ سوچ رہی ہے۔" زید نے اپنی جیب میں ہاتھ مارا اور کچھ ڈھونڈنے لگا۔

"ہاں میں بھی خود کو یہی کہہ کر تسلی دے رہی ہوں مگر اب یہ بھی کام نہیں کر پا رہی ہے۔ کچھ کام نہیں کر رہا، کچھ کام کر ہی نہیں سکتا ہے۔ وہ چیز ہو گی ہی۔ دل بار بار کہہ رہا ہے۔" اس نے نم اور رندھی آواز میں کہا۔

زید کچھ دیر تک جائی یانہ کو منہ چھپائے دیکھتا رہا۔ پھر اس نے نرمی سے جائی یانہ کی آنکھوں پر سے اس کے ہاتھ ہٹائے اور دوسرا ہاتھ بڑھا کر اسے ٹشو دیا۔

جائی یانہ کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھی اور رگڑنے کی وجہ سے نمی اور سرخی آنکھوں کے آس پاس بھی ہو رہی تھی۔ جائی یانہ نے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے ٹشو تھام لیا اور نمی صاف کرنے لگ گئی۔

"آپ نے خود کہا وہ چیز ہونی ہی ہے۔اگر اس چیز کو ہونا ہی ہے اور آپ اسے روک نہیں سکتی ہے تو خود کو اس کے لیے تیار کریں۔ایسے رو دھو کر پریشان ہو کر کچھ نہیں ہو گا بلکہ آپ خود کو حالات کا سامنا کرنے کے لیے مزید کمزور بنالیں گی۔"

زید اسے سمجھا رہا تھا اور وہ پلک جھپکے بغیر اسے دیکھ رہی تھی۔ایک فسوں سا ماحول میں طاری ہوتا دکھائی دے رہا تھا۔

"آپ اب تک حالات سے اچھی طرح نپٹتی آئی ہیں۔آپ کو اتنی محنت کی عادت نہیں تھی مگر دیکھیں آپ کس طرح اپنے لیے سروائیو کر رہی ہیں۔آپ کسی کے سامنے ہاتھ پھیلانا نہیں چاہتی، میرے سامنے بھی نہیں۔آپ کی خودداری، عزت نفس، مضبوط کردار، بہادری یہ سب آپ کی خوبیاں ہے۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

آپ کی پاورز! میں نے زندگی میں آپ جیسی عورت نہیں دیکھی ہے۔آپ کی یہ خوبیاں آپ کو تمام عورتوں سے ممتاز بناتی ہے۔"

"میرا دل مت بہلاؤ اگر میں اتنی اچھی ہوتی تو میری سگی خالہ اور عیسیٰ ہی مجھے بات بات پر تذلیل کا نشانہ نہ بناتے۔مجھے میری خامی کا بار بار احساس نہ دلاتے۔" جائی یانہ نے نم آواز میں کہا اور گیلی سانس کھینچی۔اس کی نظریں اب سڑک پر تھی۔اس وقت اسے کیا یاد آیا تھا! زید اس کو دیکھتے ہوئے مسکرایا۔

"عیسیٰ کبھی آپ کی قدر نہیں کر پایا اس لیے تو اسے آپ مل نہیں پائی۔عیسیٰ جیسے انسان کے ہاتھ میں اگر سونا بھی آجائے نہ تو وہ اپنی ناقدری سے اسے مٹی بنا سکتا ہے۔آپ کو تو کوئی بہت پیار اور کوئی بہت قدر کرنے والا ہی ڈیزرو کرتا ہے۔شاید صرف میں ہی آپ کو ڈیزرو کرتا ہوں کیونکہ مجھے آپ کی قیمت

معلوم ہے۔میں جانتا ہوں آپ انمول ہیں۔جب آپ میری زندگی میں نہیں تھی مجھے میری قسمت اچھی نہیں لگتی تھی مگر جب سے آپ ملی ہیں میں شکر ادا کرتا ہوں کہ میری تقدیر ایسی ہے۔ بھلا جس کی قسمت میں جائی یانہ لکھی گئی ہو وہ بد قسمت ہو سکتا ہے؟"

جائی یانہ نے سر اٹھا کر زید کو دیکھا۔دونوں کی بھوری آنکھیں ایک دوسرے سے جا ملیں تھیں۔

"آپ نعمت ہے۔کوئی آپ کو رو رو کر بھی مانگتا تو آپ اس کو نہیں مل سکتی تھی اور مجھے تو آپ پھر بن مانگے ملی ہیں۔میرا بخت واقعی میں بہت بلند ہے۔"

اس پل میں جانے ایسا کیا تھا دونوں مسحور ہو گئے تھے۔ دونوں ایک دوسرے کو دیکھتے رہے۔ کچھ دیر بعد جب دونوں کو ہوش آیا تو ایک ساتھ فٹ پاتھ پر سے اٹھے۔

"آئیں اپ کو ہاسٹل چھوڑ آؤں۔" زید فٹ پاتھ پر سے اٹھتا بولا۔ جائی یانہ بھی خاموشی سے اٹھ گئی۔ دونوں نے اس کے بعد کچھ نہیں بولا۔ بائیک سڑک پر خاموشی سے چلنے لگ گئی۔

****

www.novelsclubb.com

رات کے اندھیرے میں قبرستان لگتا اشفاق کا گھر آج کچھ زیادہ ہی ڈراؤنا لگتا تھا۔اس گھر کے لاؤنج میں موجود نوال ادھر ادھر چکر لگا رہی تھی اور بار بار گھڑی میں وقت دیکھ رہی تھیں۔

"آج اتنی دیر ہو گئی اشفاق ابھی تک گھر کیوں نہیں آئے ہیں؟"نوال خود کلامی کر رہی تھی۔

"انہیں ہمیشہ مجھے تنگ کرنا ضروری ہے۔جانے کیوں آج اتنا انتظار کروا رہے ہیں؟"نوال خود کلامی میں کہی اپنی بات پر خود ہی ٹھٹھکیں۔

www.novelsclubb.com

"انتظار کروا رہے ہیں!" نوال رک کر دوبارہ الفاظ دہرانے لگ گئیں۔ یہ الفاظ انہیں ماضی کا چھوٹا سا دورہ کروانے لے چلے۔

(" جانے کیوں وہ مجھے انتظار کروا رہا ہے؟"

اندھیری رات میں چھت کی منڈیر پر بیٹھی نوال بولی۔ وہ بار بار چھت کی دیواروں کو جھانک رہی تھی۔

کچھ دیر بعد ایک وجود چھت کی دیوار سے چھلانگ لگا کر چھت پر اترا۔ نوال جو کچھ دور تھی، آنے والے وجود کو دیکھ کر مسکرائی اور اس کے پاس آگئی۔

www.novelsclubb.com

"تم آ گئے! مجھے لگا تھا تم نہیں آؤ گے۔" نوال نے مسکراتے ہوئے اپنے سامنے کھڑے روفی کو دیکھا۔

"یہ چھوڑوں تم نے مجھے اس خط میں کیوں بلایا تھا؟ اور خط پھینکا بھی محلے میں اگر کوئی دیکھ لیتا تو؟"

روفی کی بات سن کر نوال نے جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

"میں نے یہ بہت احتیاط سے کیا ہے۔ کسی کو شک بھی نہیں گزرا ہو گا میں نے جان بوجھ کر ایک خط، جو بہ ظاہر کٹا پھٹا کاغذ دکھائی دیتا تھا، تمہارے سامنے پھینکا ہے۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اچھا تو پھر تم نے مجھے کیوں بلایا؟" روفی نے تنک کر کہا۔

نوال یہ بات سن کر تھوڑی دیر کے لیے خاموش رہی۔ وہ الفاظ ڈھونڈنے لگ گئی کہ کس طرح وہ روفی کو بتائے۔

"وہ میں نے تمہیں اکثر ادھر ادھر اداس بیٹھے دیکھا ہے۔ مجھے تمہارا یوں اداس ہونا اچھا نہیں لگ رہا ہے۔ مجھے ایسا لگتا ہے میں بھی شاید تمہاری مجرم ہوں۔"

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"تو سید ھا سید ھا زینب کا پتہ مجھے بتا دو۔ میں یوں اداس نہیں رہا کروں گا۔" نوال کے کہنے پر روفی بے تاثر سا بولا۔ روفی کی اس بات پر نوال کے دل کو کچھ ہوا۔

"وہ شادی شدہ ہے اور اس شہر سے باہر چلی گئی ہے۔ ویسے بھی اسے تمہاری اداس کا پتہ نہیں ہے اور نہ ہی وہ تمہاری اداسی کو سمجھ سکتی ہے۔ اسے کبھی بھی تمہاری اداسی سے تکلیف نہیں ہوتی ہو گی لیکن پچھلی دفعہ جب تم یوں مایوس گئے تھے نا تو تم جانتے نہیں ہو مجھے کتنا برا لگا تھا۔ زینب کو تو یہ جان کر ذرا برابر فرق نہیں پڑے گا!"

www.novelsclubb.com

"نہ پڑنے دو۔ مجھے تو بس وہ میرے پاس چاہیے۔" روفی نے اسی لہجے میں کہا۔ پھر نوال سے پوچھا۔ "اگر تم نے یہی کہنا تھا تو اب میں جاؤں؟"

"وہ میں نے۔۔۔۔"نوال ان الفاظ کو بار بار دہرانے لگ گئی۔وہ کوئی بات بنا کر روفی کو روکنا چاہتی تھی مگر روفی سمجھ گیا نوال کے پاس اب کہنے کو کچھ نہیں ہے۔

"یعنی کوئی بات نہیں رہی ہے۔میں چلتا ہوں۔"روفی دیوار کی جانب بڑھنے لگا۔

"رکو! کیا تم نہیں چاہتے کوئی ایسا ہو جس سے تم دل کی باتیں کر سکو؟ جس سے تم زینب کی باتیں کر سکو؟"نوال نے سلیم کو روکنے کے لیے بہانہ ڈھونڈ

ہی لیا۔حالانکہ یہ کہنے کے بعد وہ پچھتائی بھی تھی مگر اسے خبر نہیں تھی یہ تیر سیدھا نشانے پر لگا ہے۔

"کس عاشق کو نہیں چاہیے ہو گا اپنے محبوب کے قصے بیان کرنے کے لیے کوئی شخص؟"روفی نے درد سے کہا۔

"تو پھر تم مجھے وہی شخص بنالو۔میں تم سے زینب کے بارے میں بات کیا کروں گی۔زینب نے اپنی آدھی زندگی ہمارے ساتھ گزاری ہے۔مجھ سے بہتر کون اس کے بارے میں تمہارے ساتھ باتیں کر سکتا ہے؟"

روفی نے مڑ کر نوال کو دیکھا۔

"تم واقعی میں سچ کہہ رہی ہو؟ کہیں یہ تمہارے کزن کا تو کوئی منصوبہ نہیں ہے نا؟ مجھے دوبارہ کسی معاملے میں پھنسانے کا؟" روفی کے انداز میں شک بھرا ہوا تھا۔

"میرا یقین مانو۔ میں بس تمہاری ہمدردی میں کہہ رہی ہوں کیونکہ مجھے تمہارا دکھ دکھائی دیتا ہے۔ میں جانتی ہوں تم بہت بڑی اذیت سے گزر رہے ہو۔ میں تمہارا دکھ تو اب کم نہیں کر سکتی ہوں مگر اسے بانٹ تو سکتی ہوں نا؟"

www.novelsclubb.com

روفی دیوار کو پکڑے ہوئے ہی نوال کو دیکھتا رہا۔ پھر اس نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔میں روز اسی وقت تمہارے پاس آیا کروں گا۔میرا انتظار کرنا!"

یہ کہہ کر روفی چلا گیا اور انتظار کی گھڑی ابھی سے ہی نوال کے لیے شروع ہو گئی تھی۔)

نوال نے بمشکل خود کو ماضی سے نکالا۔جانے کیوں موقع محل دیکھے بغیر آج کل ماضی ان کے سامنے آنے لگا تھا۔شوہر کی فرمان بردار رہتے رہتے اور شوہر کی بے اعتنائی سہتے سہتے نوال کو پتہ ہی نہ چل سکا جس محبت کو وہ سمجھتی تھی وہ ختم ہو گئی ہے وہ تو دل میں ابھی بھی بارعب بیٹھی ہوئی تھی۔

اسی وقت لاؤنج کی میز پر رکھے موبائل کی گھنٹی بجی۔نوال نے آگے

بڑھ کر فون اٹھایا۔

"ہیلو جی کون ؟"نوال نے کال اٹھاتے ہوئے پوچھا۔

دوسری طرف سے جو باتیں کہیں گئیں انہوں نے نوال کے اوسان

خطا کر دیے۔

www.novelsclubb.com

"کیا؟؟میں ابھی آرہی ہوں۔کون سا ہسپتال ہے؟"

****

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"عزاہ! عزاہ!"

رات کے اندھیرے میں اگر زینب کے گھر میں آؤ تو زینب شایان کے کمرے کی جانب بھاگتی ہوئی آئیں اور زور سے بند دروازہ کھٹکھٹانے لگ گئیں۔

عزاہ، جو کمرے کے فرش پر بیٹھی اپنے پاؤں پر ویزلین لگا رہی تھی، پھپھو کی آواز سن کر فوراً اٹھی اور دروازہ کھولا۔ زینب ہڑبڑاتی ہوئی اندر آئیں۔

www.novelsclubb.com

"عزاہ! بھائی کو ہارٹ اٹیک ہو گیا ہے۔ بھابھی کی ابھی ابھی کال آئی ہے۔ وہ خود بھی ہسپتال جا رہی ہیں اور ہمیں بھی بلا رہی ہیں۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

زینب کی بات سن کر عزاہ کے پیروں تلے سے زمین نکل گئی۔

"کیا؟؟"

"ہاں عزاہ! ہمارے پاس وقت نہیں ہے۔ ہمیں جلدی ہی نکلنا ہو گا۔"

www.novelsclubb.com

پھر انہوں نے مڑ کر بیڈ پر لیپ ٹاپ پر کام کرتے شایان کی جانب دیکھا جو اپنے آپ کو خاصا مصروف دکھا رہا تھا۔

"شایان! تمہیں الگ سے پیغام دینا ہو گا کیا؟ جلدی سے گاڑی باہر نکالو۔ ہمیں جانا ہے۔" زینب نے شایان سے کچھ سخت لہجے میں کہا۔

"ماما آپ ڈرائیور کو ساتھ لے جائیں۔ مجھے یہ کام ختم کرنا ہے۔" شایان نے لیپ ٹاپ کی جانب دیکھتے ہوئے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"شایان! تم کھڑے ہو رہے ہو یا نہیں؟" زینب نے اب مزید سختی سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

شایان نے اپنی ماں کی جانب بے بسی سے دیکھا پھر ان کے ساتھ کھڑی عزاہ کو ایک نظر غصے سے دیکھا۔ پھر مجبور ہو کر بیڈ پر سے کھڑا ہو گیا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔

"میں اپنا بیگ کمرے سے لے کر آتی ہوں۔" زینب بھی کمرے سے باہر چلی گئی۔

عزاہ بھی اپنے کمرے سے باہر نکل کر سیڑھیاں اترنے لگ گئی جب اسے سیڑھیوں کے عین نیچے نمرہ کھڑی دکھائی دی۔ عزاہ کے سیڑھیاں اترتے قدم رک گئے۔ نمرہ نے اپنے دونوں ہاتھ سینے سے باندھے ہوئے تھے اور چہرے پر استہزایہ مسکراہٹ تھی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"کیا ہوا میرے پیارے ماموں جان کو؟"نمرہ کے لہجے میں طنز تھا۔

عزاہ آہستہ آہستہ زینے اترنے لگ گئی اور نمرہ کے عین سامنے کھڑی ہو گئی۔

"ہارٹ اٹیک ہوا ہے تمہارے پیارے ماموں جان کو!"عزاہ نے الفاظ چبا چبا کر ادا کیے۔

www.novelsclubb.com

"اوہ! بہت افسوس ہوا۔"نمرہ نے مصنوعی تاسف سے کہا۔

عزاہ کچھ سخت بول پاتی۔اس سے پہلے ہی اسے کسی کی تیزی سے سڑھیاں اترنے کی آواز سنائی دی۔

عزاہ اور نمرہ نے بیک وقت سیڑھیوں کی جانب دیکھا تو دونوں کو زینب سیڑھیوں سے اترتی دکھائی دیں۔

"ماموں جان کو کیا ہوا ہے ماما؟"نمرہ کے لہجے میں زمانے بھر کی فکر مندی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ہارٹ اٹیک ہوا ہے انہیں!"زینب عجلت سے کہتے ہوئے ان دونوں کے درمیان سے گزری۔

"میں بھی چلوں آپ لوگوں کے ساتھ ماموں جان کو دیکھنے؟"نمرہ نے پوچھا۔

"نہیں تم گھر پر ہی رکو!"زینب یہ کہتی ہوئی گھر سے باہر نکل گئی۔

عزاہ اور نمرہ نے ایک دوسرے کو دیکھا۔عزاہ کی نظروں میں کاٹ تھی جب کہ نمرہ کی نظروں میں تمسخر۔

www.novelsclubb.com

عزاہ نمرہ کو یونہی دیکھتی ہوئی گھر سے باہر نکل گئی۔گھر سے نکلتے ہوئے اسے نمرہ کا تمسخر بھرا قہقہہ بھی سننے کو ملا تھا۔

****

عالیہ اپنے کمرے میں غنودگی کی حالت میں لیٹی ہوئی تھی جب اسے دروازہ کھلنے کی آواز آئی۔اس نے دیکھا تو اسے آریان کمرے میں آتا دکھائی دیا۔ عالیہ نے اسے دیکھ کر کروٹ بدل لی اور چہرہ دوسری جانب موڑ لیا۔

"اوہ تو محترمہ کو نیند آرہی ہے۔" آریان نے تمسخر سے کہا۔

www.novelsclubb.com

عالیہ نے کوئی ری ایکشن نہیں دیا۔وہ آریان کو مکمل طور پر نظر انداز کرنا چاہتی تھی۔

"اچھا تو نظر انداز بھی کیا جا رہا ہے۔ ویسے میرے پاس تمہارے لیے ایسی خبر ہے جسے سن کر تم یقیناً خوش ہو گی۔" عالیہ نے ابھی بھی مڑ کر نہیں دیکھا۔

آریان قدم قدم چلتا بیڈ کی اس طرف پہنچ گیا جہاں عالیہ کا چہرہ تھا۔ عالیہ آنکھیں بند کیے لیٹی رہی۔ اس نے ایک نظر مسکرا کر عالیہ کو دیکھا۔ پھر وہ تھوڑا سا نیچے جھکا اور سرگوشی جیسی آواز میں بولا۔

"تمہارے باپ کو ہارٹ اٹیک ہو گیا ہے۔ تمہیں بہت بہت مبارک ہو!"

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

آریان کی بات سن کر عالیہ نے پٹ سے اپنی آنکھیں کھولیں اور اٹھ کر بیٹھ گئی۔

"کیا بکواس کر رہے ہو تم؟!" عالیہ غصے سے بولی۔

آریان عالیہ کو یوں دیکھ کر استہزایہ مسکرایا۔

"وہی جو سچ ہے۔"

"لیکن۔۔۔" اس سے پہلے عالیہ کچھ کہہ پاتی۔

www.novelsclubb.com

آریان یہ کہتے ہوئے باہر چلا گیا۔

"ہیپی سلیپنگ!"

پیچھے عالیہ اپنا سر پکڑ کر بیٹھی تھی۔یہ سب کیا ہو گیا تھا آخر؟؟؟

****

www.novelsclubb.com

نویں جماعت کے اسٹوڈنٹ کو ریاضی کی مشق سمجھا دینے کے بعد اس نے اپنے سامنے کھلی لیپ ٹاپ کی اسکرین ڈھال دی اور بیڈ کے ایک طرف رکھ دیا۔

جو وہم صبح سے اسے تنگ کر رہے تھے ایک بار پھر سر اٹھا چکے تھے۔

اس کے دل کی گھبراہٹ بڑھتی جا رہی تھی۔ کچھ ہو چکا تھا؟ لیکن وہ تھا کیا؟

وہ اسی سوچ میں ڈوبی تھی جب اس نے جے ٹی کو باتھ روم سے باہر نکلتے دیکھا۔ اس کا حلیہ خاصا شوخ تھا۔ اس کی تیاری صاف صاف بتاتی تھی وہ کسی پارٹی میں جانے والی تھی۔

جائیانہ نے گھڑی میں ٹائم دیکھا۔ اس وقت رات کے نو بج رہے تھے۔ پارٹی یقیناً رات کو دیر تک جاری رہتی ہو گی اور ہاسٹل میں گیارہ بجے تک پہنچ

جانالازمی تھا۔جے ٹی اتناوقت اگر باہر گزار کر آتی تھی تو کوئی اسے پوچھتا کیوں نہیں تھا۔

"سنو جے ٹی!" جائی یانہ نے اسے مخاطب کیا۔

"ہاں بولو!" اس نے خاصے مصروف انداز میں کہا۔جے ٹی میک اپ کے ڈبے پر جھکی اپنی پسندیدہ لپ اسٹک تلاش کر رہی تھی۔

"تم اتنی دیر باہر گزار کر آتی ہو! لیکن رات گیارہ بجے تک تو ہاسٹل پہنچنا ہوتا ہے ناں! تمہیں اتنی چھوٹ کیوں حاصل ہے؟"

www.novelsclubb.com

جے ٹی مسکرائی۔اسے وہ لپ اسٹک مل گئی تھی جس کے لیے اس نے اپنے میک اپ کا پورا ڈبہ کھنگال لیا تھا۔

"وہ اس لیے سوئیٹ ہارٹ، میں نے اس ہاسٹل کے بڑے اچھے بندے سے بنا کر رکھی ہے۔میں اسے فیورز دیتی ہوں اور وہ مجھے فیورز دیتا ہے۔"

"اچھا کس سے ؟"جائی یانہ کچھ آگے کو ہوئی۔اس کے ذہن میں ہاسٹل انتظامیہ کے ہر شخص کا نام آگیا تھا کہ ہو سکتا ہے فلاں بندے کے ساتھ جے ٹی نے بنا کر رکھی ہو مگر جے ٹی کا جواب جائی یانہ کی سوچ سے ایک دم مختلف تھا۔

"ہاسٹل کے چوکیدار سے !"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

جائی یانہ کا دماغ بھک سے اڑا۔

"کیا؟"

"ہاں!" جے ٹی نے لپ اسٹک کا ڈھکن کھولا۔ شوخ لال رنگ کی لپ اسٹک اب اس کے سامنے تھی۔ "چھوٹے چھوٹے عہدوں کے لوگوں سے ہمیشہ بنا کر رکھنی چاہیے کیونکہ ان کے پاس بااختیار لوگوں سے زیادہ اختیار ہوتے ہیں۔ میں چوکیدار کو ہمیشہ کچھ پیسے قرض کے طور پر دے دیتی ہوں اور وہ اس قرض کے بوجھ تلے مجھے ہاسٹل اپنے مرضی کے ٹائم پر آنے جانے دیتا ہے۔ اگر کبھی مجھے کوئی پکڑ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بھی لے تو چوکیدار ہمیشہ کوئی نا کوئی جھوٹ بول کر مجھے بچا لیتا ہے کیونکہ اگر میں پکڑی گئی تو نوکری سے تو وہ بھی جائے گا ناں۔"

اب لال رنگ کی لپ اسٹک وہ اپنے ہونٹوں پر لگانے لگ گئی۔

"ویسے تمہارا تمہارے بوائے میرا مطلب ہے شوہر سے کوئی جھگڑا ہوا ہے جو اس نے آج تمہیں کال نہیں کی۔"لپ اسٹک لگانے کے بعد اس نے پوچھا۔اس نے خود کو بوائے فرینڈ کہنے سے بمشکل روکا تھا۔

"تمہیں میرے شوہر میں بہت انٹرسٹ ہے؟"جائیانہ نے تنک کر پوچھا۔

"مجھے اس میں یا تم میں نہیں بلکہ مجھے اس کیوٹ سے کپل میں انٹرسٹ ہے۔ تم دونوں ساتھ خاصے کیوٹ لگتے ہو۔"

جائی یانہ نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ لیٹ گئی اور چادر سر تک اوڑھ لی۔ اسے پھر سے دل میں گھبراہٹ محسوس ہونے لگ گئی تھی۔ ایسا لگتا تھا سانس بند ہو جائے گی۔

"جے ٹی!" اس نے چادر سر پر اوڑھے ہی رکھی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ہمم!" جے ٹی اب اپنے بیڈ پر بیٹھی سینڈل پہن رہی تھی۔ اس نے اپنے سینڈل کی اسٹریپ بند کرتے ہوئے ہنکارا بھرا۔

"میرے دل میں بے چینی ہو رہی ہے۔ عجیب عجیب طرح کے خیالات آرہے ہیں۔ کیا تمہارے پاس کوئی حل ہے؟" اس کی آواز میں قدرے بے بسی تھی۔

جے ٹی نے ایک نظر بیڈ پر لیٹی اپنی روم میٹ کو دیکھنا چاہا مگر جائی یانہ نے اپنا پورا وجود چادر کی اوٹ میں چھپا کر رکھا تھا۔

"مجھے پتہ ہے تمہارے ساتھ کیا ہوا ہے!" جے ٹی نے دونوں پاؤں میں سینڈلز پہن لیے تھے۔ اس لیے جب وہ اپنے بیڈ پر سے اٹھ کر جائی یانہ کے بیڈ

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

پر بیٹھنے کے لیے اس کے پاس آئی تو ہیل کی ٹک ٹک کی آواز پورے کمرے میں گونجی۔

"کیا؟" جائی یانہ اٹھ کر بیٹھ گئی۔اس کے چہرے پر بے بسی صاف تھی۔اس نے جے ٹی کے بیٹھنے کے لیے اپنے پاؤں بھی سمیٹ لیے۔جے ٹی جائی یانہ کے بالکل سامنے بیٹھ گئی اور جائی یانہ کے ہاتھوں کو پکڑ کر اپنے ہاتھ میں لیا۔

"تم نے اپنے شوہر کو ناراض کیا ہے ناں۔اس لیے تم اتنی بے چین ہو۔میری ماں کہتی تھی شوہر کی نافرمان عورت کو مرتے دم تک چین نہیں ملتا ہے۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"کیا؟؟؟" جائی یانہ نے منہ پھاڑ کر جے ٹی کو دیکھا۔ جے ٹی کی سوئی ابھی تک زید پر اٹکی ہوئی تھی۔

"ہاں نا! تم بھلے ہی نہ بتاؤ مگر میں جانتی ہوں تم دونوں کے درمیان لڑائی ہوئی ہے۔ اس لیے تو آج اس کی ایک بھی کال نہیں آئی ہے۔ میں تو کہتی ہوں ابھی اسے کال کرو اور منالو۔"

جائی یانہ جے ٹی کی بات سن کر اپنے ہاتھ چھڑائے اور دھم سے لیٹ گئی۔

www.novelsclubb.com

"جے ٹی مجھے لگ رہا ہے تمہیں پارٹی جانے میں دیر ہو رہی ہے۔"

جائی یانہ نے چادر منہ پر اوڑھ لی۔

"بس دیکھا! یعنی میں سہی سوچ رہی ہوں۔ یا تو تمہیں شادی نہیں کرنی چاہیے تھی اور اب اگر کر لی ہے تو اب اپنے شوہر کو خوش رکھو۔ مجھے دیکھو میری عمر کی لڑکیاں شادی تو کیا میری ماں کے مطابق چار بچوں کی ماں بھی بن جاتی ہیں مگر میں نے نہیں کی، پوچھ کیوں؟ کیونکہ مجھے پتہ ہے میں اپنے شوہر کا حق پورا نہیں کر پاؤں گی۔ اس لیے میں ابھی اپنی زندگی سنگل ہی انجوائے کر رہی ہوں۔"

www.novelsclubb.com

"تمہاری مدد کا بے حد شکریہ جے ٹی! میں تمہارے دیے ہوئے مشورے پر ضرور عمل کروں گی۔" جائی یانہ نے جل کر کہا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"شکریہ کی کیا بات؟انسان ہی انسان کے کام آتا ہے۔" جے ٹی نے خاصی عاجزی سے کہا اور اپنا بیگ پکڑ کر کمرے سے باہر نکل گئی۔

جیسے ہی جائی یانہ کو کمرے کا دروازہ بند ہونے کی آواز آئی۔اس نے چہرے پر سے چادر اٹھائی اور خود کلامی کی۔

"اس عورت سے مشورہ لینے سے بہتر ہے میں اپنا سر دیوار پر مار لوں۔"

****

www.novelsclubb.com

ہسپتال کی راہداریوں میں چلتے ہوئے جیسے ہی زینب کی نظر راہداری
میں رکھی کرسیوں پر بیٹھی نوال پر پڑی تو زینب بھاگ کر ان کے پاس چلی گئیں۔

نوال بھی زینب کو اپنے پاس آتا دیکھ کر کھڑی ہو گئیں اور زینب کے
گلے لگ گئیں۔

"بھابھی یہ کیا ہو گیا؟" زینب نے رندھی آواز میں کہا۔

www.novelsclubb.com

"پتہ نہیں کس منحوس کی نظر کھا گئی ہمارے گھر کو!" نوال کی آواز
جب زینب کے پیچھے کھڑی عزاہ کے کانوں میں گئیں تو اس کے ذہن میں ایک دم

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

نمرہ کا چہرہ بنا۔اس نے اپنی ماں کے روتے چہرے پر نظر ڈالی اور اپنی مٹھیاں بھینچ لی۔اس وقت وہ اس سے زیادہ کر ہی کیا سکتی تھی۔

"یہ ہسپتال والے تو بتا رہے ہیں اشفاق ماموں شام کے وقت ایڈمٹ ہوئے تھے۔آپ نے ہمیں کچھ جلدی نہیں بلا لیا۔"شایان نے اس وقت بھی طنز کرنا نہیں چھوڑا۔

"بیٹا مجھے تو خود ابھی کچھ دیر پہلے پتا چلا ہے۔اشفاق کا موبائل نہیں مل رہا تھا۔اس لیے اتنی دیری ہوئی۔یہ کال بھی مجھے اشفاق کے دوست ڈاکٹر حفیظ نے کی ہے جو اسی ہسپتال میں کام کرتے ہیں۔"

"اچھا!" شایان نے اتنی لمبی وضاحت پر ایک لفظی جواب دیا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔ وہ جانتا تھا اب ان خواتین کے رونے دھونے اور ایک دوسرے کو تسلی دینے کا پروگرام تھا اور اسے ان سب سے سخت قسم کی چڑ تھی۔

زینب نے نوال کو بھی کرسی پر بٹھایا اور خود بھی کرسی پر بیٹھ کر اپنی بھابھی کو حوصلہ دینے لگ گئی۔ ان سب سے الگ عزاہ فرش کو گھور رہی تھی۔ اس کی انگلیوں میں ویزلین جلد بازی میں رہ گئی تھی اور وہ لاشعوری طور پر ویزلین کو اپنی دونوں انگلیوں میں مسل رہی تھی۔ اس کا دماغ حال کی بجائے مستقبل میں لگا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ جاننا چاہتی تھی کہ آگے کیا ہونا ہے یا اس نے آگے کیا کرنا ہے۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

****

ملاقات سے ایک دن پہلے!

عالیہ کی پوری رات کانٹوں پر گزری تھی۔آریان کے کمرے سے جانے کے بعد وہ ایک ہی پوزیشن میں بیڈ پر بیٹھی رہی تھی۔وہ ساری رات یہ سوچ سوچ کر ہلکان رہی تھی کیا آریان نے جو کہا ہے وہ سچ ہے اور اگر یہ واقعی میں سچ ہے تو اب آگے کیا ہو گا؟

www.novelsclubb.com

اس کا باپ ٹھیک ہو گا یا پھر وہ ابھی بھی زندگی اور موت کی کشمکش میں گھرا ہو گا؟ اگر اشفاق نے زندگی موت کی یہ جنگ ہار دی تو؟

اس سے آگے عالیہ سوچنا نہیں چاہتی تھی۔ اسے بے اختیار اپنی دونوں بہنوں کی زندگیوں پر رشک آیا۔ بھلے ہی نمرہ اور مسز جہانگیر نے ان کی زندگیاں خراب کی ہوئیں ہو گی مگر پھر بھی وہ اپنے باپ سے ملنے تو جا سکتی تھی ناں!

وہ اپنی ماں کے پاس بیٹھے ایک ساتھ حوصلہ ہارتے اور ایک دوسرے کا حوصلہ بندھا رہے ہونگے۔ وہ دونوں ان کی زندگیوں میں ابھی تک تو شامل تو ہونگی ناں۔ عالیہ نے تو خود ان رشتوں کو خود سے دور کیا تھا۔ نہ اب وہ شکوہ کر سکتی تھی نہ شکایت۔ اب بس جو اس کے پاس رہ گیا تھا وہ پچھتاوا تھا جو وہ بخوبی منا رہی تھی۔

بکھرے ہوئے بالوں کے ساتھ اس نے بیڈ کے تاج سے سر ٹکایا اور

دعا مانگی۔

"یا اللہ میرے باپ کو صحت دینا۔ اس کا سایہ ہمارے سر پر سلامت

رکھنا۔ یا اللہ مجھے اتنی مہلت دے دینا میں اپنے باپ سے اپنے کیے گناہوں کی معافی

مانگ سکوں۔"

دعا مانگنے کے بعد اس نے آنکھیں موند لیں۔ اس کی بند آنکھوں سے

ہی آنسوں کا قطرہ نکلا جو اپنا راستہ بناتا ہوا اس کے چہرے سے ٹپک کر عالیہ کی فراک

پر گر گیا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اسی وقت ملازمہ ناشتے کی ٹرے لیے اندر آئی اور ناشتہ میز پر رکھ دیا۔

نمرہ نے آنکھیں پٹ سے کھولی اور ملازمہ کی جانب رخ کیا۔

"سنو!! مسز جہانگیر یا آریان کو تو بلا دو!" عالیہ کے لہجے میں التجا تھی۔

"بیگم صاحبہ اور صاحب نے کہا ہے اگر آپ انہیں بلانے کا کہو تو میں بتادوں دو تین دن تک وہ آپ کے کمرے میں نہیں آئیں گے، بی بی جی!"

www.novelsclubb.com

یہ کہہ کر ملازمہ واپس چلی گئی۔ عالیہ نے سر پکڑ لیا۔

****

"آپ کے پیشنٹ اب خطرے سے باہر ہے۔ہم کچھ دیر بعد انہیں کمرے میں شفٹ کر دیں گے۔آپ لوگ ان سے وہی جا کر مل سکتے ہیں۔"

پوری رات آنکھوں پر کاٹ لینے کے بعد انہیں یہ خوشخبری ملی تھی۔ ڈاکٹر حفیظ شایان کو بتا رہے تھے اور شایان سینے پر ہاتھ باندھے ڈاکٹر حفیظ کی باتیں سن رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

شایان کے پیچھے کھڑی نوال اور زینب نے ایک ساتھ رب کا شکر ادا کیا جبکہ عزاہ کا چہرہ ابھی تک سنجیدہ تھا۔

ڈاکٹر کے جاتے ساتھ ہی شایان مڑا اور اپنی ماں کو بتایا۔

"میں آفس جارہا ہوں۔ اگر ضرورت ہو تو بلائیے گا۔ خدا حافظ!"

یہ کہہ کر شایان زینب کو کچھ کہنے کا موقع دیے بغیر چلا گیا۔

"میں ذرا شکرانے کے نوافل ادا کر آؤں۔" نوال زینب سے علیحدہ ہوتے ہوئے بولیں اور راہداری میں لوگوں کے ہجوم میں گم ہو گئیں جبکہ عزاہ ابھی تک فرش کو یونہی گھور رہی تھی۔ اس کے چہرے پر ایک غیر آرام دہ تاثر تھا۔

www.novelsclubb.com

زینب نے اپنی بہو کو دیکھا اور پھر اس کے پاس ہی آکر اس کے کندھے پر حوصلہ دینے کے لیے ہاتھ رکھ دیا۔

"تم فکر نہ کرو ڈاکٹر کہہ کر گئے ہیں خطرے کی کوئی بات نہیں رہی ہے۔"

زینب کی بات سن کر عزاہ تھکی تھکی سی مسکرا دی۔

"میں تو کہتی ہوں تم گھر چلی جاؤ۔ کچھ دیر کے لیے سو آؤ، تم فریش ہو جاؤ گی۔"

"نہیں پھپھو میں ابھی یہی پر ہوں۔میں تو کہتی ہوں آپ گھر جا کر آرام کر آئیں۔پھر رات کو آپ ہسپتال رک جایے گا اور میں گھر چلی جاؤں گی۔"

"ہمم! چلو ٹھیک ہے۔"

زینب کو اس کی تجویز کافی اچھی لگی تھی۔اس لیے انہوں نے اس کی بات مان لیں۔زینب کے جانے کے بعد عزاہ کرسی پر بیٹھ گئی اور سر ہاتھوں میں رکھ دیا۔آج رات اسے گھر پر ہی رکنا تھا۔

www.novelsclubb.com

****

حال

"ایک سیکنڈ! ایک سیکنڈ!"

جائی یانہ نے عزاہ کی بات سنتے ہوئے اسے ٹوکا۔

"آپ کہہ رہی ہیں نمرہ ہم لوگوں سے بدلہ لینا چاہتی ہے مگر کس بات کا؟ ہم نے اس کے ساتھ کیا کیا ہے؟"

جائی یانہ کے سوال پر عزاہ تھوڑی سی دیر کے لیے رکی۔

www.novelsclubb.com

"یہ میں خود بھی نہیں جانتی ہوں لیکن میرا یقین کرو میں سچ کہہ رہی ہوں۔ ہمارے ساتھ جو کچھ بھی ہو رہا ہے، اس میں نمرہ کا ہاتھ ہے۔ اسی نے عالیہ کو ایک لڑکے کے ساتھ بھاگنے پر اکسایا تھا، اسی نے شایان کو مجھ سے شادی پر رضامند کیا تھا اور اسی کا ہاتھ ہے تمہیں یوں دربدر کرنے میں!"

"مجھے یقین نہیں آرہا!" جائیانہ نے بے یقینی سے نفی میں گردن ہلائی۔

"اوہ نو! کہیں زید بھی تو ان سب میں شامل نہیں ہے۔" کچھ دیر بعد جائیانہ اچانک چونک کر بولی۔

www.novelsclubb.com

"نہیں مجھے نہیں لگتا تمہارا شوہر ان سب میں کہیں ملا ہوا ہے۔" عزاہ نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"آپ کو کیسے پتہ ؟" جائیانہ نے ابرو اٹھا کر عزاہ سے سوال کیا۔

"کیونکہ جس دن تمہاری شادی زید کے ساتھ ہوئی تھی اسی دن میں نے نمرہ کو عالیہ کے شوہر سے بات کرتے سنا تھا۔ عالیہ کا شوہر تمہارے شوہر کا کزن ہے۔ نمرہ کو پچھتاوا تھا تمہاری شادی زید سے کیوں ہوئی اور اس کے ساتھ ملے کسی بندے سے کیوں نہیں ہوئی!"

www.novelsclubb.com

"اوہ!" جائی یانہ کے دل سے زید کے لیے تھوڑا بہت شک صاف ہو گیا تھا۔

"اور آپ کو کیسے پتہ چلا میں یہاں پر ہوں؟"

عزاہ یہ بات سن کر مسکرائی۔

"کیونکہ میری پیاری بہن میں پانچ دن پہلے تمہاری یونیورسٹی آئی تھی اور تمہاری دوست نائلہ سے ملی بھی تھی۔"

www.novelsclubb.com

"کیا؟؟"آج کا دن جائی یانہ کو انکشافات کا دن لگ رہا تھا۔"نائلہ آپ سے ملی تو اس نے مجھے یہ سب کیوں نہیں بتایا؟"

"میں نے ہی اسے منع کیا تھا۔میں نہیں چاہتی تھی اس وقت تمہیں یا کسی اور کو پتہ چلے۔ویسے میں نے تمہیں بھی تمہارے شوہر کے ساتھ بیٹھے دور سے دیکھا تھا تم دونوں کسی بات پر ہنس رہے تھے۔خاصے کیوٹ لگتے ہو تم دونوں!"

یہ بات سن کر جائی یانہ کے گال ایک دم سے لال ہو گئے۔

www.novelsclubb.com

"آپ مجھ سے ملنے یونیورسٹی آئی اور کسی کو شک بھی نہیں ہوا؟"جائی یانہ نے موضوع جلدی سے بدلا۔

"نہیں میں نے پھپھو کو بتایا تھا میں امی کے گھر جا رہی ہوں۔" عزاہ نے اسے آرام بتایا۔

"اور آپ اس وقت کیسے یہاں پہنچ گئیں؟ اگر نمرہ واقعی میں اتنی چالاک ہے تو اسے ڈبل کراس کرنا تو کافی مشکل ہو گا!"

"یہ ایک لمبی کہانی ہے!" عزاہ کی نظروں کے سامنے منظر ابھرا۔

www.novelsclubb.com

صبح کے اجالے میں سنہری آنکھوں والی لڑکی پورچ میں کھڑی گاڑی کو گھور رہی تھی۔اس کی نظریں گاڑی کے اوپری دھر سے ہوتی ہوئی ٹائر تک پہنچی۔ لڑکی کی سنہری آنکھیں جگمگا گئیں۔

کچھ دیر کے لیے وہ اندر گئی اور پھر دوبارہ پورچ میں واپس آگئی۔ قس کے ہاتھ میں اس دفعہ کیل بھی تھی۔اس نے گاڑی کی پچھلی طرف کے دونوں ٹائروں میں کیل چبھادی۔دونوں ٹائر پنکچر ہو گئے۔

اس کے بعد وہ اندر آئی اور ملازمہ سے نمرہ کا پوچھا۔اس نے بتایا نمرہ صبح صبح ہی باہر چلی گئی تھی۔ سنہری آنکھوں والی لڑکی کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔اس کا پلان کافی اچھے سے بڑھ رہا تھا۔پھر وہ دبے پاؤں اپنے کمرے میں گئی۔ اس کے کمرے کا دروازہ ڈھلا ہوا تھا۔لڑکی نے باہر سے ہی ڈھلے ہوئے دروازے

سے جھانکا۔ایک مرد بستر پر لیٹا آرام سے سو رہا تھا۔وہ جانتی تھی وہ مرد رات دیر سے گھر آیا تھا تو ابھی اس کا اٹھنا تھوڑا مشکل ہے۔وہ دبے پاؤں کمرے سے واپس چلی گئی۔

کچھ دیر بعد اس نے ڈرائیور کو بلایا اور اسے گاڑی ٹھیک کروانے کے لیے مکینک کے پاس بھیج دیا۔پھر وہ خود ملازمہ کو ہسپتال جانے کا بتا کر خاموشی سے ٹیکسی پکڑ کر نائلہ کے بتائے ہوئے ایڈریس پر ہاسٹل پہنچ گئی۔)

"پھر کسی دن بتاؤں گی ابھی میرے پاس بالکل بھی وقت نہیں ہے۔ اس وقت میں تمہیں ایک اہم کام بتانے جا رہی ہوں۔"عزاہ کے چہرے سے اب مسکراہٹ جا چکی تھی اس کی جگہ سنجیدگی نے لے لی تھی۔

"میں نے پورے ایک ہفتے نمرہ کے سامنے بے بسی کا ناٹک رچایا ہے اور اس ناٹک کی بدولت اس پر نظر رکھی ہے۔ تمہاری شادی کے دن ہی مجھے پتہ چل گیا تھا عالیہ کو نمرہ اور عالیہ کے شوہر نے قید میں رکھا ہوا تھا۔ اگر مجھے یہ پتہ نہ ہوتا کہ عالیہ ان کی قید میں ہے تو میں شاید اسی دن پھپھو کا گھر چھوڑ کر بھاگ جاتی۔ وہاں رہنا پہلے ہی میرے لیے دو بھر تھا اور نمرہ کی اصلیت جان کر تو ایک پل کے لیے نا ممکن لگا مگر عالیہ کے بارے میں سن کر۔۔۔۔!"

اس سے آگے عزاہ کچھ بول نہ پائی۔ اس کی سنہری آنکھوں میں نمی بھر گئی تھیں۔ جائی یانہ کے لیے اس بار بھی نہ چاہتے ہوئے حیرت کا ایک اور جھٹکا تھا۔

****

آریان واقعی میں اپنی بات کا سچا تھا۔وہ اور مسز جہانگیر اس کے کمرے میں نہیں آئے تھے۔پرسوں رات سے اب تک وہ دعاؤں میں ہی لگی ہوئی تھی۔ بیڈ پر بیٹھ کر وہ جانے کب سے اپنے باپ کی صحت یابی کی دعائیں مانگی جا رہی تھی۔

کھانے کی ٹرے ان چھوئی میز پر پڑی تھی۔ حلق سے ایک نوالہ بھی اترنا اس کے لیے مشکل ہو گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

اسے بس ایک ہی فکر لگی ہوئی تھی۔اگر اس کے باپ کو کچھ ہو گیا تو پھر کیا ہو گا؟وہ تو ایک بار بھی اپنے باپ سے معافی نہیں مانگ پائی تھی۔اگر اس کا باپ اس سے ناراض ہی دنیا سے چلا گیا تو وہ شاید کبھی بھی خود کو معاف نہیں کر پائے گی۔وہ آخر کرے کیا؟!

اسی وقت کمرہ کھلنے کی آواز آئی۔وہ کب سے اسی آواز کا انتظار کر رہی تھی۔وہ فوراً سے بیڈ پر سے اتری اور نووارد کو دیکھنا چاہا۔

آنے والے کو دیکھ کر اس کی سنہری آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

****

"مجھے سمجھ نہیں آرہا آخر تم ہمارے ساتھ کیوں نہیں آرہی ہو زینب؟"

نگینہ آنٹی سر پر ڈوپٹہ اوڑھے صوفے پر بیٹھی تھیں۔ان کے لباس میں کوئی ایک مخصوص رنگ نہیں تھا بلکہ بہت سے رنگوں کا ملاپ تھا۔ان کے پاس ہی شایان بیٹھا ہوا تھا جس کی کمر نگینہ بیگم وقفے وقفے سے سہلا رہی تھیں۔ جبکہ زینب سرتانے کھڑی تھی۔اس نے کندھے سے اپنی بیٹی کو لگایا ہوا تھا۔اس نے سفید رنگ کا لباس پہنا ہوا تھا اور نیٹ کا سفید ڈوپٹہ اس کے بالوں کو چھپانے کی ہر ممکن کوشش میں بھی ناکام ہو رہا تھا۔ نگینہ بیگم اپنی بہو کی تیکھی نگاہوں سے گھور رہی تھیں۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"تم چاہتی تھی تم عدت اسی گھر میں گزارو ہم نے یہ بات مان لی مگر تم اسی گھر میں ہمیشہ کے لیے کیوں رہنا چاہتی ہو؟ میرا بڑا بیٹا جب تم لوگوں کا کفیل بننا چاہتا ہے تو تم کو کیا آئی ہے باہر جا کر ہماری عزت کی نیلامی کرنے کی؟" نگینہ بیگم آج بہت تلخ لہجے میں تھیں۔

"یہ ان دونوں کو دیکھ رہی ہیں آپ؟" زینب ان ہی کے انداز میں بولی۔ "یہ جو کچھ بھی کر رہی ہوں نا میں اپنے انہیں دونوں بچوں کے لیے کر رہی ہوں۔ ان کا باپ ضرور مرا ہے مگر ان کی ماں ابھی زندہ ہے اور اس میں اتنی طاقت ہے کہ وہ اپنے بچوں کی روزی روٹی خود کما سکے اور کسی دوسرے پر انحصار نا کرے۔"

www.novelsclubb.com

"وہ کوئی دوسرا نہیں ہے ان بچوں کا تایا ہے۔ وہ ان کا اپنا ہے۔" نگینہ بیگم نے غصے سے زینب باور کروایا۔

"جی میں اچھے سے جانتی ہوں کہ وہ بچوں کا تایا ہے مگر وہ میرے بچوں کے ساتھ مخلص نہیں ہے۔" زینب نے آج کسی قسم کا بھی کوئی لحاظ نہیں رکھا تھا۔

"زبان سنبھال کر بات کرو لڑکی!" نگینہ بیگم طیش میں اس قدر اونچا بولیں کہ ان کے پاس بیٹھا ننھا شایان سہم کر ان کے پاس سے اٹھ کر اپنی ماں کی ٹانگوں سے لگ گیا۔

www.novelsclubb.com

"جی میں زبان سنبھالی رکھوں اور آپ کا بیٹا! وہ میرے شوہر کا پورا بزنس سنبھال چکا ہے۔اس نے میرے اور میرے شوہر کے سارے شیئرز اپنے نام کروا لیے ہیں اور آپ کہتی ہیں میں اپنے بچوں کا مستقبل ایسے دھوکے باز شخص کو دوں!"

"تو بی بی تم نے عدت میں بھی اپنے شوہر کے دفتر میں جانا تھا۔ایک تو میرے بیٹے نے تمہارا لحاظ کرتے ہوئے اپنی نوکری چھوڑ کر بھائی کا کاروبار سنبھالا۔ تمہارا اور تمہارے بچوں کا کفیل بننے کا سوچا اور تم ہو میرے بیٹے کو ہی برا بھلا کہے جا رہی ہو۔یہ مت بھولو تم ابھی کھڑی میرے مرے ہوئے بیٹے کے گھر پر ہی ہو اور اگر میں چاہوں تو تمہیں دھکے دے کر نکال سکتی ہوں!"

www.novelsclubb.com

نگینہ بیگم نے گردن اکڑا کر کہا۔زینب نے اگلے ہی پل ان کی یہ خوش فہمی دور کر دی۔

"کس بیٹے کا مکان؟ یہ گھر تو میرے نام ہے۔"

یہ بات سن کر نگینہ بیگم کو جھٹکا لگا

"تمہارا دماغ تو درست ہے؟"

www.novelsclubb.com

"جی میرا دماغ تو بالکل ٹھیک ہے۔ کیا آپ کے بیٹے نے آپ کو نہیں بتایا کہ وہ یہ گھر میرے نام کر چکا ہے؟" زینب نے اس بار ابرو اٹھا کر تیکھی مسکراہٹ کے ساتھ پوچھا۔

"ناممکن! ایسا ہو ہی نہیں سکتا! میرا بیٹا ایسا کچھ بھی کرنے سے پہلے مجھ سے ضرور پوچھتا۔" نگینہ بیگم نے بے یقینی سے کہا۔

"آپ کے بیٹے نے تو اور بھی بہت کچھ آپ سے پوچھے بغیر کیا ہے۔ لیکن خیر!" زینب نے سنسنی انداز میں بات ادھوری چھوڑی۔ "اب آپ مجھے اس گھر سے تو یقیناً باہر نہیں کر سکتی ہیں۔"

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

نگینہ بیگم کچھ پل کے گنگ کھڑی رہی پھر ایک دم ان کی نظر زینب کے ساتھ کھڑے شایان پر گئی۔

"تم میرے ساتھ نہیں جاسکتی ہو تو ٹھیک ہے لیکن میں اپنے بیٹے کی نشانی کو تمہارے پاس نہیں چھوڑوں گی۔" نگینہ بیگم نے اب کی بار بازی پلٹتے ہوئے کہا اور اپنی جگہ سے کھڑے ہو کر شایان کو پکڑنا چاہا۔

شایان اپنی دادی کے ارادے بھانپ گیا تھا اسی لیے وہ اپنی ماں کی ٹانگوں سے اور مضبوطی سے لپٹ گیا۔

زینب نے اپنا ایک ہاتھ شایان کی کمر پر رکھا اور غرا کر بولی۔

www.novelsclubb.com

"خبردار جو آپ نے میرے بچے کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی دیکھا میں بتا رہی ہوں میں آپ کی عمر کا لحاظ نہیں کروں گی۔"

"تو تم کیا سوچتی ہو میں اپنے خون کو تمہارے اور تمہاری منحوس بیٹی کے پاس چھوڑوں گی جو آتے ساتھ ہی اپنے باپ کو کھا گئی!"

اب زینب کی بس ہو گئی تھی۔ وہ قدم قدم چلتی نگینہ بیگم کے پاس آئی اور ان کی آنکھوں میں دیکھا۔ زینب کی سیاہ آنکھوں میں اس قدر سفاکیت دکھائی دے رہی تھی کہ نگینہ بیگم ایک قدم پیچھے ہو گئیں۔

"میری بیٹی کو منحوس مت بولیں۔میں نے کہانا میں بس آپ کی عمر کا لحاظ کر رہی ہوں۔بہتر ہو گا آپ خود ہی میرے گھر سے باہر نکل جائیے کیونکہ اس عمر میں آپ دھکے کھاتی ہوئیں اچھی نہیں لگے گی۔"

"میرا بیٹا ہی دیکھے گا اب تمہیں!"نگینہ بیگم کو اس سے اب خوف آیا تھا۔نگینہ بیگم اس کے سامنے سے ہٹتی ہوئی اپنے کمرے کی جانب بڑھی۔وہ اپنا سامان سمیٹنے جا رہی تھیں۔

"اپنے بیٹے کو میرا پیغام بھی دے دیجئے گا کہ وہ مجھے دیکھنے یہاں نہ ہی آئے ورنہ میرے شوہر کا کاروبار جو میں نے اسے مفت عطیہ کیا ہوا ہے ایسا نہ ہو اسے واپس لینے کا جنون مجھ پر چڑھ جائے۔میرے پاس اس وقت ثبوت اور گواہ دونوں ہیں۔اور قانون یہی دونوں چیزیں مانگتا ہیں۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

زینب کی آواز نگینہ بیگم کے کمرے تک پہنچ گئی تھی۔

****

"کیسی ہو پیاری دوست؟"

نمرہ کے چہرے پر تپا دینے والی مسکراہٹ تھی۔ وہ قدم قدم چلتی عالیہ کے بالکل سامنے کھڑی ہو گئی۔ عالیہ کے چہرے پر اس وقت بس حیرانگی تھی۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کیا کوئی شخص دوست کو اس قدر دھوکا دے دینے کے بعد بھی یوں ڈھٹائی کے ساتھ اس کے سامنے کھڑا ہو سکتا ہے؟ وہ جانتی تھی نمرہ نے اسے دھوکا دیا تھا مگر اپنا دھوکا کھل جانے کے بعد بھی دھوکے باز کو شرم نہیں آتی ہے؟ نمرہ کو کیا بالکل بھی احساس نہیں تھا وہ دوستی جیسے رشتے کو کس طرح استعمال کر چکی تھی۔

"نمرہ!"

عالیہ نے اسے پکارا۔ آج یہ نام کسی اجنبی کا نام لگتا تھا۔

"ہاں!"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"کیا ہم دونوں کے درمیان اتنے سالوں سے کبھی کچھ نہیں تھا؟"

عالیہ کی آنکھوں میں نمی بھرنے لگ گئی۔ وہ دوست جو اس کے نزدیک بہت بیوقوف تھی آج پتہ چلا تھا وہ کتنی سمجھدار تھی۔ اگر ان سب میں کوئی بیوقوف تھا تو وہ بس عالیہ ہی تھی۔

"نہیں تو، ہمارے درمیان ایک بہت انوکھا رشتہ تھا عالیہ!" سیاہ آنکھیں سرد تھی جو سنہری آنکھوں کی نمی کو بھی جما رہی تھی۔ "ہم دونوں نے یک طرفہ جذبات سے ایک انوکھا رشتہ بنایا ہے۔"

سنہری آنکھیں اب اپنی جگہ جامد تھیں۔

"تم نے اس جذبے میں یک طرفہ محبت ڈالی اور میں نے یک طرفہ نفرت! میں تم سے شروع سے ہی نفرت کرتی آئی ہوں۔"

"تم جب کراچی سے اسلام آباد آئی تب سے؟" عالیہ نے پوچھا۔

"ہاں! جب میں نے تمہارے گھر میں پہلا قدم رکھا تھا اور تمہیں دیکھا تھا تب سے!"

www.novelsclubb.com

"اس کا مطلب ہے عزاہ...!"

"ہاں تم بالکل سہی سوچ رہی ہو۔ وہ ہمیشہ سے بالکل سہی تھی۔ اگر کوئی بیوقوف تھا تو تم تھی۔" نمرہ نے عالیہ کی بات کاٹی۔ اس کے چہرے پر شیطان مسکراہٹ تھی۔

"واقعی میں ان سب میں اگر کوئی بیوقوف تھا تو وہ میں ہی تھی!"

عالیہ نے دھیمے لہجے میں کھلے عام اعتراف کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

****

"آپ دونوں کے درمیان تو کبھی بنتی نہیں تھی ناں!" جائی یانہ کا اشارہ عزاہ اور عالیہ کے گزشتہ تعلقات پر تھا۔اس کے بولنے پر عزاہ تلخی سے مسکرائی۔

"نہ بننے کا مطلب یہ تھوڑی ہے کہ میں اس سے نفرت کرتی تھی۔ہم دونوں نے بچپن، جوانی ساتھ گزارا ہے۔ہم دونوں کے درمیان ایک وقت میں بہت محبت تھی۔بس ایک لڑائی نے ہم دونوں کو دور کر دیا۔وہ لڑائی جو ہم دونوں کے درمیان ہوئی تھی یا پھر اب اگر میں دیکھوں تو ایسا لگتا ہے یہ لڑائی ہم دونوں کے درمیان کروائی گئی تھی۔"

www.novelsclubb.com

جائی یانہ عزاہ کو غور سے دیکھنے لگ گئی۔آج پہلی بار وہ سچ اس کو بتانے جا رہی تھی۔

وہ وقت اب آ گیا تھا جو دو دلوں کے درمیان چڑھائی بدگمانی کی دیوار کو ایک ساتھ دونوں دلوں سے ہٹانے جا رہا تھا!

کیا تم اس کے لیے تیار ہو؟

****

www.novelsclubb.com

(جاری ہے)